مُعِینُ الہِند

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

مُعِینُ الہِنَد

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی،
اوصافِ حمیدہ، کرامات، ارشادات، اوراد و وظائف کا حسین گلدستہ

○

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب
ایم۔ اے۔ ایل ایل بی، پی۔ ایچ۔ ڈی

DATA ENTRY

زاویہ پبلشرز
6۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ۔ لاہور
فون: 042-7248657 موبائل: 0300-9467047

۲۹۷۶۱۳
۱۴۵ ش
۴۷۲۵۳

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۲۰۰۳ء

باراوّل ——— ۱۰۰۰

ہدیہ ——— 80 روپے

زیرِاہتمام

نجابت علی تارڑ

ملنے کے پتے

- زاویہ پبلشرز۔ ۶، مرکز الاویس۔ دربار مارکیٹ۔ لاہور ۹۴۶۷۰۴۷-۰۳۰۰
- مکتبہ جمالِ کرم۔ ۹، مرکز الاویس۔ دربار مارکیٹ۔ لاہور ۷۳۲۴۹۴۸-۰۴۲
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور ۷۲۲۱۹۵۳-۰۴۲
- ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ انفال سنٹر۔ اُردو بازار۔ کراچی ۲۲۱۰۲۱۲-۰۲۱
- احمد بک کارپوریشن۔ کچہری چوک۔ راولپنڈی ۵۱۵۵۵۸۳۲۰
- مکتبہ المجاہد۔ دارالعلوم محمدیہ غوثیہ۔ بھیرہ شریف ۰۴۵۲۱-۹۱۱۷۶۳
- حق پبلی کیشنز۔ ۲۔ اے سید پلازہ چیٹرجی روڈ۔ اُردو بازار۔ لاہور ۷۲۰۶۳۱-۰۴۲
- مکتبہ مرتضویہ۔ بیربل شریف ضلع سرگودھا ۷۹۹۵۹۲-E×۲۲۸-۰۴۵۱

Marfat.com

حضرت خواجہ غریب نوازؒ

کی

والدۂ محترمہ

حضرت بی بی ماہ نورؒ

کی بارگاہ میں

یہ چند اوراق بصد عجز و نیاز پیش کرتا ہوں

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

شارب

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار		صفحہ
۱۔	حمد باری تعالیٰ	۹
۲۔	شمع جہانِ سید و سرورؐ	۱۰
۳۔	معین الدین اجمیریؒ	۱۱
۴۔	غریب نوازؒ	۱۲
۵۔	خواجہ سنجر مددے	۱۳
۶۔	دیباچہ	۱۴
	حصہ اول	
۷۔	ولادت مبارک اور قرابت داریاں	۱۶
۸۔	والد ماجد، والدہ ماجدہ اور بھائی	۱۷
۹۔	غوث پاکؒ سے رشتہ داری	۱۷
۱۰۔	نسب پدری و مادری	۱۸
۱۱۔	ولادت شریف	۱۹
۱۲۔	سنہ ولادت	۱۹
۱۳۔	نام نامی، خطابات اور القاب	۲۰
۱۴۔	ابتدائی زندگی	۲۲
۱۵۔	بچپن کی کرامات	۲۲
۱۶۔	ایک عید کا واقعہ	۲۲
۱۷۔	بچپن کا صدمہ	۲۳
۱۸۔	زندگی کی کایا پلٹ	۲۳
۱۹۔	تلاش حق	۲۵
۲۰۔	حضرت غوث پاکؒ سے ملاقات	۲۵
۲۱۔	سفرِ حرمین شریف	۲۶
۲۲۔	سفرِ شام	۲۶
۲۳۔	سفرِ کرمان	۲۸
۲۴۔	بیعت و خلافت	۳۱
۲۵۔	شجرۂ بیعت	۳۱

Marfat.com

۲۶۔	چشتی کہلانے کی وجہ تسمیہ	۳۱
۲۷۔	حضرت خواجہ عثمان ہارونی کا غریب نواز کی طرف سفر	۳۲
۲۸۔	بیعت تقربّ	۳۵
۲۹۔	مرشد سے خرقہ خلافت جانشینی پانا	۳۷
۳۰۔	حرمین شریف	۳۹
۳۱۔	ورودِ بخارا	۴۰
۳۲۔	ورودِ بدخشاں	۴۱
۳۳۔	حضرت قطب کی بسم اللہ خوانی	۴۲
۳۴۔	ورودِ دمشق	۴۴
۳۵۔	غوث پاک سے بارِ دوئم ملاقات	۴۵
۳۶۔	واپسی بغداد	۴۶
۳۷۔	پیرومرشد سے رخصت	۴۷
۳۸۔	قطب صاحب کا مرید ہونا	۴۸
۳۹۔	زیارت حرمین	۴۹
۴۰۔	ورُودِ اجمیر	۵۱
۴۱۔	اجمیر میں قیام	۵۵
۴۲۔	سادھورام اور اَجے پال مسلمان ہو گئے	۵۶
۴۳۔	آبادی میں جائے قیام	۵۷
۴۴۔	پرتھوی راج کو دعوت اسلام	۵۷
۴۵۔	پرتھوی راج کا غریب نوازؒ کو چھیڑنا	۵۸
۴۶۔	شہاب الدین غوری کو آپؒ کا مژدہ	۶۰
۴۷۔	معرکۂ جنگ	۶۲
۴۸۔	شہاب الدین، غریب نوازؒ کے قدموں میں	۶۷
۴۹۔	روانگی بغداد اور واپسی اجمیر	۶۹
۵۰۔	اجمیر سے دہلی بعہد سلطان التمش	۷۳
۵۱۔	شیخ نجم الدین صغریٰ کا خراب بتاؤ	۸۱
۵۲۔	ازواج واولاد	۸۳
۵۳۔	وفات شریف	۸۵
۵۴۔	پسماندگان	۸۹

Marfat.com

۵۵۔ آپؒ کی اولاد کی اولاد ۹۰
۵۶۔ ہندوستان میں خواجہ غریب نواز کے رشتہ دار ۹۳
۵۷۔ آپ کے پیر بھائی، خلفاء اور برادران طریقت ۹۴
۵۸۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ ۹۵

حصہ دوم

۵۹۔ سیرت پاک ۱۱۰
۶۰۔ اخلاق حمیدہ ۱۰۱
۶۱۔ آپ کا علمی ذوق ۱۰۳
۶۲۔ آپ کی تعلیمات ۱۰۸
۶۳۔ پیر کی خدمت ۱۰۸
۶۴۔ پاکیزگی اور طہارت ۱۰۹
۶۵۔ نماز ۱۱۰
۶۶۔ دین کا رکن ۱۱۱
۶۷۔ چار رائے ۱۱۱
۶۸۔ جھوٹی قسم ۱۱۲
۶۹۔ محبت میں صادق ۱۱۳
۷۰۔ قہقہہ کی مذمت ۱۱۴
۷۱۔ گریہ وزاری ۱۱۵
۷۲۔ قبرستان کا ادب ۱۱۵
۷۳۔ لہو ولعب ۱۱۶
۷۴۔ رشد وہدایت کی ضرورت ۱۱۷
۷۵۔ قلب کی اصلاح ۱۱۸
۷۶۔ پانچ چیزیں ۱۱۸
۷۷۔ اطاعت خداوندی تعالیٰ ۱۲۴
۷۸۔ بڑا مرتبہ رکھنے والی باتیں ۱۲۴
۷۹۔ حضرت محمد مصطفیٰ کی فضیلت ۱۲۴
۸۰۔ سورۃ فاتحہ کی فضیلت ۱۲۵
۸۱۔ اِرشادات عالیہ ۱۲۹
۸۲۔ عارف وعرفان ۱۲۹

۸۳۔	راہ سلوک واہل سلوک	۱۳۲
۸۴۔	اہلِ محبت	۱۳۲
۸۵۔	مرشد، مرید، عشق وعاشق	۱۳۴
۸۶۔	دوستی، دوست اور حاجی	۱۳۵
۸۷۔	درویش اور درویشی	۱۳۷
۸۸۔	گناہ، فریاد	۱۳۷
۸۹۔	اہل توکل	۱۳۷
۹۰۔	تین چیزیں	۱۳۹
۹۱۔	مقام جمع الجمع	۱۳۹
۹۲۔	گوہر نفس	۱۳۹
۹۳۔	دس شرطیں	۱۴۰
۹۴۔	آپ کی مکتوبات	۱۴۱
۹۵۔	اوراد و وظائف	۱۴۴
۹۶۔	برائے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۴۹
۹۷۔	مہم میں کامیابی کے لئے	۱۵۰
۹۸۔	کشائش رزق کے واسطے	۱۵۰
۹۹۔	حاجت پوری ہونے کے لئے	۱۵۰
۱۰۰۔	ہر مصیبت سے نجات کے واسطے	۱۵۰
۱۰۱۔	روزی میں برکت کے واسطے	۱۵۱
۱۰۲۔	علم کی ترقی کی واسطے	۱۵۱
۱۰۳۔	مرض سے نجات پانے کے واسطے	۱۵۱
۱۰۴۔	گم ہوئی چیزوں کے واسطے	۱۵۱
۱۰۵۔	گناہوں کی معافی کے واسطے	۱۵۱
۱۰۶۔	مقبول دعا	۱۵۲
۱۰۷۔	دشمن پر غالب آنے کے واسطے	۱۵۲
۱۰۸۔	حاجت برآری کے واسطے	۱۵۲
۱۰۹۔	مصیبت سے خلاصی کے واسطے	۱۵۳
۱۱۰۔	اولاد کے واسطے	۱۵۳
۱۱۱۔	آسیب سے دور کرنے کے واسطے	۱۵۳

Marfat.com

۱۱۲۔	آنکھ کی روشنی کے لئے	۱۵۳
۱۱۳۔	ڈاڑھ کے درد کے واسطے	۱۵۳
۱۱۴۔	تجارت میں ترقی کے واسطے	۱۵۴
۱۱۵۔	نماز کی مقبولیت کے واسطے	۱۵۴
۱۱۶۔	رزق میں ترقی کے واسطے	۱۵۴
۱۱۷۔	فتوحات کے واسطے	۱۵۴
۱۱۸۔	پھل کی مٹھاس کے واسطے	۱۵۵
۱۱۹۔	زہریلے جانور کے کاٹے کا اتار	۱۵۵
۱۲۰۔	جملہ حاجات کے واسطے	۱۵۵
۱۲۱۔	رجعت عمل سے محفوظ رہنے کے واسطے	۱۵۵
۱۲۲۔	بغض وعداوت سے بچنے کے واسطے	۱۵۶
۱۲۳۔	ہر مشکل کے واسطے	۱۵۶
۱۲۴۔	دل کی گھبراہٹ کو دور کرنے کے لئے	۱۵۶
۱۲۵۔	آنکھوں کی روشنی کے واسطے	۱۵۷
۱۲۶۔	گم ہوئی چیز ملنے کے لئے	۱۵۸
۱۲۷۔	نماز استخارہ	۱۵۹
	حصہ سوئم	
۱۲۸۔	کشف وکرامات	۱۶۰
	حصہ چہارم	
۱۲۹۔	عمارت درگاہ شریف	۱۶۵
۱۳۰۔	اکبری مسجد	۱۶۵
۱۳۱۔	بڑی دیگ اور چھوٹی دیگ	۱۶۶
۱۳۲۔	چلہ بابا فریدؒ	۱۶۷
۱۳۳۔	روضہ منورہ	۱۶۸
۱۳۴۔	مسجد صندل خانہ	۱۶۸
۱۳۵۔	نذرِ عقیدت	۱۷۰

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

وہ آنکھوں میں پھرتا ہے دل میں مکین ہے
کسی نے مگر اس کو دیکھا نہیں ہے
اگر دیکھئے اس کو ہر جا وہی ہے
نہ دیکھے کوئی تو کہیں بھی نہیں
وہ ذروں میں لاکھوں جہاں بن کے چمکا
مگر پھر بھی آنکھوں نے دیکھا نہیں ہے
ہر اک کی زبان پر ہے کیوں اس کا چرچا
کسی نے اگر اس کو دیکھا نہیں ہے
وہاں نیست اور ہست کا کب گزر ہے
جہاں لا مکاں میں وہ مسند نشیں ہے
اگر وہ نہیں ہے تو پھر سب یہ کیا ہے
وہی ہے تو پھر کیوں کہوں وہ نہیں ہے
خیال و گماں بھی نہ پہنچے جہاں تک
وہاں بے گماں وہ یقیناً کہیں ہے
مقام اس کا حدِّ نظر سے ہے آگے
نظر جس جگہ ہے وہاں وہ نہیں ہے
تو خادم جسے جا بجا ڈھونڈتا ہے
وہ پردہ نشین تیرے دل میں مکین ہے

Marfat.com

شمع جہانِ سید و سرورؐ

شمع جہاں سید و سرور صلی اللہ علیہ وسلم
رونقِ بستاں، دین کے رہبر صلی اللہ علیہ وسلم
نور ہدایت، ماہ طریقت ، مہر نبوت، راز حقیقت
آئیہ رحمت ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نور مقدم ، مشفق اعظم شاہ معظم، رحمت عالم
مونس و ہمدم ، محسن اکبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصحف جمالے ، شیریں مقالے ، روشن دلیلے فخر خلیلے
اعلی و افضل بہتر و برتر صلی اللہ علیہ وسلم
بدر التمامے، افصح کالمے ، اعلیٰ مقامے در یتیمے
حامیِ امت شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم
قبلۂ دینے کعبہ جانے ، سدرہ مقامے مہر جہانے
فتح نشانے ناصر و یاور صلی اللہ علیہ وسلم
شیریں کلامے، عرش مقامے ، جادو بیانے ، ناز زمانے
جان جہانے ، مخفی و مظہر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
چشم سیاہے جادو نگاہے ، گیسو درازے، بندہ نوازے
رہبر عالم ، طاہر و اطہر ، صلی اللہ علیہ وسلم
فخر زماں ہو ، جان جہاں ہو ، عقدہ کشا ہو حاجت روا ہو
ادنےٰ غلامے ، شارب کمتر صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

معین الدین اجمیریؒ

نگاہ لطف پیمبر معین الدین اجمیریؒ
عطائے خالقِ اکبر معین الدین اجمیریؒ
بصورت مثلِ پیمبرؐ بسیرت سیرتِ حیدرؓ
حبیب خالق اکبر معین الدینَ اجمیریؒ
بفیضَ شافع محشر، بہ لطفِ حضرتِ حیدر
تو ہے سلطان بحرو بر معین الدین اجمیریؒ
بشان عشق لافانی ، بصورت یوسف ثانی
حبیبِ شافعِ محشر معین الدین اجمیریؒ
فرید الدین ، نظام الدین ، علاء الدین کے رہبر
شہِ عثمانؒ کے دلبر معین الدین اجمیریؒ
بفیض خواجہ عثمان ہوئے ہو ہند کے سلطان
نہیں ہے آپ کا ہمسر معین الدین اجمیریؒ
ادھر بھی اک نگاہ لطف ہو یا خواجۂ سنجر!
کہ شارب ہے گدائے درِ معین الدین اجمیریؒ

غریب نوازؒ

ہے فیض آپ کا فیضِ اتم غریب نوازؒ
کرم ہے آپ کا ربِّ کرم غریب نوازؒ

سر نیاز جھکائیں سب اہل دیر و حرم
ملے جو آپ کا نقش قدم غریب نوازؒ

تمہیں نے بندہ نوازی سکھائی عالم کو
تمہیں ہو مخزن لطف و کرم غریب نوازؒ

خدا سے ملتی ہوئی ہے جہان بخشش میں
تمہاری شان خدا کی قسم غریب نوازؒ

بہت ہی تشنہ ہے دل آپ کی عنایت کا
پلایئے مجھے جام کرم غریب نوازؒ

بجز تمہارے کہیں کس سے حال دل اپنا
ہمارے تم ہو تمہارے ہیں ہم غریب نوازؒ

تمام اہل جہاں بھر لیں جھولیاں اپنی
بڑھائیں آپ جو دست کرم غریب نوازؒ

پیا ہے آپ کی الفت کا جس نے ساغر مے
نظر میں لائے وہ کیا جامِ جم غریب نوازؒ

ستا رہا ہے غم روزگار مدت سے
مٹایئے دل شارب سے غم غریب نواز

خواجہ سنجر مدد ے

جانِ حیدر مدد ے سبط پیمبر مدد ے
فخرِ دیں فخرِ جہاں خواجہ سنجر مدد ے

مظہر فضل خدا بخشش داور مدد ے
جودِ حیدر مدد ے لطف پیمبر مدد ے

مستغیث آمدہ ام بر درت اے بحرکرم!
گنج رحمت مدد ے حامی برتر مدد ے

از وفورِ غم و اندوہ منم افتادہ
فضلِ ربی مدد ے مشفق اکبر مدد ے

تشنہ لب آمدہ شاربؔ بامید اکرام
بہر شبیر و پئے قاسمِ کوثر مدد ے

Marfat.com

دیباچہ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی ذات والا صفات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ لاکھوں انسانوں کے دلوں پر آپ کی عقیدت کی مہر لگی ہوئی ہے۔ لاکھوں انسان آپ کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہتے ہیں۔ لاکھوں انسانوں پر مشکل کے وقت آپ کا نام نامی بے ساختہ آجاتا ہے۔ لاکھوں انسان کسی نہ کسی صورت میں اپنی خدمت پیش کر کے خواجہ غریب نوازؒ سے قریب ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ لاکھوں انسان ہر سال دربار غریب نوازؒ میں حاضر ہونے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اس میں کسی اختلاف کی گنجائش نہیں کہ ایسی عظیم شخصیتیں صدیوں بعد بزم عشق سے محفل زمان و مکان میں جلوہ گر ہوا کرتی ہیں۔ آپ کی ہستی گراں مایہ روحانی سرچشمہ ہے، جس نے ہندوستان کو خوب سیراب کیا۔ آپ کے نور ایمانی اور فیض روحانی نے تاریکی کو روشنی میں بدل دیا۔

آپ نے لوگوں میں ایک ذہنی انقلاب پیدا کیا۔ اور اس دور کی بنیاد رکھی، جس کو ہم بجا طور پر امن و عافیت اور روحانی تسکین و طمانیت کا دور کہہ سکتے ہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ کی شخصیت ایک عظیم اخلاقی اور روحانی شخصیت ہے۔ آپ کے مدارج روحانی ایمانی کا اندازہ اس سے بخوبی ہوتا ہے کہ سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کشور ہندوستان آپ کے سپرد فرمائی۔ اسی باعث آپ ''سلطان الہند'' اور ''نائبِ رسول فی الہند'' کے گراں مایہ خطابات سے یاد کئے جاتے ہیں۔ انسانیت آج حیران و پریشان و سرگرداں ہے۔ وہ کبھی تو اپنی مشکلات کا حل اور اپنے امراض کا علاج کسی ''ازم'' میں ڈھونڈتی ہے اور کبھی جمہوریت کے دامن میں پناہ تلاش کرتی ہے۔ لیکن دراصل انسانیت کی نجات اور فلاح و بہبود خواجہ غریب نوازؒ جیسی پاک اور عظیم شخصیتوں کے کردار، تعلیمات، سیرت و احوال میں مضمر ہے۔

میں نے جب سے انگریزی میں خواجہ غریب نوازؒ کی دو کتابیں لکھی اس

Marfat.com

وقت سے میری آرزو تھی کہ خواجہ غریب نوازؒ کے حالات طیبات میں اردو میں بھی ایک کتاب لکھ کر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو خراج تحسین و نذر عقیدت پیش کروں۔ بحمد اللہ خواجہ غریب نوازؒ نے مجھ سے یہ کتاب لکھوا کر میری دیرینہ آرزو کو پورا کیا۔

اس کتاب میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی زندگی کے ہر پہلو پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ کی سوانح مقدسہ، عادات و خصائل، اشغالِ زندگی، تعلیمات، مذہبی و روحانی جذبات اختصار کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں۔

التجا ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ میری یہ ادنی خدمت قبول فرمائیں۔

اگر میری یہ کتاب دربار خواجہ غریب نوازؒ میں حسن قبول سے آراستہ ہوئی تو میں سمجھوں گا کہ میری یہ محنت ٹھکانے لگی۔

ظہور الحسن شارب

Marfat.com

حصہ اول

باب (۱)

ولادت مبارک اور قرابت داریاں

خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی سنجریؒ سرآمد اولیاء ہیں۔ آپ شائستہ روحِ رسول ﷺ ہیں۔ نازش اولاد بتول ہیں۔ حضرت علیؓ کی جان ہیں۔ حسنینؓ کے دل کا ارمان ہیں گلشن اسلام کا پھول ہیں۔ غرض آپ آئینہ حسنِ قبول ہیں۔ معین آپ کا نام، خدمت آپ کا کام توحید آپ کا پیغام، عشق آپ کا جام، فیض آپ کا عام، آپ رحمت ہی رحمت ہیں۔

آپ روحانی پیشوا ہیں ہر طرح کی زبوں حالی و ابتری کو سدھارنے والے ہیں۔ عدم تشدد کے حامی ہیں۔ برائی کا بدلہ نیکی سے دینے والے ہیں۔ اخلاق کا مجسمہ ہیں۔ عشق و محبت کے پرستار ہیں۔ خلوص کے پیکر ہیں، انسانی حقوق کے حامی ہیں، اخوت و مساوات اور آزادی کے علم بردار ہیں ..... عاشقوں کی آرزو ہیں، فخر کون و مکاں ہیں، آفتاب جہاں ہیں۔ مکین لامکاں ہیں۔

بے کسوں کے حامی اور مددگار ہیں۔ مراد کے پورا کرنے والے ہیں۔ مخلوق کے عزیز ہیں اور بارگاہ ایزدی میں مقبول ہیں۔

خواجہ عثمانؒ کی آنکھ کے تارے ہیں۔ غوث پاکؒ سے قرابت رکھنے والے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی سنجریؒ روحانی پیشواؤں کی کہکشاں میں ایک چمکدار ستارہ ہیں۔ سرور دین و دنیا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے خاندان میں آپ کو نمایاں حیثیت حاصل ہے۔ آپ کے خاندان کی دین داری و پرہیز گاری مشہور ہے۔ علم و فضل میں آپ کے خاندان کو اعلیٰ درجہ حاصل تھا۔ زہد و تقویٰ اس خاندان کے شعار تھے۔ حق شناسی اس خاندان کے طرہ امتیاز تھا لیکن ان اوصاف کے باوجود اس خاندان

Marfat.com

میں نخوت و پندار غرور و تکبر نام کو نہ تھا۔ عجز و انکساری، اخلاق اور خدمت خلق نے اس خاندان کو ہر دل عزیز بنا دیا تھا۔ ہر شخص اس خاندان کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا تھا۔

والد ماجد

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے والد ماجد کا نام خواجہ غیاث الدینؒ ہیں۔ آپ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کے والد ماجد نے اپنے والدین کے سایہ عاطفت میں پرورش پائی۔ زیور تعلیم و تربیت سے آراستہ ہوئے۔ علم و فضل میں آپ نے درجہ کمال حاصل کیا۔ آپ نے علم ظاہری ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ علم باطنی بھی حاصل کیا۔ آپ کا شمار مشائخِ کبار میں ہوتا ہے۔ آپ کو خداوند تعالیٰ نے دولت بھی دی تھی۔

والدہ ماجدہ

آپ کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی ام الورع[1] ہے لیکن بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام ماہ نور و خاص الملکہ ہے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کے والد کا نام داؤد بن عبد اللہ الحنبلیؒ ہے۔

بھائی

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے دو حقیقی بھائی تھے[2]

غوث پاکؒ سے رشتہ داری

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ المعروف بہ غوث پاک اور غوث الاعظم اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ آپس میں قریبی رشتہ دار ہیں۔

حضرت خواجہ غوث پاکؒ عبد اللہ الحنبلیؒ کے پوتے ہیں اور خواجہ غریب نوازؒ کی والدہ محترمہ عبد اللہ الحنبلیؒ کی پوتی ہیں۔ ان دونوں کے والد حقیقی بھائی ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ کی والدہ ماجدہ حضرت غوث پاکؒ کی چچازاد بہن ہیں۔ پس حضرت غوث پاکؒ اس رشتہ کی رو سے حضرت خواجہ غریب نواز

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم ص ۲۷۱ [2] ایضاً

Marfat.com

کے ماموں ہوتے ہیں۔

خواجہ غریب نوازؒ اور حضرت غوث پاکؒ آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں۔[1]

خواجہ غریب نوازؒ ایک رشتہ سے حضرت غوث پاک کے ماموں ہوتے ہیں۔[2] چونکہ حضرت غوث پاکؒ کی والدہ خواجہ غریب نواز کی ننہالی رشتہ میں خالہ اور دوہیالی رشتہ میں بہن ہیں۔ پس خواجہ غریب نواز حضرت غوث اعظمؒ کے خالہ زادِ بھائی اور ماموں بھی ہوتے ہیں۔

نسب نامہ پدری

آپ کا نسب نامہ پدری حسب ذیل ہے۔

خواجہ معین الدین خواجہ بن غیاث الدین بن خواجہ نجم الدین طاہر بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم بن سید ادریس بن سید امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حضرت امام حسین علیہ السلام بن حضرت کرم اللہ وجہہ۔[3]

نسب مادری

آپ کا نسب مادری حسب ذیل ہے۔

بی بی ام الورع الموسوم بی بی ماہ نور و بی بی خاص الملکہ بنت سید داؤد بن حضرت عبد اللہ الحنبلی بن سید زاہد بن سید مورث بن سید داؤد بن سیدنا موسی جون بن سیدنا عبداللہ محفی بن سیدنا حسن مثنیٰ بن سیدنا حضرت امام حسن علیہ السلام بن سیدنا حضرت کرم اللہ وجہہ۔[4]

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم ۲۷۱ [2] سیر الاقطاب صفحہ ۱۰۷ [3] شجرہ حضرت امام موسیٰ کاظم تک .....مراۃ الرسرار میں درج ہے اور شجرہ حضرت موسیٰ کاظم سے حضرت علی کرم اللہ وجہ تک مسالک السالکین جلد دوم صفحہ ۲۷۱۔ تواریخ آئینہ تصوف میں بحوالہ ظہرت نامہ و مکتوب اقطاب درج ہے

[4] مراۃ الانساب صفحہ ۵،۶ پر شجرہ دوسرا ہے

Marfat.com

ولادت شریف

آپ کی ولادت دنیا کے لئے باعث رحمت ہے۔آپ کی دنیا میں تشریف آوری نے دنیا کو انوار معرفت سے جگمگا دیا۔آپ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ جب معین الدین میرے شکم میں تھے، میں بہترین خواب دیکھتی تھی۔گھر میں خیر و برکت تھی، دشمن دوست ہو گئے، جس وقت خداوند تعالیٰ نے آپ کے جسم مبارک میں روح ڈالی تو آپ کی والدہ محترمہ اکثر محسوس کرتی تھیں کہ نصف شب کے بعد ان کے شکم مبارک سے تسبیح و تہلیل کی آواز آرہی ہے۔یہ آواز سن کر ایک وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔پیدائش کے وقت آپ کی والدہ کا بیان ہے کہ سارا گھر انوار الٰہی سے روشن تھا۔

آپ کی جائے ولادت کے متعلق اختلاف ہے۔بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجر میں پیدا ہوئے، بعض آپ کی جائے پیدائش سجستان بتاتے ہیں۔بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجار نزد موصل کے قریب پیدا ہوئے۔بعض کا خیال ہے کہ آپ سنجار جو اصفہان کے قریب ہے۔وہاں پیدا ہوئے۔لیکن اصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت غریب نوازؒ کی جائے پیدائش اصفہان ہے[1] آپ کی پرورش سنجار میں ہوئی جو سنجر کے نام سے مشہور ہے۔

اس زمانے میں اصفہان کے ایک محلّہ کا نام سنجر تھا۔اسی محلّہ میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے والد ماجد کی بود باش تھی۔

سنہ ولادت

آپ کی تاریخ پیدائش کے متعلق بھی کافی اختلاف ہے۔بعض نے آپ کی تاریخ پیدائش ۵۲۳ھ ہجری اور بعض نے ۵۲۷ لکھی ہے کچھ کا خیال ہے کہ آپ ۵۲۵ھ میں اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے بعض آپ کی تاریخ پیدائش ۵۳۵ھ بعض ۵۳۶ھ اور بعض ۵۳۷ھ بتاتے ہیں۔دراصل حضرت خواجہ غریب نوازؒ

---

[1] سیر الاقطاب صفحہ ۱۰ اخزینۃ الاصفیاء جلد اول صفحہ ۲۲۲۔مراۃ الاسباب صفحہ ۱۶۰

Marfat.com

نے ۵۳۰ھ میں اس جہاں کو زینت بخشی[1]

نام نامی

آپ کا نام معین الدین رکھا گیا۔ بعض تذکرہ نویسوں کا خیال ہے کہ آپ کا نام معین الدین حسن ہے، آپ کے والدین پیار میں آپ کو ''حسن'' کہہ کر پکارتے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ مقبول بارگاہ ایزدی و رسالت ہیں۔ آپ کے وصال کے بعد آپ کی پیشانی مبارک پر بخط قدرت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

هٰذَا حَبِيْبُ اللّٰهِ : یہ اللہ کا حبیب ہے۔

یہ الفاظ خواجہ غریب نوازؒ کی بارگاہ ایزدی میں محبوبیت کی شہادت دیتے ہیں۔ سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے آپ کو

''قطب المشائخ برّ و بحر''

کے خطاب سے نوازا گیا۔

یہ خطاب آپ کی بزرگی و برگزیدگی کے ثبوت کے لئے کافی ہے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو جو بے پناہ مقبولیت خواص و عوام میں حاصل ہوئی اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج آپ کے صدیوں بعد بھی آپ کو مختلف خطابات و القاب سے پکارا جاتا ہے۔

خطابات

خاص خاص خطابات حسب ذیل ہیں: ہند النبی، عطائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خواجہ اجمیر، خواجہ بزرگ، ہند الولی، غریب نواز، سلطان الہند، نائب رسول فی الہند

القاب

خاص خاص القاب جس سے آپ کو پکارا جاتا ہے حسب ذیل ہیں۔

تاج المقربین والمحققین، سید العابدین، تاج العاشقین، برہان الواصلین،

---

[1] مراۃ الاسرار (قلمی نسخہ رام پور لائبریری و برٹش میوزیم) اقتباس الانوار صفحہ ۱۱۴ مراۃ الانسان ۱۶۰

آفتاب جہاں، پناہ بے کساں، دلیل العارفین، مخزن معرفت، قدوۃ الاولیاء، سلطان العارفین، قطب دوراں، معین الملت، وارث الانبیاء والمرسلین، امام شریعت والطریقت رمقتدائے ارباب دین، پیشوائے ارباب یقین، صاحب اسرار مہبط انوار، برہان الاصفیاء عالم علم ظاہری و باطنی، قدوۃ السالکین، واقف رموز صوری و معنوی، معین الحق، محبّ اولیائے زماں رہنمائے کاملین

Marfat.com

باب (۱)

ابتدائی زندگی

خواجہ غریب نوازؒ کا بچپن اور بچوں کے بچپن کی طرح نہیں گزرا بچپن میں آپ کی باتوں سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ بڑے ہو کر ایک برگزیدہ ہستی ہوں گے اور دنیا کے لئے مصلح اور مفید ثابت ہوں گے۔

بچپن کی کرامات

آپ کے دودھ پینے کے زمانے میں جب کوئی عورت مع اپنے شیر خوار بچے کے یہاں آتی اور اس عورت کا بچہ دودھ کے لئے روتا تو آپ اپنی والدہ محترمہ کو اشارہ کرتے جس کا مطلب ہوتا کہ وہ اپنا دودھ اس بچے کو پلا دیں۔ آپ کی والدہ آپ کے اشارہ کو سمجھ جاتی اور اپنا دودھ اس بچہ کو پلا دیتیں۔ جب وہ بچہ دودھ پیتا تو آپ بہت خوش ہوتے آپ کو اتنی خوشی ہوتی کہ آپ ہنسنے لگتے۔

خاطر تواضع

تین چار سال کی عمر میں خواجہ غریب نوازؒ اپنے ہم عمر بچوں کو اپنے یہاں بلاتے اور ان کو کھانا کھلا کر خوش ہوتے۔

ایک عید کا واقعہ

خواجہ غریب نوازؒ ایک عید کے موقع پر اچھا لباس پہنے عید کی نماز پڑھنے عیدگاہ جا رہے تھے

ابھی آپ کے بچپن کا زمانہ تھا، راستے میں ناگاہ آپ کی نظر ایک لڑکے پر پڑی۔ وہ لڑکا اندھا تھا اور پھٹے کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ خواجہ غریب نوازؒ کو اس لڑکے کو دیکھ کر بہت رنج ہوا۔ شان غریب نوازی جو اس وقت آپ کی شخصیت میں پنہاں تھی ایک دم ظاہر ہوئی، آپ نے اپنے کپڑے اتار کر اس غریب اور اندھے لڑکے کو دے

۹۷۲۵۳

Marfat.com

دیئے آپ اس لڑکے کو اپنے ساتھ عیدگاہ لے گئے۔

سنجیدگی

خواجہ غریب نوازؒ بچپن میں بھی اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے۔

تربیت وابتدائی تعلیم

آپ کی پرورش خراسان میں ہوئی آپ کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، آپ کے والد ماجد خود ایک بہت بڑے عالم تھے، گھر پر آپ نے انہی سے تعلیم پائی، نو سال کی عمر میں آپ نے قرآن شریف حفظ کیا، بعد ازاں سنجر کے ایک مکتب میں آپ کا داخلہ ہوا، وہاں آپ نے تفسیر، حدیث اور فقہ کی تعلیم پائی، تھوڑے ہی عرصہ میں آپ نے کافی علم حاصل کرلیا۔

بچپن کا صدمہ

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح خواجہ غریب نوازؒ بھی بچپن میں ہی سایہ پدری سے محروم ہوگئے، ابھی آپ کی پوری پندرہ سال کی عمر بھی نہ ہوئی تھی کہ آپ کے والد ماجد نے اپنی جان شیریں آفریں کے سپرد کردی، یہ واقعہ ماہ شعبان ۵۴۴ھ کا ہے[1]

ترکہ

والد کے ترکہ میں خواجہ غریب نوازؒ کے حصہ میں ایک باغ اور ایک پن چکی آئی، باغ اور پن چکی کی آمدنی سے خواجہ غریب نوازؒ اپنی گزر فرماتے تھے۔[2]

زندگی کی کایا پلٹ

خواجہ غریب نوازؒ کو شروع ہی سے فقیروں، صوفیوں اور درویشوں کی صحبت کا بہت شوق تھا۔ آپ اولیاء اللہ کی صحبت سے بہت مسرور ہوتے تھے۔ آپ ان کی

---

[1] سیر العارفین صفحہ ۵ [2] سیر العارفین صفحہ ۵

Marfat.com

بہت عزت و تعظیم کرتے۔ حضرت ابراہیم قندوزی سے آپ کی ملاقات آپ کی زندگی میں کایا پلٹ کا باعث ہوئی ۵۴۴ھ کا واقعہ ہے کہ جب کہ خواجہ غریب نوازؒ کی عمر کا پندرہواں سال چل رہا تھا۔ آپ حسب معمول اپنے باغ کو پانی دے رہے تھے ایک مجذوب جس کا نام ابراہیم قندوزی تھا، بغیر کسی اطلاع کے باغ میں تشریف لائے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے نہایت خندہ پیشانی سے آپ کا استقبال کیا، حضرت ابراہیم قندوزی کے ساتھ نہایت اخلاق، عزت اور عجز وانکساری سے پیش آئے، خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کی خوب خاطر تواضع کی آپ نے انگور کا ایک خوشہ حضرت ابراہیم کو پیش کیا۔

حضرت ابراہیمؒ نے خواجہ غریب نواز کو دیکھتے ہی سمجھ لیا تھا کہ آپ (خواجہ غریب نواز) رہنما کی تلاش میں ہیں جو آپ کو حق تک پہنچا دے، حضرت ابراہیم قندوزی نے حضرت خواجہ غریب نواز کی لوح پیشانی پڑھ لی تھی اور بخوبی سمجھ لیا تھا کہ یہ لڑکا جو آج باغ کو پانی دے رہا ہے، یہی کل لڑکا دنیا کے باغ کو پانی دے گا۔ لوگوں کی روحانی پیاس بجھائے گا۔ ہزاروں کو حیات جاوداں کا ساغر پلائے گا، جو اس کے ہاتھ سے جام پیئے گا وہ عشق الٰہی میں مست وسرشار ہوئے گا۔ ادھر خواجہ غریب نوازؒ کی خاطر تواضع کا حضرت ابراہیم قندوزی کے دل پر کافی اثر ہوا۔

حضرت ابراہیمؒ نے خاطر مدارت سے متاثر ہو کر چاہا کہ وہ بھی خواجہ غریب نوازؒ کے واسطے کچھ کریں۔ چنانچہ آپ نے کھل کا ایک ٹکڑا نکالا اور اس کو چبا کر خواجہ غریب نوازؒ کو دیا۔ خواجہ غریب نواز نے کھل کے اس ٹکڑے کو کھایا۔ کھاتے ہیں آپ نے اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس کی۔ حجابات اٹھتے دکھائی دیئے۔ دنیا کی محبت سے دل یک سر خالی ہو گیا۔ حضرت ابراہیم قندوزی تو چلے گئے، لیکن خواجہ غریب نوازؒ کی نئی زندگی نے نئی راہ اختیار کی۔ آپ نے اپنا باغ فروخت کیا اپنی پن چکی فروخت کی اور باغ اور پن چکی کی قیمت کا سارا پیسہ غرباء فقراء اور مساکین میں تقسیم کر دیا اور خود تلاش حق میں سفر اختیار فرمایا۔

باب (۳)

تلاش حق

خواجہ غریب نوازؒ نے قرآن شریف کے فرمان "سِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ" پر عمل کرتے ہوئے مسافرت کی زحمت اختیار فرمائی، سب سے پہلے آپ خراساں میں رونق افروز ہوئے بعد ازاں سمرقند و بخارا تشریف لے گئے سمرقند اور بخارا میں آپ ۱۱۵۰ء (۵۴۴ھ) (۱۱۵۵ء) (۵۵۰ھ) تک علوم ظاہری کی تکمیل میں مشغول رہے[1] اس زمانے میں بغداد، سمرقند اور بخارا اسلامی علوم وفنون کے مرکز تھے۔

آپ نے یہ زمانہ تعلیم حاصل کرنے میں گزارا۔ مولانا حسام الدین بخاریؒ اور مولینا شرف الدین صاحب شرع الاسلام جیسی جلیل القدر ہستیوں اور مشہور عالموں سے خواجہ غریب نوازؒ نے علم حاصل کیا۔[2] سمرقند، بخارا سے آپ عراق تشریف لے گئے۔ عراق سے عرب اور پھر ہارون پہنچے بعد ازاں بغداد میں رونق افروز ہوئے[3]

حضرت غوث پاک سے ملاقات

خواجہ غریب نوازؒ کی حضرت غوث پاکؒ سے ملاقات کے متعلق چند مورخین وتذکرہ نویسوں میں اختلاف رائے ہے۔ لیکن اس میں کسی کو شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ کی حضرت غوث پاک سے ۵۵۰ھ مطابق ۱۱۵۵ء میں بغداد میں پہلی بار ملاقات ہوئی[4]

غوث پاکؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو دیکھ کر فرمایا:۔

---

[1] سیر العارفین صفحہ ۵ سیر الاقطاب صفحہ ۱۰۶ سالک السالکین جلد دوم صفحہ ۲۲۷ [2] احسن السیر صفحہ ۱۳۴، سیر العارفین صفحہ ۷۴ خزینۃ الاصفیاء جلد دوم صفحہ ۶۵۷ ترجمہ فرشتہ جلد دوم صفحہ ۵۷۰ [3] سیر الاقطاب صفحہ ۱۰۶ [4] سیر الاقطاب صفحہ ۱۱۰۶

Marfat.com

''یہ مرد مقتدائے روزگار ہے، بہت سے لوگ اس سے منزل مقصود کو پہنچیں گے''۱

گفتگو کے دوران میں خواجہ غریب نوازؒ نے ہندوستان کے سفر کا ارادہ ظاہر کیا۔ یہ سن کر حضرت غوث پاکؒ نے خواجہ غریب نواز سے فرمایا۲

''اے معین الدین! سرحد ہند پر ایک شیر بیٹھا ہے، اس سے ڈرنا!''

غوث پاکؒ کا یہ کہنا یہ حضرت شیخ علی ہجویریؒ کی طرف ہے جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ کا مزار پر انوار لاہور میں ہے۔

سفر حرمین شریف

بغداد سے آپ سفر حرمین پر روانہ ہوئے۔ یہ سفر آپ نے ۵۵۱ھ مطابق ۱۱۵۶ء میں کیا

ہارون

پھر آپ ۵۵۲ھ میں ہارون پہنچے۳ ہارون میں آپ نے حضرت خواجہ عثمان سے بیعتِ سلسلہ کی۴

بغداد

ہارون میں ڈھائی سال اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمانؒ کی خدمت میں رہ کر آپ ۵۵۵ھ مطابق ۱۱۶۰ء میں بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے حضرت شیخ ضیاء الدین ابو نجیب عبدالقادر سہروردی سے جو حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے پیر و مرشد ہیں ملاقات کی۔

سفر شام

بغداد شریف میں چند روز قیام فرمانے کے بعد آپ نے شام کی طرف کوچ کیا اس سفر کی تفصیل خواجہ غریب نوازؒ اس

---

۱ اضافات حمید ۱۳ ۲ سیر الاقطاب صفحہ ۳۱۰۶ دلیل العارفین از خود خواجہ قطب الدین کاکی ۴ سیر الاقطاب

Marfat.com

طرح فرماتے ہیں! ایک مرتبہ ایک شہر میں پہنچا جو شام کے نزدیک ہے۔ یہاں ایک بزرگ احمد محمد الواحد غزنوی ایک غار میں رہا کرتے تھے۔ بہت لاغر تھے لبادہ پر بیٹھے تھے۔ دو شیران کے سامنے کھڑے تھے۔ دعا گو (خواجہ غریب نواز) شیروں کی وجہ سے نزدیک نہیں گیا۔ جب ان بزرگ نے دیکھا، فرمایا:

چلے آؤ ڈرو نہیں

کہنے لگے، اگر کسی کو ضرر رسانی کا قصد نہ کرو گے تو وہ بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ شیر کیا چیز ہے جوان سے خوف کیجئے جو خدا سے ڈرتا ہے اس سے سب ڈرتے ہیں۔

پھر پوچھا، کہاں سے آنا ہوا؟

میں نے کہا بغداد سے

کہنے لگے، خوب آئے، لیکن یہ ضروری ہے کہ درویشوں کی خدمت کیا کرو، تا کہ تم مرد بزرگ بن جاؤ۔

پھر فرمایا: خلقت سے عزلت گزیں ہو کر اس غار میں مقیم ہوں اور ایک چیز کے خوف سے تیس سال روتے ہوئے گزر گئے ہیں۔

میں نے دریافت کیا وہ کیا چیز ہے؟

فرمایا: نماز، جب میں نماز پڑھتا ہوں تو یہ دیکھ کر روتا ہوں کہ اس نماز کی کیا حقیقت ہے۔ جو میں پڑھتا ہوں کیوں کہ اگر ذرہ بھر شرطِ نماز فوت ہو جائے تو میرا سب کیا ہوا بے کار ہو جائے۔

<u>پھر فرمایا اے درویش! اگر حق نماز کا ادا کیا تو بڑا کام کیا ورنہ عمر غفلت میں گزاری۔</u>

ا دلیل العارفین از خواجہ قطب الدین کاکی صفحہ ۹۰

کرمان

خواجہ غریب نوازؒ نے ۵۵۶ھ میں کرمان کی طرف رخ کیا، اس وقت کرمان کا فرماں روا سلطان محی الدین طغرل تھا۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں،[1]

ایک مرتبہ میں (خواجہ غریب نوازؒ) اور شیخ احمد الدین کرمانی کرمان میں سفر کر رہے تھے۔ یہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ یہ بڑے مشغول اور پیر متقی تھے۔ الغرض ان کے پاس پہنچ کر سلام کیا۔ یہ بزرگ بہت نحیف وزار تھے۔ بات بھی بہت کم کرتے تھے، مجھے خیال ہوا کہ ان سے دریافت کروں کہ آپ اس قدر ضعیف کس وجہ سے ہیں چونکہ وہ روشن ضمیر تھے۔ انہوں نے میرے دریافت کرنے سے پہلے فرمایا:

اے درویش! ایک دن دوستوں ک ساتھ میرا قبرستان میں گزر ہوا۔ میں ایک قبر کے پاس بیٹھ گیا۔ اچانک وہاں کوئی بات ہنسی کی ہوئی اس پر میں قہقہہ کے ساتھ

خندہ زن ہوا، اس قبر سے آواز آئی:

''اے غافل! جسے یہ مقام قبر درپیش ہوا۔ ملک الموت جیسا حریف ہو، اور زیر خاک جس کے مونس سانپ، بچھو ہوں، اس کو ہنسی سے کیا کام!''

''جب میں نے یہ سنا وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا اور یاروں کے ہاتھ چوم کر رخصت ہوا، اور اس غار میں آ کر مقیم ہوا آج تک اس واقعہ کی ہیبت سے پگھل رہا ہوں اور چالیس سال سے بوجہ شرمندگی آسمان کی طرف نہیں دیکھتا۔''

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۱۵۔۱۶

(۲)

خواجہ غریب نوازؒ ۵۵۷ھ میں جب کہ آپ کی عمر ۲۷ سال تھی ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔ اس زمانے میں آپ بغداد میں قیام پذیر تھے۔

بغداد سے روانہ ہوکر آپ ہمدان پہنچے۔ ہمدان سے تبریز تشریف لے گئے۔ تبریز میں آپ حضرت ابوسعید تبریزی سے ملے جو شیخ جلال الدین تبریزی کے پیر ہیں۔

تبریز سے آپ استرآباد تشریف لے گئے۔ وہاں آپ شیخ ناصر الدین استر آبادی سے ملے۔ بعدازاں بخارا کو زینت بخشی۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ[1]

بحالت مسافرت بخارا میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی یہ از حد مشغول تھا لیکن نابینا تھا میں نے اس سے پوچھا کب سے نابینا ہوئے؟ فرمایا: جب میرا کام کمالیت کو پہنچا اور وحدانیت وعظمت پر نگاہ پڑنی شروع ہوئی تو ایک دن میری نگاہ غیر پر پڑی گئی، غیب سے آواز آئی:

اے مدعی! دعوے تو ہماری محبت کا کرتا ہے مگر غیر کی طرف دیکھتا ہے۔''

جب یہ آواز سنی تو ایسا شرمندہ ہوا کہ بات تک نہ ہوسکی۔ بارگاہ الٰہی میں دعا کی کہ جو آنکھ دوست کے سوا غیر کو دیکھے اندھی ہوجائے۔

''ابھی یہ بات اچھی طرح کہنے بھی نہ پایا تھا کہ دونوں انکھوں کی بصارت چلی گئی''

خواجہ غریب نوازؒ بعدازاں خرقان پہنچے، خرقان میں آپ نے حضرت شیخ ابو الحسن خرقانی کے مزار پرانوار سے فیوض وبرکات باطنی حاصل کئے[2]

خرقان سے سمرقند تشریف لے گئے۔ اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ خود فرماتے ہیں کہ[3]

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۴۸۔۴۹ [2] سالک السالکین جلد دوم ۲۶۷ [3] دلیل العارفین ۶۸

''ہنگام مسافرت جُب میں سمرقند میں تھا، وہاں ابو اللیث سمر قندیؒ کے مکان کے قریب ایک مسجد تھی، اس کی محراب کے قبلہ رخ ہونے کے متعلق ایک دانش مند نے اعتراض کیا لیکن میں نے اسے محراب کے صحیح قبلہ رخ ہونے کا بالمشاہدہ اطمینان کرادیا''

بعدازاں میمنہ پہنچے وہاں خواجہ ابوسعید ابوالخیرؒ کے مزار پرانور سے فیوض و برکاتِ باطنی حاصل کیے[1]

پھر چشت سے ہوتے ہوئے ہرات پہنچے۔ ہرات میں آپ نے مجاہدات و ریاضت میں وقت گزارا۔ حضرت شیخ عبداللہ انصاریؒ کے مزار پر رہ کر آپ نے فیوض باطنی حاصل کیے کبھی کبھی پوری رات مزار کے قبہ میں جاگتے گزار دیتے۔

رفتہ رفتہ آپ کی بزرگی اور کشف وکرامات کی شہرت ہرات میں پھیلنے لگی۔ لوگ جوق در جوق آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے آپ کی شہرت، نام ونمواور مخلوق کا ہجوم پسند نہیں تھا۔ پس آپ ہرات سے چل دیئے اور سبزہ وار واقع افغانستان میں رونق افروز ہوئے۔ سبزہ وار میں کچھ دن قیام فرما کر آپ ہندوستان کے لئے روانہ ہوگئے شادماں فورٹ سے ہوتے ہوئے آپ بتاریخ ۱۰ محرم ۵۶۱ھ مطابق نومبر ۱۱۶۵ء ملتان تشریف لائے۔ ملتان سے آپ لاہور میں رونق افروز ہوئے۔ لاہور میں حضرت علی ہجویریؒ جو داتا گنج بخش کے لقب سے مشہور ہیں کے مزار پر اعتکاف فرمایا آپ کا حجرہ جس میں آپ نے اعتکاف فرمایا اب بھی مرجع خاص وعام ہے۔ چلتے وقت آپ نے حسب ذیل تاریخی شعر پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملانِ رہنما

چندروز لاہور میں قیام پذیر رہ کر آپ غزنی ضلع حصار (بلخ) استرآباد سے واپس ہوتے ہوئے[2] واپس بغداد تشریف لائے۔

---

[1] مسالک السالکین دوم ۲۷۶ [2] جوہر فریدی صفحہ ۱۶۳

باب (۴)

بیعت وخلافت

حضرت خواجہ غریب نوازؒ ۵۵۲ھ میں ہارون پہنچے۔ وہاں پہنچ کر آپ نے حضرت خواجہ عثمانی ہارونی قدس سرہ کے دست حق پر بیعت کی۔ ڈھائی سال تک مرشد کی خدمت اقدس میں مصروف مجاہدہ رہے۔ آخر کار مرشد کی خدمت رنگ لائی۔ صاحب اجازت ہوئے اور خرقہ خلافت سے مستفید ہوئے۔[1]

شجرہ بیعت

آپ کا شجرہ بیعت پنداراں واسطوں سے امام الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے۔ شجرہ بیعت حسب ذیل ہے۔

خواجہ معین الدین حسن سنجریؒ وہو من حضرت خواجہ عثمان ہارونی چشتیؒ وہو من حضرت حاجی شریف زندنی چشتیؒ وہو من حضرت قطب الدین مودود چشتیؒ وہو من حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ وہو من خواجہ ابو محمد چشتیؒ وہو من خواجہ ابدال چشتیؒ وہو من حضرت خواجہ ابو اسحاق شامی چشتی، وہو من حضرت خواجہ ممشاد علا دینوریؒ امین الدین بہیرۃ البصریؒ وہو من حضرت شیخ سدید الدین حذیفۃ المرعشیؒ وہو من حضرت سلطان ابراہیم ادہم بلخیؒ وہو من حضرت خواجہ فضیل بن عیاضؒ وہو من خواجہ عبد الواحد بن و ہو من حضرت حسن بصریؒ وہو من امام الاولیاء سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔[2]

چشتی کہلانے کی وجہ تسمیہ

یہ خیال غلط ہے کہ چشتی سلسلہ کے بانی خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ ہیں، چشتیوں کے مبداء ومنشاء حضرت خواجہ ابو اسحاق شامیؒ بیعت کرنے کی غرض سے خواجہ

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم ۲۷۳، سیر الاقطاب ص ۲ ترجمہ فرشتہ جلد دوم ۵۷۰

[2] مسالک السالکین دوم ۱۹۷، سیر الاقطاب صفحہ ۱

Marfat.com

ممشاد علاد ینوریؒ کی خدمت اقدس میں بغداد شریف حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ ممشاد دینوریؒ نے آپ کو بیعت ارادت سے مشرف کرنے کے بعد آپ سے دریافت فرمایا کہ: ''تیرا نام کیا ہے؟''

حضرت ابواسحاق شامیؒ نے بصد عجز و نیاز عرض کیا کہ:

''اس عاجز کو ابواسحاق شامی کہتے ہیں''

یہ سن کر حضرت خواجہ ممشاد علاد ینوریؒ نے ارشاد فرمایا:

''آج سے ہم تجھے ابواسحاق چشتی کہیں گے اور تیرے سلسلہ ارادت میں تا قیامت جو داخل ہوگا وہ چشتی کہلائے گا۔''

حضرت خواجہ ابواسحاق شامیؒ اپنے پیرومرشد کے فرمان کے مطابق چشت میں تشریف لا کر رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ آپ کے سلسلہ کے اور بزرگ یعنی حضرت خواجہ احمد حسن چشتیؒ، حضرت خواجہ محمد حسن چشتیؒ، حضرت خواجہ ابو یوسف چشتیؒ اور حضرت قطب الدین مودود چشتیؒ بھی چشت میں قیام پذیر ہوئے اور رشد و ہدایت میں تادم آخر مصروف رہے اور چشت میں واصلِ بحق ہوئے اور وہیں مدفون ہوئے یہ تمام بزرگان حضرت خواجہ معین الدین چشتی کے پیران عظام ہیں۔ اسی باعث حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ بھی چشتی مشہور ہوئے۔[1]

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کا غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی طلب محبت میں سفر (درمیان ۵۵۵ تا ۵۵۹ کا)

حضرت خواجہ عثمان ہارونی کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے انتہائی محبت تھی۔ آپ کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آخر کار مفارقت کی تاب نہ لا کر حضرت عثمان ہارونیؒ ہارون سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے سفر کرتے ہوئے آپ ایک مقام پر پہنچے، جو آتش پرستوں کا مسکن تھا۔ یہاں ایک آتش کدہ تھا۔ اس آتش

---

[1] مسالک السالکین جلد دوم ۱۹۶ و احسن السیر ۱۴۳

Marfat.com

کدہ میں سوخروار لکڑیاں روزانہ ڈالی جاتی تھیں، آگ ہمیشہ روشن رہتی تھی۔

حضرت خواجہ ہارونؒ نے یہاں پہنچ کر آرام فرمایا، ایک درخت کے سائے میں فروکش ہوئے، نماز کا وقت ہوا مصلّے بچھا کر نماز میں مشغول ہوئے۔ اپنے خادم فخر الدین سے آپ نے فرمایا ''آگ لا کر افطار کے لئے روٹی تیار کرو''

حسب حکم فخر الدین آتش کدہ پر آگ لینے گئے۔ آتش پرستوں نے آگ دینے سے انکار کر دیا اور کہا

''یہ ہمارا معبود ہے، ہم اس میں سے آگ نہیں دے سکتے۔''

فخر الدین ناکام واپس آئے اور سارا حال خواجہ عثمانؒ ہارونی کو سنایا۔ آپ نے تجدید وضو کیا اور بہ نفس نفیس وہاں تشریف لے گئے۔ وہاں جا کر آپ نے دیکھا کہ ایک پیر مرد ایک چوبی تخت پر بیٹھا ہے۔ اس پیر مرد کا نام مخشیا تھا۔ ایک ہفت سالہ لڑکا اس کی گود میں تھا۔ بہت سے آتش پرست اس کے پاس بیٹھے ہوئے آگ کی پرستش میں مشغول تھے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے اس پیر مرد کو مخاطب کر کے فرمایا:

''یہ آگ پوجنے سے کیا فائدہ؟ یہ حق تعالیٰ کی ایک ادنی مخلوق ہے جو تھوڑے پانی سے نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ اس خالق کو پرستش کیوں نہیں کرتے جس کی یہ مخلوق ہے تا کہ کار آمد ہو؟''

اس پیر نے جواب دیا

''آگ ہمارے دین میں بہت بزرگ اور ہمارے لئے باعث نجات ہے۔'' حضرت نے یہ جواب سن کر فرمایا:

''تم اس کو بہت عرصے سے پوجتے ہو اور اس کی خدمت کرتے ہو، آؤ اس میں ہاتھ ڈالو، اگر یہ باعث نجات ہے تو تمہیں جلنے سے نجات دے گی۔''

ایرویت مسالک السالکین بیس گاڑی لکڑی

Marfat.com

اس پیر مرد نے کہا:

''جلانا آگ کی خاصیت ہے کس کی مجال جو اس میں ہاتھ ڈالے اور سلامت رہے۔''

حضرت خواجہ عثمانؒ نے فرمایا:

''یہ حکم خالق کے تابع ہے، کیا مجال جو بلا حکم ربانی ایک بال بھی جلائے۔''

یہ فرما کر حضرت خواجہ عثمانؒ نے لڑکے کو اس پیر مرد کی گود سے اپنی گود میں لے لیا اور بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ، یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْم '' پڑھ کر مع اس لڑکے کے آتش کدہ میں داخل ہو گئے۔ آتش کدہ والے سخت حیران و پریشان ہوئے آہ فغان کرنے لگے۔

حضرتؒ چار ساعت آتش کدہ میں رہے۔ چار ساعت بعد مع اس لڑکے کے باہر تشریف لائے جسم مبارک پر یا لباس پر آگ کا کوئی اثر نہ تھا، وہ لڑکا بھی خوش و خرم تھا، اس پر بھی آگ نے کوئی اثر نہ تھا۔

اس پیر مرد نے اپنے لڑکے کو خنداں و شاداں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی، اس نے اس سے دریافت کیا ''تو نے آگ میں کیا دیکھا''؟

لڑکے نے جواب دیا کہ ''میں تو شیخ کی بدولت وہاں باغ کی سیر کر رہا تھا''

آتش پرست سخت متعجب ہوئے۔ حضرت خواجہ عثمانؒ کی اس کرامت نے آتش پرستوں کو گرویدہ بنا دیا۔ انہوں نے نہایت خلوص و صدق دل سے اسلام قبول کیا اور حضرت خواجہ عثمانی ہارونی کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے حضرتؒ نے مخشیا کا نام عبداللہ اور لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔

حضرتؒ نے قریب ڈھائی سال یہاں قیام فرمایا، مصروف رشد و ہدایت رہے لوگوں کو پیغام حق پہنچایا، عبداللہ نے حضرت سے خرقہ پہنا ان کے لڑکے ابراہیم اولیاء اللہ میں سے ہو گئے آتش کدہ کے بجائے وہاں ایک عالی شان مسجد تعمیر ہوئی۔ شیخ عبداللہ اور ابراہیم اس مسجد کے پہلو میں دفن ہوئے۔

Marfat.com

بیعت تقرب ۱۱۶۶ء مطابق (۵۶۲ھ)

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ مسافرت طے کرتے ہوئے پیغام حق پہنچاتے ہوئے اور رشد و ہدایت کرتے بغداد میں رونق افروز ہوئے۔ آپ کے بغداد میں تشریف فرما ہونے کے بعد ہی حضرت خواجہ غریب نوازؒ بغداد پہنچے پیرومرشد کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور بیعت تقرب یا بیعت ثانی سے مشرف ہوئے۔ اس بیعت کی تفصیل حضرت خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح تحریر فرماتے ہیں:[1]

''مسلمانوں کا یہ دعا گو معین الدین چشتی سنجری بمقام بغداد شریف خواجہ جنیدؒ کی مسجد میں دولت پابوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے مشرف ہوا۔ اس وقت مشائخ کبار حاضر خدمت اقدس تھے، جب اس درویش نے سر نیاز زمین پر رکھا، پیرومرشد نے فرمایا:۔

دو رکعت نماز ادا کر'' میں نے ادا کی۔

پھر فرمایا! ''قبلہ رو بیٹھ'' میں بیٹھ گیا

حکم دیا کہ ''سورہ بقرہ پڑھ'' میں نے پڑھی

فرمان ہوا! ''اکیس بار درود شریف پڑھ میں نے پڑھا

پھر کھڑے ہو گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی طرف منہ کیا اور فرمایا ''آ، تا کہ تجھے خدا تک پہنچا دوں''

بعد ازاں مقراض لے کر دعا گو کے سر پر چلائی اور کلاۃ چہار ترکی اس درویش کے سر پر رکھی۔ گلیم خاص عطا فرمائی۔

پھر ارشاد فرمایا ''بیٹھ جاؤ۔'' میں بیٹھ گیا

فرمایا: ہمارے خانوادہ میں ایک شبانہ روز کے مجاہدہ کا معمول ہے تو آج رات مشغول رہ۔''

---

[1] انیس الارواح از خواجہ معین الدین حسن چشتیؒ (فارسی) صفحہ ۲۔۳

Marfat.com

یہ درویش بحکم محترم مشغول رہا۔

دوسرے دن جب حاضر خدمت ہوا۔ ارشاد فرمایا۔

	''بیٹھ جا اور ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ''	میں نے پڑھی
فرمایا	''آسمان کی طرف دیکھ''	میں نے دیکھا
استفسار فرمایا	کہاں تک دیکھتا ہے''	
عرض کیا:	''عرش اعظم تک''	
فرمایا:	''زمین کی طرف دیکھ''	میں نے دیکھا
دریافت فرمایا:	''کہاں تک دیکھنا ہے''	
عرض کیا	تحت الثریٰ تک''	
فرمایا	''پھر ہزار بار سورہ اخلاص پڑھ''	میں نے پڑھی
فرمایا	''پھر آسمان کی طرف دیکھ''	میں نے دیکھا
پوچھا	''اب کہاں تک دیکھتا ہے''	
عرض کیا:	''حجاب عظمت تک''	
فرمایا:	''آنکھیں بند کر''	میں نے بند کر لیں
فرمایا:	''کھول''	میں نے کھول لیں

پھر مجھے اپنی انگلیاں دکھا کر استفسار فرمایا! ''کیا دیکھتا ہے''؟ میں نے عرض کیا۔ ہژدہ ہزار عالم دیکھتا ہوں۔

بعد ازاں سامنے پڑی ہوئی ایک اینٹ کے اٹھانے کے لئے فرمایا میں نے اٹھایا تو مٹھی بھر دینار برآمد ہوئے۔

فرمایا ان کو لے جا کر فقراء میں تقسیم کر'' میں نے حکم کی تعمیل کی۔ بعد ازاں حاضر خدمت ہوا۔ ارشاد ہوا۔ چند روز ہماری صحبت میں رہو۔''

عرض کیا: ''تابع فرمان ہوں۔''

Marfat.com

مرشد سے خرقہ خلافت جانشینی پانا

۱۱۸۶ء مطابق ۵۸۲ھ

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیرومرشد سے انتہائی محبت تھی۔ آپ نے اپنے پیرومرشد کی جیسی خدمت کی اس کی مثال کم ملتی ہے ۔بیس سال تک آپ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے ساتھ سفر وسیاحت میں رہے۔ یہ مدت خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیرومرشد کی خدمت میں گزاری۔ اس دوران میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہمہ وقت اپنے پیرومرشد کی خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ نے ایک لمحہ کیلئے بھی اپنے نفس کو آسودگی نہ دی، جہاں حضرت خواجہ عثمان ہارونی مسافرت فرماتے ،حضرت خواجہ غریب نوازؒ حضرتؒ کا جامہ خواب اور توشۂ سفر لئے ہم رکاب رہتے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی یہ خدمت دیکھ کر آپ کو وہ نعمت عطا فرمائی جس کی حد نہیں۔

آخر کار حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنے پیرومرشد سے بغداد میں رخصت ہوئے اس وقت خواجہ غریب نواز کی عمر ۵۲ سال تھی۔

اس موقع پر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پیرومرشد خواجہ عثمان ہارونی نے آپ کو خلافت جانشینی سے سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے تبرکات مصطفوی ﷺ جو خواجگان چشت میں سلسلہ بہ سلسلہ چلے آرہے تھے خواجہ غریب نوازؒ کو عطا فرمائے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خواجہ غریب نواز کو امین تبرکات کے شرف سے نوازا اور حضرتؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کو سجادہ نشین اور اپنا جانشین بنایا۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے ارشاد فرمایا: خواجہ معین الدین! میں نے یہ سب کام تیری تکمیل

لہ انیس الارواح صفحہ ۳۲-۳۴، اقتباس الانوار ۱۱۶، سیر الاقطاب صفحہ ۱۲۳

Marfat.com

کے لئے کیا ہے تجھ کو اس پر عمل کرنا لازم ہے فرزند خلف وہی ہے جو اپنے گوش ہوش میں اپنے پیر کے ارشادات کو جگہ دے۔ اپنے شجرہ میں ان کو لکھے اور انجام کو پہنچے۔ تا کہ کل قیامت کے دن شرمندگی نہ ہو۔

اس ارشاد کے بعد عصائے مبارک جو مرشد کے سامنے رکھا تھا دعا گو کو عطا فرمایا۔ بعد ازاں خرقہ، نعلینِ چوبیں اور مصلّے بھی عنایت فرما کر سرفراز کیا۔ پھر ارشاد فرمایا: یہ تبرکات ہمارے پیران طریقت قدس اللہ سرہ کی یادگار ہیں جو رسول اللہ ﷺ سے ہم تک پہنچے ہیں اور ہم نے تجھے دیے ہیں۔ ان کو اس طرح اپنے پاس رکھنا جس طرح ہم نے رکھا جس کو مرد پانا، اس کو ہماری یہ یادگار دینا[1] "خلق سے طمع نہ رکھنا۔ آبادی سے دور مخلوق سے کنارہ کش رہنا اور کسی سے کچھ طلب نہ کرنا۔

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ یہ ارشاد فرما کر پیر و مرشد نے مجھے اپنے کنار مبارک میں لے لیا[1] سر و چشم کو بوسہ دیا اور فرمایا[2] تجھ کو خدا کے سپرد کیا" پھر عالم تجرّ میں مشغول ہو گئے۔ دعا گو رخصت ہوا[3]

---

[1] انیس الارواح ۵-۴۵ [2] مسالک السالکین جلد دوم ۶۷۵ [3] انیس الارواح صفحہ ۳۴

باب (۵)

پیرومرشد کے ہمرکاب سفر

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ کافی مدت سیر وسیاحت میں گزاری، آپ، جیسا کہ ذکر کیا جا چکا ہے اپنے پیرومرشد کی خدمت میں مصروف رہتے۔ آپ پیرومرشد کی خدمت کو عظمت کا ذریعہ سمجھتے اور کسی صورت اور کسی حالت میں بھی پیرومرشد کی خدمت سے گریز نہ کرتے۔

بغداد میں چند روز قیام کر کے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ہمراہ سفر اختیار کیا۔

حرمین شریفین

۱۱۶۸ء مطابق ۵۶۳ھ

حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں[1]

''بعدازاں میں چند روز پیرومرشد کی خدمت میں رہا'' پھر حضرتؒ نے اس دعا گو کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ کا سفر اختیار فرمایا۔ الحاصل ایک شہر میں پہنچے۔ یہاں ایک جماعت دریشوں کی دیکھی، جو شراب عشق الٰہی میں سرشار، عالم وسکر وحیرت میں از خود رفتہ تھی چند دن ان کی صحبت میں رہنا ہوا۔ مگر وہ حضرات عالمِ صحو میں نہ آئے۔

ورود فالوجہ وحرمین شریف

۱۱۶۸ء مطابق ۵۶۳ھ

پیرومرشد یعنی حضرت عثمان ہارونیؒ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ آخر کار فالوجہ میں رونق افروز ہوئے، ہر دو حضرات نے جامع مسجد میں اعتکاف فرمایا۔ بعدازاں مکہ معظّمہ کی راہ لی۔ مکہ معظّمہ پہنچ کر زیارت وطواف خانہ کعبہ سے

---

[1] انیس الارواح صفحہ ۲

Marfat.com

مشرف ہوئے[1]

خواجہ غریب نوازؒ خود اس طرح فرماتے ہیں:

پیر و مرشد نے یہاں بھی میرا ہاتھ پکڑا اور حق تعالیٰ کے سپرد کیا اور زیرِ ناؤدان خانۂ کعبہ دعا گو کے باب میں مناجات کی۔ ندا آئی

''ہم نے معین الدین کو قبول کیا''

بعد ازاں مدینہ منورہ آئے اور حرم نبوی ﷺ میں حاضری دی، مجھ سے فرمایا

''سلام کر'' میں نے سلام عرض کیا۔ آواز آئی:

''وَعَلَیْکُمُ السَّلَام یا قطب المشائخ بروبحر''

یہ آواز سن کر پیر و مرشد نے فرمایا:

''اب تو درجۂ کمال کو پہنچ گیا''

ورودِ بخارا

بخارا میں آپ اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ رونق افروز ہوئے۔ بخارا کے صدرِ مشائخ سے ملاقات کی، حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں۔ ''یہ بزرگ دوسرے عالم میں تھے، ان کی تعریف و توصیف حد بیان سے باہر ہے''

ورودِ اوش

اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ اس طرح فرماتے ہیں:

''ایک وقت میں اور شیخ عثمان ہارونی قدس سرہ مع ایک درویش کے مسافرت میں تھے دوران سفر ہم شیخ بہاؤ الدین اوشیؒ سے ملے۔ یہ بڑے بزرگ اور واصلان حق میں سے تھے۔ ان کے یہاں یہ رسم تھی کہ جو کوئی ان کی خانقاہ میں آتا وہ محروم نہیں جاتا۔ اگر برہنہ تا تو کپڑے دے دیتے۔ ان کے لئے عالم غیب سے اور کپڑے آجائے۔

---

[1] انیس الارواح صفحہ ۳

Marfat.com

الغرض کچھ دن ہم ان کی صحبت میں رہے۔انہوں نے یہ نصیحت کی۔

''اے درویش! جو کچھ تجھے ملے۔وہ خدا کی راہ میں دینا، دولت جمع نہ کرنا۔ اور خدا کے بندوں کو کھانا پہنچوانا، تا کہ خدا کے دوستوں میں ہو جاؤ۔''

ورود بدخشاں

بدخشاں میں رونق افروز ہونے پر ایک بزرگ سے ملاقات کی وہ حضرت جنیدؒ کے پیش کارواں میں سے تھے کوئی سو سال کی عمر تھی ان کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔ پاؤں کے کٹنے کی وجہ ان سے دریافت کی گئی انہوں نے جواب دیا کہ:

''ایک مرتبہ میں نے اپنی خواہش نفس سے اس پاؤں کو صومعہ سے باہر نکالا تھا کہ ندا آئی: اے مدعی! یہی عہد تھا جو فراموش کر دیا۔''

میں نے اسی وقت پاؤں کاٹ کر پھینک دیا۔اس واقعہ کو چالیس سال ہو گئے، اس وقت سے عالم حیرت میں مبتلا ہو کہ کل قیامت کے دن درویشوں کو کیا منہ دکھاؤں گا[1] اس سیر و سیاحت کے بعد حضرت عثمان ہارونیؒ بغداد واپس تشریف لائے خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ:

''میں دس سال تک اپنے پیر و مرشد کے ہمرکاب سفر میں رہا۔ بعد ازاں مرشد محترم واپس بغداد آ کر عزلت گزیں ہوئے۔[2]

چند دن بعد بغداد میں قیام فرمانے کے بعد حضرت عثمان ہارونی قدس سرہ نے رخت سفر باندھا خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں۔

چند دن بعد پیر و مرشد نے مسافرت اختیار فرمائی، اور میں مزید دس سال حضرت کے رختِ خواب اور پانی کی چھاگل سفر میں سر پر لے ساتھ رہا۔[3]

---

[1] انیس الارواح صفحہ ۳۔۴ [2] انیس الارواح ۳ [3] ایضاً ص ۴

Marfat.com

ورود اوش اور حضرت قطب صاحب کی بسم اللہ خوانی

۱۱۷۷ء مطابق ۵۷۳ھ

جب آپ اوش میں رونق افروز ہوئے تو آپ کی تشریف آوری کا شہرہ سارے شہر میں پھیل گیا۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کی والدہ نے آپ کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں بسم اللہ خوانی کے لئے بھیجا۔ قطب صاحبؒ کی عمر اس وقت چالیس سال چار ماہ اور چار دن کی تھی۔ خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحب کی تختی لکھنا چاہی کہ غیب سے ندا آئی:

''اے خواجہ! ابھی لکھنے میں توقف کرو، حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ ہمارے قطب کی تختی لکھے گا۔[1]

ورود سیوستان

اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں:

ایک وقت میں خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ہمراہ سیوستان کے سفر میں تھا۔ یہاں صومعہ میں ایک بزرگ رہتے تھے، ان بزرگ کا نام صدر الدین محمدؒ سیوستانی تھا۔ بڑے مشغول بزرگ تھے چند روز ان کے پاس رہنا ہوا، جو شخص ان کے صومعہ میں آتا محروم نہ جاتا۔ عالم غیب سے کوئی چیز لا کر دیتے اور کہتے:

''اس درویش کو ایمان کی سلامتی کی دعا سے یاد کرو۔ کیونکہ اگ قبر میں اپنا ایمان سلامت لے گیا تو بہت بڑا کام کیا۔''

یہ بزرگ جب ہیبت گور کا تذکرہ سنتے مثل بید کانپنے لگتے۔ آنکھوں سے خون کے آنسو پانی کے چشمے کی طرح جاری ہو جاتے سات دن تک روتے رہتے اور اپنی آنکھیں ہوا میں کھول کر کھڑے ہو جاتے۔ ہمیں ان کے رونے سے رونا آجاتا اور کہتے۔ یہ کیسا بزرگ ہے جب وہ اس عالم سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف منہ کر کے

---

[1] اضافات سید ص ۱۲۔۱۳

Marfat.com

کہتے۔

''اے عزیزان! مجھے مرگ درپیش ہے، جس کا ملک
الموت حریف ہو، اور قیامت جیسا دن پیش نظر ہو، اس کو سونے،
خوش دلی اور خندگی سے کیا کام اور اسے کیسے کسی کام میں مشغول
رہنا اچھا معلوم ہوا

پھر انہوں نے فرمایا:

''اے عزیزان: اگر تمہیں خفتگان زیر خاک کا جواسیر مور و مار ہیں۔ اور زندان خاک میں محبوس ہیں، ذرہ بھر حال معلوم ہو جائے تو مثل نمک کے پانی ہو جاؤ۔''

بعد ازاں آپ نے حسب ذیل حکایت بیان کی:

ایک وقت میں نے بصرہ میں ایک بزرگ کو دیکھا۔ یہ بہت مشغول تھے۔ میں اور بزرگ گورستان میں ایک قبر کے پاس بیٹھے تھے، وہ بزرگ صاحب کشف تھے، انہیں کشف سے معلوم ہوا کہ اس قبر کے مردہ پر سخت عذاب ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر وہ برزگ نعرہ مار کر واصل بحق ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں مثل نمک کے پگھل کر پانی ہو کر ناپید ہو گئے۔''

جیسا خوف میں نے ان بزرگ میں دیکھا، ویسا آج تک نہ کسی میں دیکھا نہ سنا، پھر فرمانے لگے:

''میں ہیبت گور کی وجہ سے گوشہء تنہائی میں ہوں۔ تم سے آج تیس سال کے بعد گفتگو کی ہے اور حکایت بیان کی ہے۔''

''پس اے عزیزان! مخلوق کے ساتھ وقت گزارنے سے یاد حق میں وقت صرف کرنا بہتر ہے کیونکہ جتنی دیر لوگ خلق میں مشغول رہتے ہیں خدا سے باز رہتے ہیں۔

ا دلیل العارفین از خواجہ قطب صاحب صفحہ ۴۶

Marfat.com

''پس صحبت خلق سے باز رہنا چاہئے اور زادِ راہ کا انتظام کرنا چاہیے''
''ہم سب کو وہ دن درپیش ہے ایمان سلامت لے جانا چاہیے''

یہ کہہ کر دو خرمے میرے (خواجہ غریب نوازؒ) کے ہاتھ میں دیئے اور اٹھ کر چلے گئے ان پر گریہ طاری ہوا اور عالم تحیّر میں مشغول ہو گئے۔[1]

وُرودِ دمشق

حضرت خواجہ غریب نوازؒ مسافرت طے کرتے ہوئے دمشق پہنچے، آپ اس سفر کے متعلق فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ خواجہ عثمانی ہارونیؒ شیخ احمد الدین کرمانیؒ اور میں مدینہ منورہ کی طرف جا رہے تھے کہ شہر دمشق میں پہنچے۔ دمشق کی مسجد کے سامنے بارہ ہزار انبیاء علیہم السلام کے مزارات کی زیارت کی۔ یہاں کے بزرگوں سے ملے۔[2]

ایک دن خواجہ عثمانی ہارونی قدس سرہ، شیخ احمد الدین کرمانیؒ، محمد عارف اور دعا گو دمشق کی مسجد میں خود موجود تھے ان کے برابر چند درویش بیٹھے تھے، محمد عارف نے کہا:

''قیامت کے دن درویش معذور ہوں گے، مال داروں سے حساب ہوگا۔''

ایک شخص پر یہ بات گراں گزری وہ اس باب میں بحث کرنے لگا اور کہا:

''یہ کس کتاب میں لکھا ہے؟''

محمد عارف کو اس کتاب کا نام یاد نہ تھا۔ انہوں نے مراقبہ کیا، فرشتوں کو حکم ہوا کہ ''جس کتاب میں یہ لکھا ہے وہ کتاب اس شخص کو دکھا دو۔''

کتاب دکھائی گئی۔ وہ شخص کتاب دیکھ کر کھڑا ہو گیا اور قدموں پر سر رکھ دیا بعد ازاں یہ گفتگو ہوئی کو جو درویش یہاں موجود ہیں وہ اپنی اپنی کرامت دکھائیں۔

''حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے مصلے کے نیچے ہاتھ ڈالا اور مٹھی بھر ٹنگے زر نکال کر ایک درویش کو دیئے تا کہ حاضرین کے لئے حلوہ لائے، پھر شیخ احمد

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۱۶۔۱۷ [2] دلیل العارفین صفحہ ۴۱۔۴۲

Marfat.com

الدین کرمانیؒ نے اپنے قریب کی لکڑی پر ہاتھ مارا، خدا کے حکم سے وہ لکڑی زر ہوگئی۔''

مگر اس دعا گو نے بپاس ادب مرشد کچھ نہیں کیا۔ پیر و مرشد نے میری طرف منہ کر کے فرمایا:

''تم نے کچھ نہیں کیا''

مرشد کا حاکم پا کر میں نے گلیم سے چار قرص نکالے اور ایک بھوکے درویش کی طرف بڑھا دیئے۔

اس درویش اور محمد عارف نے کہا ''جس درویش میں اتنی قوت نہ ہو اسے درویش نہ کہنا چاہیے۔''

ورود سنجار

سنہ ۱۱۸۴ء مطابق ۵۸۰ھ

سنجار میں رونق افروز ہوئے اور وہاں شیخ نجم الدین کبریٰ سے ملاقات کی[1] ''خواجہ معین الدینؒ نے بغداد جانا چاہا اور قصبہ سنجار میں تشریف لائے۔ اس زمانے میں شیخ نجم الدین کبریٰ وہاں موجود تھے، ان سے ملاقات کی اور ڈھائی مہینے ان کے پاس قیام فرمایا''[2]

غوث پاک سے بارِ دویم ملاقات

سنہ ۱۱۸۴ء مطابق ۵۸۰ھ

سنجار سے آپ قصبہ حَبل میں پہنچے، وہاں آپ نے غوث پاکؒ سے ملاقات کی جس کی تفصیل حسب ذیل ہے: ''وہاں سے سنجار قصبہ حبل میں تشریف لائے اور غوث الاعظم محی الدین عبد القادر جیلانیؒ سے ملاقات کی۔ حضرت غوث پاکؒ کی صحبت میں رہے اور بہت سے فیوض در جمعیت باطنی آپ کی صحبت سے حاصل کی۔''

یہ خواجہ غریب نوازؒ کی غوث پاکؒ سے دوسری ملاقات تھی، اور

---

[1] دلیل العارفین ص ۴۱۔۴۲ [2] سیر العارفین ۴۔۵ مسالک السالکین جلد دوم آپ نے پندرہ دن تک قیام کیا ص ۶۷۵

Marfat.com

اس ملاقات کے موقع پر خواجہ غریب نوازؒ کی خاطر سے غوث پاکؒ نے مجلس سماع منعقد فرمائی اور تین شبانہ روز ہر دو حضرات حجرہ خاص میں خلوت نشین رہے اور اسم اعظم کی خاص تربیت جو غوث پاکؒ کو دربار رسالت سے سلسلہ بسلسلہ پہنچی تھی وہ غوث پاکؒ سے غریب نوازؒ کو حاصل ہوئی اور مخصوص ترتیب اسم اعظم جو رسول خدا سے سینہ بسینہ حضرت خواجہ کو پہنچی تھی وہ آپ سے حضرت غوث پاکؒ نے حاصل کی۔[1]

واپسی بغداد

۱۱۸۶ء مطابق ۵۸۲ھ

آخر کار سفر ختم ہوا اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ بغداد پہنچے، خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ:

بعد ازاں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ قدس سرہ بغداد واپس تشریف لاکر معتکف ہوئے اور دعا گو سے ارشاد فرمایا:

میں اس مقام سے چند روز تک باہر نہ آؤں گا مگر تو چاشت کے وقت آیا کر کہ تجھ سے ترغیبِ فقر بیان کروں تا کہ مریدوں اور فرزندوں کے لئے میرے بعد یادگار ہو"

یہ فقیر روزانہ حاضر خدمت ہوتا رہا، جو کچھ مرشد کی زبانِ فیض ترجمان سے سنتا قلم بند کر لیتا تھا۔

اس طرح سے خواجہ غریب نوازؒ نے ایک رسالہ مرتب کیا جو اٹھائیس مجلسوں پر مشتمل ہے، اس رسالہ کا نام انیس الارواح رکھا اور حسب فرمان مرشد اپنے شجرہ طریقت میں شامل کیا۔[2]

---

[1] اقتباس الانوار ص ۱۳۵ [2] انیس الارواح صفحہ ۴۔۳۴

Marfat.com

باب (٦)

پیرومرشد سے رخصت

اب خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ سے رخصت ہونا پڑا، اپنے پیرومرشد سے رخصت ہوکر آپ نے پھر سفر شروع کیا۔ اس وقت خواجہ غریب نوازؒ کی عمر باون سال کی تھی۔

اس سفر میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ آبادی سے دور اور مخلوق سے علیحدہ رہنے کی کوشش کرتے۔ جہاں تک ممکن ہوتا، قبرستان میں قیام فرماتے۔ آپ کی کوشش یہ ہوتی کہ کوئی شخص آپ کو جانے پہچانے نہیں۔ جس ؑ آپ کی آمد کی شہرت ہو جاتی آپ وہاں سے روانہ ہو جاتے اور کسی کو خبر نہ ہوتی۔ اس سفر میں آپ نے بہت سے مقامات کی سیر کی۔

ورودِ اوش و اصفہان

۱۱۸۶ء مطابق ۵۹۲ھ

بغداد سے روانہ ہوکر آپ برابر سفر میں رہے۔ پھر اوش میں جلوہ افروز ہوئے۔ بعد ازاں اصفہان پہنچے۔ اصفہان پہنچ کر شیخ محمود اصفہانیؒ سے ملے۔

قطب صاحبؒ کا مرید ہونا

۱۱۸۶ء مطابق ۵۹۲ھ

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ شیخ محمود اصفہانیؒ سے بہت اعتقاد رکھتے تھے اور اُن سے بیعت کرنا چاہتے تھے۔ لیکن قدرت کو یہ بات منظور نہ تھی۔ انہیں ایام میں خواجہ غریب نوازؒ اصفہان پہنچے۔ قطب الدینؒ خواجہ غریب نوازؒ سے ملے۔ خواجہ غریب نوازؒ اس وقت چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے وہ چادر قطب صاحب کو دے دی۔ اس سے مطلب یہ ہوا کہ خواجہ غریب نواز نے

---

۱ سیر العارفین ۷

قطبؒ کو مریدی کے شرف سے نوازا۔ قطب صاحب بعد ازاں غریب نواز کے ہمراہ رہنے لگے اور سفر میں بھی خواجہ غریب نوازؒ کے ساتھ رہتے۔[1]

اصفہان سے خواجہ غریب نوازؒ مع حضرت خواجہ قطب صاحبؒ کے خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے روانہ ہوئے۔

اس سفر کے حالات حضرت قطب صاحب خود بیان فرماتے ہیں۔[2]

''جب میں خواجہ معین الدینؒ کے ساتھ کعبہ کے سفر میں تھا ایک دن صبح کی نماز کے بعد روانہ ہو کر ہم ایک شہر میں پہنچے۔ یہاں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی۔ یہ صومعہ کے اندر متعکف تھے۔ ایک غار میں مثل سوکھی لکڑی کے اپنی آنکھیں ہوا میں کھولے عالم حیرت میں کھڑے تھے ایک ماہ تک ہم ان کے پاس رہے۔ اس عرصے میں وہ صرف ایک مرتبہ عالم صحو میں آئے۔''

ہم نے اٹھ کر سلام کیا۔ جواب دیا اور فرمایا:

''اے عزیز تمہیں میرے اس حال سے صدمہ ہوا مگر تمہارے اس ملال سے مکافات میں بخشش ہوگی کیونکہ اہل صفا فرماتے ہیں کہ جو درویش کی خدمت کرتا ہے وہ مقبول ہوتا ہے۔''

الغرض انہوں نے بیٹھنے کے لئے فرمایا، ہم بیٹھ گئے پھر فرمانے لگے:

میں شیخ محمد اسلم طوسی کا فرزند ہوں۔ تیس سال سے عالم تحیر میں مستغرق ہوں۔ نہ مجھے دن کی خبر ہے نہ رات کی، خدائے تعالیٰ تمہاری وجہ سے آج مجھے عالم صحو میں لایا۔ تمہیں دوبارہ آنے سے تکلیف ہوگئی۔ مگر یہ بات اس فقیر کی یاد رکھنا کہ جب تم نے طریقت میں قدم رکھا ہے ہوائے نفس سے دنیا کی طرف متوجہ نہ ہونا۔ خلقت سے عزلت رکھنا۔ جو کچھ ملے اسے صرف کر دینا۔ اس میں سے کچھ نہ بچانا۔ کیونکہ ذخیرہ جمع کرنا بدقسمتی ہے سوائے حق تعالیٰ کے مشغول نہ ہونا تا کہ خستہ ہو۔ وہ بزرگ یہ نصیحت کرکے پھر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے۔

---

[1] خزینۃ الاصفیاء جلد اول صفحہ ۶۵۸ [2] فوائد السالکین بابا فرید الدین گنج شکر صفحہ ۱۴۔۱۵

Marfat.com

زیارت حرمین ۱۱۸۷ء/۵۸۳ھ

۱۱۸۹ء مطابق ۵۸۵ھ

خواجہ غریب نوازؒ مع حضرت قطب صاحبؒ ۵۸۳ھ میں مکہ معظّمہ پہنچے۔ کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ خواجہ غریب نوازؒ طواف کرتے اور عبادت میں مشغول رہتے۔ ایک دن کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ حرم کعبہ میں یادِ الٰہی میں مستغرق تھے۔ آپ نے غیب سے ایک آواز سنی۔ آپ نے آواز دھیان دیا۔ آواز یہ آئی۔

اے معین! ہم تجھ سے خوش ہیں۔ تجھے بخش دیا۔ جو کچھ چاہے مانگ۔ تاکہ عطا کریں۔

خواجہ غریب نوازؒ یہ سن کر بہت خوش ہوئے۔ شکر گزار بندوں کی طرح سر نیاز زمین پر رکھ دیا اور بارگاہ ایزدی میں بصد عجز و نیاز عرض کیا:

''خداوندا! معین الدین کے مریدانِ سلسلہ کو بخش دے'' ندا آئی کہ۔

''اے معین الدین! تو ہماری مِلک ہے جو تیرے مرید اور تیرے سلسلہ میں تا قیامت مرید ہوں گے، انہیں بخش دوں گا''[1]

کچھ دنوں مکّہ میں قیام پذیر رہے، حج کا فریضہ انجام دیا، پھر مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں آپ عبادات میں مشغول رہتے۔ مسجد قبا میں آپ عبادت کرتے اور عشق الٰہی میں سرشار رہتے۔ اس طرح وقت گزرتا رہا۔ آخر کار وہ خوش ساعت آ پہنچی کہ جب آپ کو دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے نوازا گیا آپ کو وہ مژدہ ملا کہ جس سے آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ آپ کو دربار رسالت سے بشارت ہوئی کہ:۔

''اے معین الدین، تو میرے دین کا معین ہے میں نے ولایت ہندوستان تجھ کو عطا کی۔ وہاں کفر و ظلمت پھیلی ہوئی ہے تو اجمیر جا۔ تیرے وجود سے ظلمتِ کفر دور ہوگی، اور اسلام رونق پذیر ہوگا''[2]

دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت سے خواجہ غریب نوازؒ پر وجدانی کیفیت

---

۱ سیر الاقطاب صفحہ ۱۰۳۔۱۰۴ ۲ دیکھو سیر الاقطاب صفحہ ۱۶۴

طاری ہوئی آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی مگر ایک بات آپ کی سمجھ میں نہ آئی کہ اجمیر کہاں واقع ہے کس ملک میں ہے، کیسی جگہ ہے کون سا مقام ہے۔ مدینہ سے کتنی دور ہے، ان ہی خیالات میں خواجہ غریب نوازؒ کی آنکھ لگ گئی آپ سرور دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، آنحضرت ﷺ نے آپ کو اجمیر کا تمام شہر قلعہ وکوہستان دکھایا۔ سرکار عالم ﷺ نے خواجہ غریب نواز کو جنت کا ایک انار عطا فرمایا اور آپ کو رخصت فرمایا[1]

[1] مسالک السالکین جلد دوم صفحہ ۶۷۸

Marfat.com

باب (۷)

ورودِ اجمیر

دربار رسالت سے حکم پا کر خواجہ غریب نوازؒ سفر کی تیاری میں مصروف ہو گئے۔ اب آپ کو وہ کام انجام دینا تھا جو آپ کے سپرد دربار رسالت سے ہوا تھا۔ آپ ۵۸۵ھ مطابق ۱۱۸۹ء میں مدینہ منورہ سے بغداد شریف پہنچے اور وہاں کچھ دن قیام فرمایا۔

آپ کے ہمراہ حضرت قطب صاحبؒ بھی تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت قطب صاحبؒ کو ۵۸۵ھ میں خواجہ ابو اللیث سمرقندی کی مسجد میں بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ اس وقت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، شیخ داؤد کرمانیؒ، شیخ برہان الدین محمد چشتیؒ، شیخ تاج الدین محمد اصفہانیؒ موجود تھے۔

حضرت قطب صاحبؒ کی بیعتِ خلافت سے مشرف ہونے کی تفصیل اس طرح ہے! خواجہ معین الدینؒ چالیس روز متواتر سرور کائنات کو مع ارواح مشائخین کرام یہ ارشاد فرماتے ہوئے دیکھا کہ:

''اے معین الدین! قطب الدین خدا کا دوست ہے اس کی خلافت دے اور خرقہ گلیم پہنا۔''

خواجہ غریب نواز نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ:

''آج رات میں نے حضرت ذوالجلال قادر باکمال کو خواب میں دیکھا، وہاں بھی یہ حکم ہوا کہ: اے معین الدین! قطب الدین بختیار کاکی کو درویشی کا خرقہ اور خلافت عطا کر، کیوں کہ قطب الدین ہمارا دوست اور محمد ﷺ کا بھی دوست ہے۔ ہم نے اسے برگزیدہ بندہ بنا

ا سیر الاقطاب صفحہ ۱۴۵ از سبع سنابل صفحہ ۲۳۰۔۱۳۱

Marfat.com

دیا ہے، اور اس کا نام اپنے دوستوں میں درج کیا ہے۔[1]

پس خواجہ غریب نوازؒ نے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے، قطب صاحبؒ کو بیعتِ خلافت سے مشرف فرمایا۔

بغداد کے قیام کا ایک دوسرا واقعہ یہ ہے کہ جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ قطب صاحبؒ نے فرمایا کہ[2]

''ایک مرتبہ شیخ معین الدینؒ۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ اور دعا گو ایک جگہ بیٹھے تھے۔ اس وقت سلطان شمس الدین التمش بارہ سال کا تھا اور ہاتھ میں پیالہ لئے جا رہا تھا۔ ان بزرگوں کی جب اس پر نظر پڑی تو غریب نوازؒ نے فرمایا: جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہوگا خدا اسے دنیا سے نہ اٹھائے گا۔''

یہ واقعہ ۵۸۵ھ مطابق ۱۱۹۰ء کا ہے آخر کار خواجہ غریب نواز نے مع حضرت قطب صاحبؒ ۵۸۶ھ مطابق ۱۱۹۰ء میں بغداد سے کوچ کیا۔ چشت میں رونق افروز ہوئے، خواجہ قطب اس سفر کے متعلق خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔[3]

ایک مرتبہ خواجہ یوسف چشتیؒ کی خانقاہ میں چند درویش صاحب جمال و نعمت دائرہ میں حاضر تھے اور یہ بیت پڑھ رہے تھے:

عاشق بہوائے دوست بے ہوش بود
وزیاد محبِ خویش مدہوش بود

فردا کہ بہ محشر خلق حیران باشد
نام تو درونِ سینہ و گوش بود

---

[1] سیر العارفین صفحہ ۱۴۶۔۱۴۳ [2] فوائد السالکین صفحہ ۱۲ [3] دلیل العارفین از خواجہ قطب الدین صاحب (فارسی نسخہ ۲۰)

Marfat.com

اس موقع پر میں (خواجہ غریب نواز) بھی موجود تھا۔ میں اور دیگر درویش اس بیعت کے سننے سے سات رات تک بے ہوش رہے اور رقص کرتے رہے، جب قوال اور شعر پڑھنا چاہتے تھے تو ہم یہی کہلواتے تھے، ان درویشوں میں سے دوتو ایسے بے خبر ہو گئے کہ زمین پر گرے پڑے اور درمیان سے غائب ہو گئے۔ مگر ان کا خرقہ برقرار رہا۔

بعدازاں حضرت خواجہ صاحب مع حضرت قطب صاحب رحمتہ اللہ علیہ علیہم ہرات میں اقامت گزیں ہوئے۔

خواجہ غریب نواز شہرت پسند نہیں فرماتے تھے۔ خلقت سے دور رہ کر عبادت کے خول میں رہنا پسند فرماتے تھے، آپ کو جاہ طلبی سے نفرت تھی۔ چنانچہ جب ہرات میں آپ کا شہرہ ہوا۔ اور مخلوق آپ کے باب فیض پر جوق در جوق آنے لگی تو خواجہ غریب نوازؒ نے خلقت کے ہجوم سے بچنے کے واسطے ہرات سے کوچ فرمایا، ہرات سے روانہ ہو کر سبزہ زار میں رونق افروز ہوئے۔ یادگار محمد یہاں کا حاکم تھا۔ یہ بہت ظالم، جابر، بدمزاج اور بدکردار شخص تھا، اس کا ایک باغ شہر سے کچھ فاصلے پر تھا۔ باغ میں ایک حوض تھا۔ حضرت خواجہ غریبؒ اس باغ میں داخل ہوئے، حوض میں غسل فرمایا اور دوگانہ بجالائے بعدازاں حوض کے کنارے بیٹھ گئے، تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے، اتفاق سے اس باغ کا حاکم یادگار محمد اس باغ میں آنے والا تھا۔ اس کی آمد کے وقت باغ میں کسی کو نہ ہونا چاہیے تھا۔

غریب نوازؒ کے خادموں کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں حاکم غریب نوازؒ کو باغ میں دیکھ کر خفا ہو اور آپ کی شان میں کوئی گستاخی نہ کر بیٹھے۔ اس امر کے پیش نظر خادم نے آپ سے عرض کیا۔

"حاکم جابر آتا ہے۔ باغ میں اب بیٹھنا مناسب نہیں۔ بہتر ہے کہ باہر تشریف لے چلیں"

خواجہ غریب نوازؒ ان لوگوں میں سے تھے جن کو نہ کسی کا خوف ہوتا ہے اور نہ جن کو ہراس ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ نے جواب دیا:

''اگر تجھ کو کوئی خوف ہے تو فلاں درخت کے نیچے بیٹھ اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھ''

آخر کار یادگار محمد باغ میں آ پہنچا، خواجہ غریب نوازؒ کو باغ میں دیکھ کر اس کو سخت غصہ آیا، اس نے اپنے ملازمین سے نہایت سخت لہجہ میں کہا:

''اس فقیر کو یہاں کیوں رہنے دیا، باغ سے باہر کیوں نہیں کیا''؟

خواجہ غریب نوازؒ یہ الفاظ سن کر مسکرائے، آپ نے سر مبارک اٹھایا، جوں ہی نظریں چار ہوئیں، یادگار محمد مثل بید کے کانپنے لگا اور بے ہوش ہو گیا، یادگار محمد کے آدمی یہ دیکھ کر بہت سخت پریشان ہوئے۔ غریب نوازؒ کے قدموں میں گر کر معافی مانگی۔ خواجہ غریب نوازؒ کے فرمان کے مطابق آپ کے ایک خادم نے تھوڑا پانی حوض سے لے کر یادگار محمد کے منہ پر چھینٹا مارا۔ یادگار محمد ہوش میں آ گیا۔ معذرت کا خواہاں ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے چند کلمے نصیحت فرمائے۔

یادگار محمد اور اس کے ساتھی وہ کلمات سن کر رونے لگے۔

یادگار محمد بصد خلوص غریب نوازؒ کے دست حق پر بیعت ہوا۔ اپنا مال و متاح فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا۔ دنیا کو ترک کر کے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت کی سعادت حاصل کی، جب خواجہ غریب نوازؒ نے کوچ فرمایا تو وہ قلعہ شادماں تک آپ کو پہنچانے آئے خواجہ غریبؒ نے اس نواح کو آپ کے سپرد فرمایا۔

سبزہ وار سے خواجہ غریب نوازؒ روانہ ہو کر قلعہ شادماں پہنچے، قلعہ شادماں سے آپ ملتان میں رونق افروز ہوئے، ملتان سے لاہور تشریف لائے، لاہور سے دہلی کا رخ گیا۔ راستے میں سمانا (جو پٹیالہ کے قرب میں ہے) قیام فرمایا۔ سمانا میں پرتھوی راج کے ملازم متعین تھے ان ملازمین کا کام ایسے شخص کا پتہ لگانا تھا جس کا حلیہ و شکل و

Marfat.com

صورت ان کو بتادی گئی تھی۔

اصل میں واقعہ یہ تھا کہ راجہ پرتھوی راج کی ماں نے خواجہ غریب نوازؒ کی آمد سے بارہ سال قبل اپنے بیٹے کو نجومیوں کی اس پیش گوئی سے مطلع کر دیا تھا کہ ایسی شکل وصورت اور حلیہ کا آدمی اس کے ملک میں آئے گا اور اس کی سلطنت برباد کر دے گا۔ اس پیش گوئی سے راجہ پرتھوی راج متفکر رہنے لگا تھا۔ اس نے اس شخص کی تلاش کے لئے جابجا اپنے آدمی مقرر کر دئے تھے۔

جب خواجہ غریب نوازؒ سمانا میں رونق افروز ہوئے تو راجہ کے آدمیوں نے آپ کو اسی حلیہ اور شکل وصورت کا پا کر آپ کو ٹھہرانا چاہا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے مراقبہ کیا۔ آپ کو دربار رسات سے بشارت ہوئی کہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔ وہ لوگ دغا و فریب کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی نیت بد ہے، خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے ساتھوں کو دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت سے مطلع فرمایا، آپ مع اپنے ساتھوں کے اجمیر کے لئے روانہ ہو گئے[1]

حضرت خواجہ غریب نوازؒ اجمیر پہلی بار ۵۸۶ھ مطابق ۱۱۹۰ء میں جلوہ افروز ہوئے اس وقت راجہ پرتھوی راج اجمیر کا فرمان روا تھا[2]

اجمیر میں قیام

۱۱۹۰ء مطابق ۵۸۶ھ

جب حضرت خواجہ غریب نوازؒ مع اپنے ساتھیوں کے اجمیر پہنچے تو آپ نے ایک مقام پر قیام فرمانا چاہا، یہاں درختوں کا سایہ تھا اور یہ مقام شہر سے بھی باہر تھا۔ لیکن راجہ پرتھوی کے ملازمین نے آپ کو وہاں ٹھہرنے نہ دیا۔ انہوں نے حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے کہا:

---

[1] احسن السیر صفحہ ۱۴۹ [2] فوائد السالکین ۱۱ ملفوظات خواجگان چشت صفحہ ۱۱۶ اسرار اولیا، از خواجہ بدرالدین اسحاق صفحہ ۵۵۔ تزک جہاں گیری ۱۵ اخبار الاخیار از شاہ عبدالحق محدث دہلوی ۲۲ دقائق شاہ معین الدین چشتی ۲۲، از مفتاح التواریخ ۷۔

''آپ یہاں نہیں بیٹھ سکتے۔ یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے۔ یہاں راجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں۔ آپ نہیں بیٹھ سکتے۔''

خواجہ غریب نوازؒ کو یہ بات ناگوار گزری آپ نے فرمایا:

''اچھا اونٹ بیٹھتے ہیں تو بیٹھیں''

یہ کلمات فرما کر آپ کھڑے ہو گئے۔ وہاں سے روانہ ہو کر آپ نے اناساگر کے کنارے جہاں آپ کا چلہ واقع ہے قیام فرمایا۔

اونٹ حسب معمول اپنی جگہ پر آئے اور بیٹھے لیکن اب وہ ایسے بیٹھے کہ اٹھانے سے بھی نہ اٹھے، ساربان سخت متحیر اور پریشان ہوئے، ساربانوں کے داروغہ نے اس پورے واقعہ کی اطلاع راجہ پرتھوی راج کو کرائی۔ راجہ پرتھوی راج کو خود حیرت تھی اس نے ساربانوں کو حکم دیا کہ وہ ان فقیر یعنی (خواجہ غریب نواز) سے معافی مانگیں۔ ساربان خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور معافی کے خواست گار ہوئے خواجہ غریب نوازؒ نے از راہ شفقت ساربانوں کو معاف کیا،۔

''اچھا جاؤ اونٹ کھڑے ہو گئے۔''

ساربان خوشی خوشی واپس آئے۔ ان کی خوشی اور تعجب کو کوئی انتہا نہ تھی جب کہ انہوں نے دیکھا کہ اونٹ کھڑے تھے۔[1]

سادھورام اور اَجے پال مسلمان ہو گئے

خواجہ غریب نوازؒ سے بے شمار کرامتوں کا ظہور دیکھ کر سادھورام نے خواجہ غریب نوازؒ کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ سادھورام مذہبی معلومات کے متعلق مشہور تھا۔ اپنے زمانے کے بڑے عالم و فاضل لوگوں میں اس کا شمار ہوتا تھا۔ وہ سارے پجاریوں کا سردار تھا۔ اس کے اسلام قبول کرنے سے ہل چل مچ گئی، سادھورام کا اسلامی نام سعدی رکھا گیا۔[2]

---

[1] سیر الاقطاب ۱۲۴، ۱۲۷ مسالکین السالکین ۶۷۸ [2] دقائق شاہ معین الدین چشتی ۵۶

Marfat.com

اَجے پال جوایک جوگی تھا اور صاحب استدراج تھا وہ بھی خواجہ غریب نواز کی روحانی طاقت سے متاثر ہوکر مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا! کہا جاتا ہے کہ عبداللہ زندہ ہیں اور بھولے بھٹکوں کو راستہ بتاتے ہیں۔

آبادی میں جائے قیام

خواجہ غریب نوازؒ اب تک انا ساگر کے کنارے ٹھہرے ہوئے تھے، سادھو رام اور اَجے پال نے مسلمان ہونے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ:

''حضور بستی میں قیام فرمائیں تاکہ مخلوق آپ کے قدموں کی برکت سے مستفیض ہو۔''

خواجہ غریب نوازؒ نے ان کی یہ درخواست قبول فرمائی، آپ نے یادگار محمد کو شہر میں جگہ منتخب کرنے کے لئے حکم فرمایا، یادگار محمد نے جگہ منتخب کر کے خواجہ غریب نوازؒ کو مطلع کیا، خواجہ غریب نوازؒ نے لبِ جھالرہ آکر قیام فرمایا۔ یہ وہی جگہ ہے جہاں آج کل آپ کی یادگار ہے۔ قیام کے بعد جماعت خانہ عبادت خانہ، مطبخ خانہ بنوایا گیا۔

پرتھوی راج کو دعوت اسلام

سادھو رام اور اَجے پال کے اسلام قبول کرنے اور شہر میں مقیم ہونے کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج کو دعوت اسلام دی۔ راجہ پرتھوی راج نے قبول نہ کی۔ جب خواجہ غریب نواز سے اس کے انکار کا ذکر کیا گیا تو آپ کو سخت افسوس ہوا، آپ نے مراقبہ کیا بعد ازاں فرمایا کہ:

''اگر یہ بد بخت ایمان نہ لایا تو میں اس کو اسلام کے لشکر کے حوالے زندہ گرفتار کرادوں گا۔''[2]

---

[1] سیر الاقطاب ۱۳۱ از خزینۃ الاصفیاء جلد اول صفحہ ۲۶۰ و مسالک السالکین جلد دوم ۲۰۱، ۲۷۹ [2] سیر الاقطاب خزینۃ الاصفیاء اول ۲۶۲

Marfat.com

پرتھوی راج کا غریب نوازؒ کو چھیڑنا

جب سے خواجہ غریبؒ اجمیر میں رونق افروز ہوئے تھے، پرتھوی راج کے دربار میں آپ کے متعلق بہت سی چہ میگوئیاں ہوتی رہتی تھی، پرتھوی راج اور اس کے درباریوں اور مقربین کو خواجہ غریب نواز کا اجمیر میں قیام سخت ناگوار تھا۔ وہ سب چاہتے تھے کہ آپ اجمیر سے تشریف لے جائیں۔

خواجہ غریب نوازؒ کو پرتھوی راج سے اذیت پہنچی تھی، آپ اس سے ناراض ہو گئے تھے۔ خواجہ غریب نواز اور راجہ پرتھوی راج کے درمیان کش مکش برابر جاری تھی۔

ایک مرتبہ راجہ پتھور کا ایک مسلمان ملازم خلوص دل سے شیخ معین الدین سنجری قدس سرہٗ کی خدمت میں مرید ہونے کی غرض سے حاضر ہوا، لیکن شیخ نے اسے مرید نہ کیا، اس نے پتھورا سے جا کر کہا، پتھورا نے آپ سے دریافت کرایا کہ آپ اسے مرید کیوں نہیں کرتے۔[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے مرید نہ کرنے کی تین وجوہات کہلا بھیجیں،

> ''اول یہ کہ وہ شخص بہت زیادہ گنہگار، دوئم یہ کہ وہ شخص جو دوسروں کے سامنے اپنا سر جھکائے وہ ہمارا مرید ہونے کے ہرگز قابل نہیں، سوم یہ کہ لوح محفوظ میں اس شخص کے لئے ایسا لکھا دیکھا ہے کہ وہ دنیا سے بے ایمان جائے گا۔''

دوسری کش مکش کی وجہ یہ ہوئی کہ خواجہ غریب نوازؒ کا ایک مرید پرتھوی راج کے یہاں ملازم تھا، راجہ نے اس کو نقصان پہنچانا شروع کیا، اس شخص نے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں عرض کیا، خواجہ غریب نوازؒ کی مرید نوازی مشہور ہے، آپ نے راجہ سے اس کی سفارش کی، راجہ پرتھوی راج نے خواجہ غریب نواز کی سفارش نہ مانی اور کہنے لگا:

---

[1] اسرار الاولیاء ص ۵۵

Marfat.com

''یہ شخص یہاں آکر غیب کی باتیں بیان کرتا ہے۔''

یہ بات خواجہ غریب نوازؒ کے کان تک پہنچی۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

''ہم نے پتھورا کو زندہ گرفتار کر کے لشکر اسلام کے حوالے کر دیا ہے[1]

ایک تیسرا واقعہ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ[2] آپ (قطب صاحب) نے فرمایا:

''ایک مرتبہ میں شیخ معین الدینؒ کی خدمت میں بیٹھا تھا ان دنوں پتھورا (پرتھوی راج) زندہ تھا اور کہا کرتا تھا کہ کیا اچھا ہو جو یہ فقیر (غریب نوازؒ) یہاں سے چلے جائیں۔ یہ بات ہر شخص سے کہا کرتا تھا۔ شدہ شدہ یہ خبر شیخ معین الدین نے بھی سن لی اور درویش بھی اس وقت موجود تھا۔ آپ غریب نوازؒ اس وقت حالتِ سُکر میں تھے۔ فوراً آپ نے مراقبہ کیا اور مراقبہ ہی میں آپ کی زبان سے یہ کلمات ادا ہوئے:

''ہم نے پتھورا کو زندہ ہی مسلمانوں کے حوالے کر دیا''

خواجہ غریب نوازؒ اور راجہ پرتھوی راج کے درمیان تعلقات روز بروز کشیدہ ہوتے گئے، راجہ پرتھوی راج اور اس کے مقربین خواجہ غریب نوازؒ کا بڑھتا ہوا اقتدار نہیں دیکھ سکتے تھے، جب سے خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی راج کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تھی اس وقت سے راجہ پرتھوی راج کی ناراضگی اور کشیدگی میں اور اضافہ ہو گیا تھا۔ اس لئے خواجہ غریب نوازؒ کا اقتدار کم کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ شہر میں اعلان کرایا کو کوئی شخص خواجہ غریب نواز کے پاس نہ جائے اور اگر کوئی جائے گا تو اسے قتل کر دیا جائے گا، اور اس کا گھر بار لٹوا دیا جائے گا۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ راجہ پرتھوی راج نے سخت غصہ میں ایک راجپوت سردار کو ان سرداروں کی گرفتاری کے لئے بھیجا جو غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔

آخر کار راجہ پرتھوی راج نے ایک روز خواجہ غریب نواز سے کہلا بھیجا کہ وہ

---

[1] سیر الاولیاء صفحہ ۴۶ [2] فوائد السالکین صفحہ ۱۱۱، ملفوظات خواجگان چشت ۱۱۶

کل یعنی محرم ۵۸۸ھ تک اجمیر سے چلے جائیں۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے جواب میں راجہ پرتھوی سے کہلا بھیجا:

''ہم تو جاتے ہیں مگر تم کو نکالنے والا شہاب الدین غوری بھی عنقریب آتا ہے[1]

شہاب الدین غوری کو آپ کا مژدہ

شہاب الدین غوری نے خراساں میں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو خواب میں دیکھا کہ خواجہ غریب نوازؒ اس کو تسلی دے رہے ہیں اور اس سے فرما رہے ہیں:

''خدائے تعالیٰ نے ہندوستان کی سلطانی تجھے بخشی ہے، جلد اس کی طرف توجہ کرو، اور راجہ پرتھوی راج کو زندہ گرفتار کر کے سزا دے۔''

شہاب الدین غوری نے اپنا یہ خواب علماء و فضلاء سے بیان کیا۔ سب نے ایک زبان ہو کر اس کی خواب کی تعریف کی، اور کہا کہ یہ خواب فتح و کامرانی کا مژدہ ہے[2]

خواجہ غریب نوازؒ نے راجہ پرتھوی سے کہلا بھیجا تھا کہ ہم تو جاتے ہیں..... چنانچہ آپ نے اجمیر سے کوچ فرمایا۔

(۲)

اجمیر سے روانہ ہو کر حضرت غریب نواز اوش میں رونق افروز ہوئے۔ اوش سے آپ نے روانہ ہو کر ۵۸۸ھ مطابق ۱۱۹۲ء میں غزنیں کو رونق بخشی۔ غزنیں سے آپ شہاب الدین غوری کے لشکر کے ساتھ پشاور تک تشریف لائے[3]

---

[1] اضافات حمید ص ۳ [2] سیر الاقطاب ص ۱۳۲ [3] گلزار ابرار ص ۳۷

Marfat.com

شہاب الدین پشاور سے ملتان روانہ ہوا، آپ بجائے ملتان جانے کے لاہور تشریف لئے گئے، لاہور میں آپ نے سید حسن زنجانی سے ملاقات کی۔ آپ لاہور سے دہلی تشریف لے گئے اور شہاب الدین غوری جب فتح کے بعد اجمیر پہنچا تو اجمیر پہنچنے سے قبل آپ اجمیر میں دوسری بار رونق افروز ہوئے۔

بعض لوگوں نے خواجہ غریب نواز پر یہ الزام لگانے کی کوشش کی ہے کہ آپ شہاب الدین کے جاسوس کی حیثیت سے ہندوستان تشریف لائے یہ الزام لغو بے بنیاد اور سراسر غلط ہے۔ خواجہ غریب نوازؒ ایک درویش تھے آپ کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ آپ نے کسی بادشاہ کی کبھی ملازمت نہیں۔ سیم وزر آپ کی نگاہ کیمیا اثر میں کوئی وقعت نہیں رکھتے تھے۔

Marfat.com

باب(۸)

معرکہ جنگ

ترائن کی پہلی لڑائی جو ۱۱۹۱ء میں ہوئی، شہاب الدین غوری زخمی ہوا اور شکست کھا کر غزنیں واپس چلا گیا۔ اس کو اپنی شکست کا بڑا رنج تھا۔ اس نے عہد کیا کہ جب تک فتح یاب نہ ہوگا چین سے نہ بیٹھے گا۔ غزنیں پہنچ کر وہ دن رات لشکر جمع کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ اس کے رنج وغم اور عزم و بالجزم کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ شکست کے بعد اس نے محل سرائے میں بستر پر سونا ترک کر دیا تھا۔ ہر قسم کا عیش و آرام اس نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا۔ انتقام کی آگ اس کے سینے میں بھڑک رہی تھی۔

بظاہر فتح و کامرانی سے ہم کنار ہونا دشوار نظر آتا تھا، لیکن ہندوستان میں آپس کی پھوٹ اور نا اتفاقی سے شہاب الدین غوری کو ایک امید افزاء صورت نظر آتی تھی شمالی ہندوستانی میں چار حکومتیں تھیں۔

یعنی دہلی اجمیر قنوج اور گجرات راجہ پرتھوی راج اجمیر کا حکمران تھا۔ قنوج کی حکومت راجہ جے چند کے قبضہ میں تھی۔ راجہ پرتھوی راج اور راجہ جے چند میں نوک جھونک تھی۔ دونوں کی آپس میں مخالفت، عداوت کے درجہ تک پہنچ گئی تھی۔ ایک دوسرے کے اقتدار سے جلتا تھا۔

راجہ جے چند نے راجہ پرتھوی راج کے اقتدار کو ختم کرنے کی یہ تدبیر سوچی کہ اس نے شہاب الدین غوری کو دہلی پر حملہ کرنے کی دعوت دی۔ سب اونچ نیچ سے اس کو مطلع کیا پوری امداد کا وعدہ کیا اور راجاؤں کی راجہ پرتھوی راج کی مخالفت سے مطلع کیا۔

راجہ جے چند کے پیغام نے شہاب الدین غوری کی ہمت باندھی۔ ادھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی بشارت نے کہا

Marfat.com

اے شہاب الدین! خدائے تعالیٰ جل جلالہ سلطانئے ہند بہ تو عنایت فرمودہ است زود بریں جانب توجہ کن ،واین بخت برگشتہ رازندہ بگیر

اے شہاب الدین ! خداوند تعالیٰ نے ہندوستان کی سلطنت تجھے عطا فرمائی ہے پس ہندوستان کی طرف جلد متوجہ ہو اور اس بد بخت راجہ کو زندہ گرفتار کر۔

اس بشارت نے سلطان شہاب الدین غوری کو پورے طور پر آمادہ پیکار کر دیا۔ اس کو یقین ہو گیا کہ اب کی بار اس کو یقیناً کامیابی ہو گی اور اس کی گزشتہ شکست کی تلافی ہو گی ۔ اس نے لشکر جمع کیا، سامان درست کیا اور بغیر کسی کو بتائے ہوئے ہندوستان کی طرف کوچ کیا چلتے چلتے لشکر پشاور پہنچا۔ پشاور میں ایک پیر مرد سے شہاب الدین غوری کی ملاقات ہوئی۔ پیر مرد نے شہاب الدین غوری سے کہا کہ

"اس مہم کا سامان تو ایک جنگ عظیم کا معلوم ہوتا ہے مگر یہ نہیں کھلتا کہ عزم کدھر کا ہے۔"

یہ الفاظ سن کر سلطان شہاب الدین غوری نے ایک سرد آہ کھینچی اور کہا کہ تم کو نہیں معلوم کہ مجھ پر کیا گزری ہے، میں جس طرح جی رہا ہوں، میرا ہی دل جانتا ہے، پیر مرد نے جب تفصیل دریافت کی تو شہاب الدین غوری نے کہا کہ:

"اے پیر مرد! تو یقین جان کہ جس وقت سے میں نے راجپوت راجاؤں سے شکست کھائی ہے حرم سراء میں بستر پر نہیں سویا، اس دن سے آج تک کپڑے نہیں بدلے۔ خلج غور، اور خراساں کے امیروں کا منہ نہیں دیکھا وہ نمک حرام مجھے لڑائی میں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔"

شہاب الدین نے کہا کہ اب میرا لئے ایک ہی راستہ ہے یا تو اپنی شکست کا بدلہ لوں اور یا لڑ کر مر جاؤں۔

پیر مرد نے شہاب الدین کی دل جوئی کی، اس کی حق میں دعا کی۔ اس کو فتح و کامرانی کا مژدہ سنایا اور فرمایا کہ:

ا خواجہ غریب نواز

Marfat.com

''انشاءاللہ اس مرتبہ فتح ہوگی۔''

لیکن پیر مرد نے زور دیتے ہوئے کہ اب مصلحت وقت یہی ہے کہ آپ ان امیروں کا تصور معاف فرمادیں ان کو اپنے روبرو بلائیں، ان کی عزت وآبرو بخشیں تا کہ وہ جان لڑا کر لڑیں اور اپنی پہلی بدنامی کے دھبہ کو مٹائیں۔''

شہاب الدین پر پیرومرد کی اس تقریر کا بہت اثر ہوا سلطانی لشکر پشاور سے روانہ ہوکر ملتان پہنچا۔ ملتان میں شہاب الدین نے دربار منعقد کیا۔ سب امیروں اور سرداروں کو بلایا، ان کی خطا معاف کی۔ پھر ان سے مخاطب ہوکر کہا:

''اے مسلمانوں! سال گزشتہ اسلام کے دامن پر جو بدنما داغ لگا اس کا تدارک ہر مسلمان پر واجب ہے۔''

سب نے ایک زبان ہوکر شہاب الدین غوری کی آواز پر لبیک کہا اور پوری پوری امداد ومعاونت کا وعدہ کیا سب نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر سلطان کو یقین دلایا کہ وہ اپنے وعدہ سے ہٹنے والے نہیں۔

شہاب الدین غوری اس عہد و پیمان کے بعد ملتان سے روانہ ہوکر لاہور پہنچا، لاہور پہنچ کر اس نے رکن الدین حمزہ کو مع اپنے پیغام کے راجہ پرتھوی راج کے پاس ایلچی روانہ کیا[1]

شہاب الدین غوری کا پیغام راجہ پرتھوی راج کے نام یہ تھا:

راجہ پرتھوی کو اس کے منہ چڑھے چندا بھانٹ نے شہاب الدین غوری کا پیغام پہنچایا تو راجہ پرتھوی راج نے اس پیغام کو کوئی اہمیت نہ دی۔ اس کو اپنی طاقت پر ناز تھا۔ اپنی بہادری پر گھمنڈ تھا، اپنی شجاعت پر فخر تھا۔ راجپوتوں کی وفاداری اور راجاؤں کی امداد پر کلی اعتماد تھا۔ اور اپنی فوج اور اپنے ہاتھیوں پر زعم تھا۔ اسی غرور، نخوت و پندار اور زعم کی بنا پر راجہ پرتھوی راج نے شہاب الدین کو حسب ذیل جواب دیا[2]

---

[1] فرشتہ جلد اول صفحہ ۸۵ [2] فرشتہ

Marfat.com

عدت وحدت سپاہ بے کران نامعلوم تو شدہ خواہد بود۔ متواتر ومتوالی روز بروز لشکر از اقصائے بلاد ہندوستان می رسد۔ اگر رحم برخود نمی نمائی بریں جماعت نامراد کہ ہمراہ داری رحم کن واز امدن خود پشیمان شدہ علم معاودت برافراز والا آمادہ باشید کہ

ہماری بے شمار فوج کی تیاری اور اس کا جوش وخروش تم کو معلوم ہو گا۔ ہر روز اطراف ہندوستان سے لشکر پہنچ رہے ہیں۔ اگر اپنے پر تم کو رحم نہیں آتا تو اپنی نامراد فوج پر ہی رحم کرو اور اپنے آنے سے پشیمان ہو کر واپس لوٹ جاؤ ورنہ اس

فیلانِ
صف شکن از سہ ہزار متجازند پیادہ پائے توپچی تیر انداز کہ از حساب افزونند بالشکرے کہ در میدان وہم فردا برارد وشمامی دانیم وحریف رادر عرصہ گیر دار فیل مات می سازیم

کے لئے آمادہ وتیار ہو جاؤ کہ تین ہزار سے زائد صف شکن ہاتھی اور بے شمار پیادے اور تیر انداز کل کے روز تمہارے لشکر پر حملہ آور ہوں گے اور تم کو میدان جنگ میں فیل مات دی جائے گی۔ یعنی ہاتھیوں سے تمہاری فوج کو کچل دیا جائے گا۔

پرتھوی راج کو اپنی فتح وکامیابی پر پورا یقین تھا، اس جواب کے بعد وہ جنگ کی تیاری میں مصروف ہو گیا۔ راجاؤں کو اطلاع کرائی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں راجپوتوں کا ایک بہت بڑا لشکر راجہ پرتھوی راج کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو گیا۔

پرتھوی راج کی روانگی کے وقت مختلف رسومات سرانجام دی گئیں۔ آخر کار راجہ پرتھوی راج تھانیسر کے میدان میں مع ایک شان دار لشکر جا پہنچا۔ راجہ پرتھوی راج کے ساتھ تین ہزار ہاتھی۔ تین لاکھ سوار اور بے شمار پیدل تھے۔ ڈیڑھ سو راجاؤں کی فوجیں شامل تھیں۔ سلطان شہاب الدین غوری کے ساتھ ایک لاکھ بیس ہزار کا لشکر تھا۔ دونوں فوجوں نے سرسوتی دریا کے پار مورچے لگائے۔

راجہ پرتھوی راج کو اپنی کامیابی کا پورا یقین تھا۔ اس لئے اس نے لشکر کی

ترتیب پر زیادہ دھیان نہ دیا۔ ساری فوج نے بیک وقت حملہ کیا۔

شہاب الدین غوری نے یہ عقل مندی کی کہ اس نے اپنی فوج کو چار حصوں میں تقسیم کیا اور ہر ایک حصہ کا سپہ سالار مقرر کر کے ہر ایک کو باری باری لڑنے کا حکم دیا۔

راجہ پرتھوی راج کی فوج نے شہاب الدین غوری کی فوج کے چھکے چھڑا دیئے۔ بہادر راجپوت انتہائی بہادری سے لڑے۔ معرکہ جنگ و جدال بہت دیر تک ہوتا رہا۔ دوپہر کا وقت ہوا۔ راجہ پرتھوی راج ڈیڑھ سو راجاؤں کو لے کر ایک پیڑ کے نیچے فروکش ہوا۔ سب نے طے کیا کہ اب یا تو فتح یا موت۔ ان سب نے تلواروں پر ہاتھ رکھ کر قسمیں کھائیں۔ شربت کا ایک ایک پیالہ پیا۔ پان کا بیڑا چبایا۔ تلسی کی پتی زبان پر رکھی۔ کیسر کا ٹیکہ ماتھے پر لگایا اور تازہ دم ہو کر میدان جنگ میں آئے۔

اب گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی۔ شہاب الدین غوری کو یکا یک خواجہ غریب نواز کی بشارت یاد آئی، جس نے اس کی ہمت باندھی۔ اب اس کی سمجھ میں یہ تدبیر آئی کہ اپنے خاص جوانوں کا یہ تازہ دم دستہ میدان جنگ میں بھیجا جائے۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جانباز جوانوں کا یہ تازہ دم دستہ زندگی کو ہتھیلی پر رکھ کر میدان جنگ میں داخل ہوا۔ راجہ پرتھوی راج کی فوج لڑتے لڑتے تھک چکی تھی۔ اس کے لئے تازہ دم دستہ کا مقابلہ از بس دشوار تھا۔ کھانڈے راؤ مع اپنے سپاہ..... اور بہت سے راجاؤں کے مارا گیا۔ راجہ پرتھوری راج کی فوج میں ہل چل مچ گئی[1]

ابھی تھوڑا دن باقی تھا کہ شہاب الدین کی فوج غالب اور راجہ پرتھوی راج کی فوج مغلوب ہوئی۔ ترائن کی یہ جنگ ۵۸۹ھ مطابق ۱۱۹۳ء میں فیصلہ کن تھی۔ سلطان شہاب الدین غوری کو فتح اور راجہ پرتھوی راج کو شکست ہوئی۔

راجہ پرتھوی راج نے بھاگنا چاہا۔ لیکن وہ دریائے سرسوتی کے کنارے گرفتار ہوا۔ اور تہ تیغ کیا گیا[2]

[1] فرشتہ جلد اول صفحہ ۵۸ [2] تاریخ فرشتہ جلد اول صفحہ ۵۸

Marfat.com

بعض مورخین کا خیال ہے کہ راجہ پرتھوی راج کو قتل نہیں کیا گیا۔ بلکہ شہاب الدین نے اس کو گرفتار کر کے غزنی بھیج دیا۔ غزنی میں وہ کچھ دن زندہ رہا اور وہیں اس کی موت واقع ہوئی۔

راجہ پرتھوی راج کی شکست کے بعد شہاب الدین غوری آگے بڑھا۔ اس کا کوئی مقابلہ نہ ہوا۔ سرستی، ہانسی، سمانہ، کہرام فتح کیا اور پھر اجمیر پہنچا۔ یہاں تھوڑا بہت اس کا مقابلہ ہوا۔ وہ مخالفین پر غالب آیا۔ اجمیر پر شہاب الدین کا تسلط ہوا۔ اس نے پرتھوی راج کے لڑکے کو جس کا نام کولا تھا۔ اجمیر کا حاکم اپنی طرف سے مقرر کیا۔ اور اس سے یہ وعدہ لیا کہ وہ فرماں بردار رہے اور خراج برابر ادا کرتا رہے۔

شہاب الدین، غریب نوازؒ کے قدموں میں

یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس وقت شہاب الدین غوری اجمیر میں داخل ہوا تو شام ہو چکی تھی مغرب کا وقت تھا۔ اتنے میں اس نے اذان کی آواز سنی۔ اذان کی آواز سن کر سخت تعجب ہوا۔ اس نے معلوم کیا کہ یہ آواز کہاں سے آرہی ہے اس کو بتایا گیا کہ ایک فقیر کچھ دنوں سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ آواز وہاں سے آرہی ہے۔ شہاب الدین نے ادھر کا راستہ لیا۔ جماعت کھڑی ہو چکی تھی۔ خواجہ غریب نوازؒ امامت فرما رہے تھے، شہاب الدین غوری جماعت میں شریک ہو گیا۔ نماز ختم ہوئی یکا یک شہاب الدین غوری کی نگاہ خواجہ غریب نواز کے چہرہ پر پڑی،۔ یہ دیکھ کر اس کو حیرت کی انتہا نہ رہی کہ یہ وہی بزرگ ہیں جنہوں نے اس کو فتح و کامرانی کی بشارت دی تھی۔

شہاب الدین آگے بڑھا اور خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں پر گر پڑا۔ بہت دیر تک روتا رہا جب رونے سے فارغ ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت بابرکت میں باادب بیٹھا اور خواجہ غریب نوازؒ سے درخواست کی کہ وہ اس کو مریدی کا شرف بخشیں، خواجہ غریب نوازؒ نے از راہ عنایت و شفقت اس کی درخواست منظور فرمائی اور اس کو مریدی کے شرف سے نوازا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے جس وقت شہاب الدین غوری خواجہ

Marfat.com

غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت قاضی حمید الدین ناگوری اجمیر میں موجود تھے۔[1]

اس ملاقات کے وقت خواجہ غریب نوازؒ نے شہاب الدین غوری کو اپنے مریدوں میں شامل کیا[2] اور ناطمع شاہ سے ملنے کا حکم دیا، اس وقت شہاب الدین غوری کے ساتھ راجہ جے چند جو قنوج کا راجہ تھا۔ وہ بھی تھا۔

کچھ دن اجمیر میں قیام کر کے شہاب الدین غوری دہلی آیا۔ دہلی کے حاکم نے تحائف پیش کئے۔[3]

شہاب الدین غوری قطب الدین ایبک کو دہلی میں اپنا نائب مقرر کر کے ہندوستان سے واپس چلا گیا۔

---

[1] اضافہ حمید ص ۱۳، ۱۴ [2] آتش کدہ آنہ ص ۳۶۴ [3] تاج المآثر مترجمہ ایلیٹ جلد دوم صفحہ ۶۱۴

Marfat.com

باب(۹)

روانگی بغداد اور واپسی اجمیر

خواجہ غریب نوازؒ کو اپنے پیر و مرشد کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ آپ کے پیر و مرشد اس وقت بغداد میں مقیم تھے۔ چنانچہ غریب نواز نے اپنے پیر و مرشد کی قدم بوسی کے واسطے بغداد کا ارادہ کیا، اس وقت قاضی قدوۃ الدین عرف قاضی قدوہ نے جو خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے پیر بھائی ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ کے مشورہ سے اودھ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

خواجہ غریب نوازؒ ۵۹۸ھ میں اجمیر سے بغداد کے لئے روانہ ہوئے۔ بغداد پہنچ کر وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا۔ اور پھر ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے بغداد سے روانہ ہو کر آپ بلخ میں رونق افروز ہوئے۔ یہاں آپ نے احمد خضریہؒ کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔

خواجہ غریب نوازؒ کا معمول تھا کہ آپ سفر میں تیر و کمان، چقماق اور نمک دان ساتھ رکھتے تھے۔ جب کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ ہوتا تو آپ جنگل میں پرند کا شکار کرتے اور اس سے روزہ افطار کرتے۔

ایک روز کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ ایک باغ میں جا پہنچے۔ یہ باغ بلخ کے مشہور فلسفی اور فاضل حکیم کا تھا، جو علم اور فلسفہ میں پوری مہارت رکھتا تھا۔ لیکن اس فلسفی کو تصوف، صوفی اور مشائخ سے کوئی عقیدہ نہ تھا۔ اس کا نام ضیاء الدین تھا۔ اور لوگ تعظیماً اس کو حکیم ضیاء الدین اور مولانا ضیاء الدین کہہ کر پکارتے تھے، بلخ کے قریب ہی موضع زینا تھا۔ اس موضع میں مولانا ضیاء الدین اس مدرسے میں علوم و حکمت و فلسفہ کی تعلیم دیا کرتا تھا۔ اس کی قابلیت کا شہرہ دور دور تک تھا۔

جس دن خواجہ غریب نوازؒ کا اس باغ میں گزر ہوا۔ اس دن روزہ افطار

Marfat.com

کرنے کے واسطے آپ نے کلنگ کا شکار کیا تھا۔ کلنگ تو آپ نے خادم کے حوالے کیا، اور خود نماز میں مشغول ہو گئے، اتنے میں مولانا ضیاء الدین آ پہنچے۔ غریب نوازؒ کو نماز میں منہمک اور خادم کو کلنگ کے کباب بنانے میں مشغول دیکھ کر وہ کھڑے ہوئے اور خادم سے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ کہاں سے آئے ہو، یہ کباب کس کے لئے بنا رہے ہو اور یہ بزرگ جو نماز پڑھ رہے ہیں، کون ہیں، خادم نے سب سوالوں کا جواب دیتے ہوئے آخر میں کہا:

''یہ شہرہ آفاق بزرگ حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی ہیں،''

یہ سن کر مولانا ضیاء الدین دل میں خوش ہوئے کہ اب اس کو حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے فلسفیانہ دلائل کی روشنی میں اولیاء اللہ اور مشائخ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملے گا۔ اور ان کو یقین تھا کہ خواجہ غریب نوازؒ سے گفتگو کر کے وہ ان کو (خواجہ غریب نوازؒ) کو اپنا ہم خیال بنا لیں گے۔

اس خیال سے حکیم ضیاء الدین وہیں رک گئے اور انتظار کرنے لگے کہ خواجہ غریب نواز کب نماز ختم کرتے ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نماز سے فارغ ہوئے مولانا ضیاء الدین نے سلام کیا۔ افطار کا وقت ہوا خادم نے کلنگ کے کباب پیش کئے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر کلنگ کی ایک ٹانگ اٹھائی اور مولانا ضیاء الدین کو دی، دوسری ران میں سے آپ نے خود تھوڑا سا کھایا۔

مولانا ضیاء الدین کا کلنگ کی ٹانگ کا کھانا، زندگی میں انقلاب کا آنا تھا مولانا نے جوں ہی ٹانگ کھائی فوراً بے ہوش ہو گئے۔ دل سے تاریکی دور ہو گئی، حجاب اٹھ گئے، اسرار الٰہی آپ پر ظاہر ہوئے اپنا فلسفہ، منطق، حکمت اور علم سب بھول گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے بچے ہوئے کھانے میں تھوڑا سا مولانا ضیاء الدین کے منہ میں ڈالا، مولانا کو ہوش آیا، خواجہ غریب نواز کے قدموں میں گرے،

Marfat.com

صدق دل سے اپنے خیالات فاسدہ سے توبہ کی۔

غرض تاریکی سے روشنی میں آئے۔ فلسفہ کی کتابیں پانی میں ڈبودیں۔ خواجہ غریب نوازؒ سے استدعا کی کہ وہ اس کو اور اس کے شاگردوں کو شرف مریدی بخشیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے مولانا ضیاء الدین کی درخواست قبول فرمائی۔ مولانا ضیاء الدین اور ان کے شاگردوں کو اپنے حلقہ مریدین میں شامل فرمایا۔ مولانا ضیاء الدین کچھ عرصے تک غریب نوازؒ کی صحبت میں رہے اور فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کو خرقہ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

خواجہ غریب نوازؒ کو شہرت اور مخلوق کا اژدہام پسند نہ تھا۔ جب آپ کی شہرت ہونے لگی اور مخلوق کا اژدھا بڑھنے لگا تو آپ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

بلخ سے روانہ ہو کر آپ غزنی پہنچے، غزنی سے لاہور اور لاہور سے دہلی اور دہلی سے اپنے مستقر اجمیر تیسری بار تشریف لے آئے۔

(۳)

کچھ دن اجمیر میں قیام فرمانے کے بعد حضرت خواجہ غریب نوازؒ خراسان تشریف لے گئے۔ دوران قیام خراسان میں آپ تصنیف و تالیف میں منہمک رہے۔ پھر آپ نے دہلی کا قصد کیا، اور ۶۱۰ھ اور ۶۱۱ھ کے درمیان آپ نے خراسان سے دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ کچھ دن دہلی میں قیام فرما کر آپ اجمیر چوتھی بار واپس تشریف لے آئے۔

تاراگڑھ پر شب خون کا واقعہ

حضرت سید حسین مشہدی جنگ سوار مشہد مقدس کے سادات سے ہیں۔ آپ حضرت امام زین العابدین کی اولاد میں ہیں۔ آپ جہاد کی نیت سے شہاب الدین غوری کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے قطب الدین ایبک نے آپ کو اجمیر کا داروغہ مقرر کر دیا تھا۔ راجپوتوں نے ایک خفیہ سازش کی اور رات کے وقت تاراگڑھ پر

Marfat.com

حملہ کیا۔ حضرت سید حسین جنگ سوار نے مقابلہ کیا، خوب بہادری سے لڑے اور بہت سے ساتھیوں کے ساتھ آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کا مزار تارا گڑھ پر ہے۔ آپ جنگ سوار کے لقب سے مشہور ہیں، آپ کی وفات کے متعلق اختلاف ہے

بعض کی رائے یہ ہے کہ شب خون کا واقعہ ۵۹۸ھ میں پیش آیا[1]

بعض کی رائے ہے کہ آپ کی شہادت ۵۹۶ھ میں ہوئی[2]

بعض کا خیال ہے کہ آپ نے ۶۱۰ھ میں جام شہادت نوش فرمایا[3] آپ کا عرس سراپا قدس ہر سال ۱۷۔۱۸ رجب کو ہوتا ہے۔

---

[1] احسن السیر ص ۱۲۲، ۱۲۳ [2] اضافات حمید ۱۴

[3] تذکرۃ العابدین ص ۲۹۹ خزینۃ الاصفیاء جلد اول صفحہ ۲۵۵

Marfat.com

باب (۱۰)

اجمیر سے دہلی بعہد سلطان التمش

خواجہ غریب نوازؒ جب خراساں سے ہندوستان تشریف لائے، اس وقت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ بغداد میں مقیم تھے۔ جب خواجہ قطب الدین صاحبؒ کو معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ ہندوستان تشریف لے گئے ہیں تو آپ نے بھی خواجہ غریب نوازؒ کی قدم بوسی کے شوق میں ہندوستان کا سفر اختیار کیا۔ حضرت قطب صاحبؒ بغداد سے ملتان ہوتے ہوئے دہلی پہنچے۔ خواجہ غریب نوازؒ اس وقت اجمیر پہنچ چکے تھے حضرت قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت اقدس میں ایک عریضہ بھیجا جس میں آپ نے قدم بوسی کی خواہش ظاہر کی اور خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔

خواجہ غریب نوازؒ نے اس درخواست کے جواب میں قطب صاحبؒ کو لکھا کہ:

"دہلی کا کار ولایت تمہارے سپرد ہے تم وہیں سکونت رکھو، کچھ دن بعد ہم خود دہلی آئیں گے"۔[1]

اس جواب کے کچھ ہی دن بعد خواجہ غریب نوازؒ اجمیر سے دہلی میں رونق افروز ہوئے قطب صاحبؒ کی خانقاہ میں قیام فرما کر قطب صاحبؒ کو عزت بخشی۔ خواجہ قطب صاحبؒ نے سلطان شمس الدین التمش کو خواجہ غریب نوازؒ کی آمد کا اطلاع کرنا چاہی۔ لیکن آپ نے خواجہ غریب نوازؒ نے ایسا کرنے سے منع فر

---

[1] سفینۃ الاولیاء صفحہ ۱۰۱، ۱۰۱

Marfat.com

آپ کی دہلی میں آمد کی خبر چھپنے والی کب تھی۔ سلطان شمس الدین، امراء خواص اور عوام کو معلوم ہو گیا کہ آفتاب چشتیاں حضرت خواجہ غریب نوازؒ دہلی میں تشریف فرما ہیں سب آپ کی زیارت کے لئے آپ کی خدمت میں جوق در جوق آنے لگے[1]

خواجہ غریب نواز نے اپنے دوران قیام دہلی میں عرفان کی دولت جی بھر کے لٹائی قطب صاحبؒ کے حصہ میں گراں مایہ نعمت آئی۔ ہر شخص اپنی قابلیت اور استطاعت کے مطابق آپ سے فیض یاب ہوا۔ جب سب فیض یاب ہو چکے، اور خواجہ غریب نوازؒ کی روانگی کا وقت آیا تو آپ نے خود ہی خواجہ قطب الدین صاحب سے دریافت فرمایا[2]

''تمہارے مریدوں میں سے کیا کوئی نعمت پانے سے رہ گیا ہے؟''۔

خواجہ قطب صاحبؒ نے عرض کیا:

''مسعودی (بابا فرید الدین گنج شکر) رہ گیا ہے۔ وہ چلہ میں بیٹھا ہے۔'' یہ سن کر خواجہ غریب نوازؒ کھڑے ہو گئے اور قطب صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا ''آؤ اسے دیکھیں''

دونوں حضرات بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے چلّہ پر گئے۔ دروازہ کھولا تو دیکھا کہ بابا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ اتنے کمزور ہو گئے تھے کہ تعظیم کے واسطے کھڑے نہ ہو سکے۔ با چشم پُر آب سر نیاز زمین پر رکھ دیا۔

بابا فرید الدین گنج شکرؒ کا یہ حال دیکھ کر خواجہ غریب نوازؒ نے خواجہ قطب سے فرمایا کہ:

'' اے قطبؒ کب تک اس بچارہ کو مجاہدہ میں گھلاؤ گے، آؤ اسے کچھ عطا کریں۔''

یہ کہہ کر خواجہ غریب نوازؒ نے بابا فرید گنج شکرؒ کا داہنا ہاتھ پکڑا اور قطب

---

[1] الاولیاء جلد اول صفحہ ۲۶۸ [2] مسالک السالکین جلد دوم صفحہ ۲۹۹

Marfat.com

صاحبؒ نے بایاں بازو پکڑا۔ اس طرح ہر دو حضرات نے بابا صاحبؒ کو کھڑا کیا۔ پھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے آسمان کی طرف منہ کر کے بارگاہ ایزدی میں بابا صاحب کے واسطے دعا فرمائی اور عرض کیا:

''خدایا ہمارے فریدؒ کو قبول فرما اور اکمل درویش کے مرتبہ پر پہنچا''

غیب سے ندا آئی:

''ہم نے فرید کو قبول کیا، یہ وحیدِ عصر ہوگا۔''

یہ الفاظ سن کر بابا صاحب کی حالت میں تبدیلی واقع ہوئی، پھر حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے خواجہ قطب صاحبؒ کو ہدایت فرمائی کہ:

''اسم اعظم جو خواجگان چشت میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے اسے تلقین کرو۔''

اس اسم اعظم کی برکت سے بابا صاحبؒ خدا رسیدہ ہو گئے۔ علم الدنی کا انکشاف آپ پر ہوا اور حجابات کے پردے اٹھ گئے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے بابا صاحبؒ کو خلعت عطا فرما کر سرفراز فرمایا۔ قطب صاحب نے بابا صاحب کو دستار و شال اور خلافت کے دیگر لوازمات عطا فرمائے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے بابا صاحب کے متعلق پیش گوئی فرمائی اور قطب صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا:

''قطب! بڑے شہباز کو دام میں لائے اس کا آشیانہ سدرۃ المنتہیٰ ہوگا''

ایک شاعر نے جو اس مبارک موقع پر موجود تھا، فی البدیہہ حسب ذیل اشعار پڑھے:

بخشش کونین از شیخیں شد درباب تو بادشاہی یافتن از بادشاہانِ جہاں عالم

مملکت دنیاؤ دین گشتہ مسلم بر ترا کُن گشتہ اقطاع توائے شاہ جہاں

اسی زمانے میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی دہلی تشریف لائے، خواجہ غریب نواز کو قدم بوس ہونے کا شرف عطا کیا۔ آپ ذی الحج ۶۱۱ھ کو دہلی رونق افروز ہوئے اور تین سال تک قیام فرمایا، حضرت خواجہ غریب نوازؒ اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کو دہلی میں

تشریف آوری کے متعلق اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔[1]

بدانکہ مصنف ایں ملفوظ معین الدین حسن سنجری می گوید کہ در مدت بست و دو سال در مسافر خدمت حضرت ملازمت برائے تلقین و ارشاد و دریافتین معرفت جذبہ اصلاح باطن صحبت تربیت مرشد کامل رکاب خدمت خواجہ عثمان ہارونیؒ علیہ بودم

ان ملفوظات کے منصف خواجہ معین الدین حسن سنجری کہتے ہیں، کہ میں بہ حالت مسافرت بائیس سال تک بسلسلہ حصول معرفت و اصلاح باطن اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونی رحمت اللہ کے ہمراہ دوران مسافرات حاضر خدمت رہا

چوں بعد از مدت مدید خواجہ عثمان ہارونی در شہر دہلی رسید مقامِ خلوت گاہ در غرہ ماہ ذی الحجہ معتکف گشت ایں مصنف برائے عزلت و خلوت سکونت مقام التماس نمود۔

مدت مدید کے بعد خواجہ عثمان ہارونیؒ شہر دہلی میں تشریف فرما ہوئے اور بتاریخ غرہ ماہ ذی الحجہ ایک نہتائی کی جگہ حضرت نے اعتکاف فرمایا۔ اس منصف نے اپنے واسطے مقام خلوت و سکونت کے لئے عرض کیا، حضرت نے فرمایا معین الدین چند روز ہماری صحبت میں رہو

خواجہ فرمود معین الدین مدت چند روز دیگر ' در صحبت ما باش تا ز تربیت تلقین استقامت عالم سیر و طیر کمالیت رسانم، بعد ازاں ور مقام اجمیر سکونت گیری۔

تا کہ تربیت و تلقین کی استقامت سے عالم سیر و طیر تک پہنچا دوں۔ بعد ازاں اجمیر میں سکونت پذیر ہونا۔

ہم دریں حکایت دو ماہ ذی الحجہ سلطان شمس الدین طالب صادق برائے ملاقات خواجہ عثمان ہارونی آمد، بعد ملاقات متکلم شد سوگند سوال کرد و گفت بحق

اس گفتگو کے درمیان میں بتاریخ ۲ ذی الحجہ طالب صادق سلطان شمس الدین حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی ملاقات کے لئے حاضر ہوا بعد ملاقات قسم کے ساتھ عرض کیا ۔اس خدا کے لئے جس نے حضرت کو جان

[1] گنج اسرار (فارسی) ص ۳،۴

Marfat.com

آن خدائے کہ شمارا جانِ دادہ براہ حقیقت
سوئے معرفت حق تعالیٰ راہِ راست نمودہ
است بصدق آمدہ ام۔ ماراہ حقیقت سوئے
معرفت حق تعالیٰ پیوستن استقامت قوت
حضرت راہِ راست نمایندو لطف بیعت
ارادت از تربیت قبول کند بدانکہ چوں خواجہ
عثمان ہارونیؒ سلطان را طالبِ صادق و
انسان کامل شناخت بعد صحبت تربیت کلاہ
ارادت حوالہ کرد۔ اما بدانکہ چون خلیفہ دہلی
مدت از صحبت تربیت خواجہ عثمانی ہارونیؒ
دریافتن استقامت گرفت وتا مدت سہ سال
ازمہمات اعراض کردہ خواجہ عثمان ہارونیؒ مر
خدام درویشان اضعف العباد معین الدین
حسن سنجریؒ فرمود کہ برائے
ستقامت تربیت طالب صادق سلطان شمس
الدین از آیات و حدیثات وقول امشائخ
رحمتہ اللہ علیہ در تعریفات معانی ادبیات ،
نظمات ، منقولات اولیاء از سخن ہائے کبار
ملفوظات تصنیف کن کہ در سفر وحضر ملازمت
کند تا دل سلطان تفرقہ خطرات غیر اللہ
نفسانی کلی باز آید بکشف کرامات اظہار
کمالیت رسد

حسن سنجریؒ سے فرمایا کہ طالب صادق
سلطان شمس الدین کی استقامت تربیت
کے لئے آیات و حدیثات وقول مشائخ
تعریفات اولیاء سخن ہائے کبار سے
ملفوظات تصنیف کے کام آئے اور اس کا
دل تفرقہ وخطرات غیر اللہ نفسانی سے بالکل
باز رہے اور کشف وکرامات کے اظہار سے
کمالیت کو پہنچے عطا فرمائی ہے اور حقیقت کے
راستے سے معرفت الٰہی کی طرف رہنمائی کی
ہے۔ میں صدق دل سے حاضر ہوا ہوں مجھے
حقیقت الٰہی کی معرفت کی طرف لگنے کی
پوری قوت کے ساتھ رہنمائی فرمایئے اور
لطفِ بیعت ارادت کے ساتھ میری تربیت
فرمانا قبول فرمایئے خواجہ عثمان ہارونیؒ نے
سلطان کو طالب صادق اور انسان کامل پاکر
صحبت تربیت کلاہ ارادت عطا فرمائی خلیفہ
دہلی نے مدت تک صحبت تربیت خواجہ عثمانی
ہارونی سے مستفیض ہو کر کلی استقامت
حاصل کر لی ، تین سال تک مہمات سے
اعراض کر کے خواجہ عثمان ہارونیؒ نے خدام
درویشاں اضعف العباد معین الدین

بدانکہ بعد مسافرت خواجہ عثمان ہارونیؒ خواجہ عثمان ہارونیؒ کے تشریف لے جانے
مدنے خلیفہ دہلی استقامت تربیت صحبتؒ کے بعد خلیفہ دہلی استقامت تربیت کے
مصنف گرفت درمطالع ملازمت گنج اسرار لئے ایک مدت تک مصنف کی صحبت میں
سالک راہ گشت بعنایت اللہ تعالیٰ ملازمت گنج اسرار کے مطالعہ میں مصروف
استقامت قرب حضرت عنقریب الایام رہا۔ بعنایت اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی عرصہ
بکشف وکرامات اظہار اتصال مع اللہ استقامت قرب حضرت اور بکشف و
کمالیت یافت ویکے از واصلان حق گشت کرامات اظہار اتصال مع اللہ کمالیت
بعدہٗ مصنف برحکم فرمان خواجہ عثمان ہارونیؒ حاصل کی اور واصلان حق میں سے ہوگیا
درمقام اجمیر سکونت گرفت۔ بعدہ مصنف نے حسب الحکم خواجہ عثمان
ہارونیؒ اجمیر میں سکونت اختیار کی۔

اسی زمانے میں جب کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ اور خواجہ غریب نوازؒ دہلی میں مقیم تھے۔ شیخ سعدی شیرازی جو مشہور شاعر اور ''گلستان'' اور ''بوستان'' کے منصف ہیں۔ دہلی آئے اور ہر دو حضرات سے ملے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے دہلی سے کوچ فرمایا۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے بہ چشم برنم آپ کو خدا حافظ کہا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے سلطان شمس الدین التمش کو ''گنج اسرار'' کے رموز کی تعلیم دینے کی غرض سے دہلی میں کچھ مدت تک اور قیام فرمایا اور پھر دہلی سے اجمیر واپس تشریف لائے اور اجمیر میں مستقل سکونت اختیار فرمائی [1]

(۳)

خواجہ غریب نوازؒ سلطان شمس الدین التمش کے عہد میں دوسری بار ۶۲۱ھ مطابق ۱۲۲۴ء میں دہلی کو زینت بخشی۔ اس مرتبہ آپ کا یکا یک دہلی جانا ہوا۔ دہلی میں کسی کو بھی آپ کی آمد کی اطلاع نہ تھی یہاں تک کہ خواجہ قطب صاحبؒ کو بھی اطلاع

---

[1] قلمی نسخہ گنج اسرار صفحہ ۳، ۴

Marfat.com

نہ تھی۔ دہلی اچانک تشریف لے جانے کی وجہ یہ تھی کہ[1]

''ایک کاشت کار نے خواجہ غریب نوازؒ سے عرض کیا کہ میرے [illegible] وار حاکم نے ضبط کر لی ہے۔ کہتا کہ کہ جب تک شاہی فرمان نہ لاؤ گے، اس میں سے کچھ نہ پا سکو گے، لہٰذا حضرت کی امداد کا خواہاں ہوں تا کہ اس سال کے خرچ سے نجات ملے کیونکہ میری روزی کا وسیلہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں ہے۔''

خواجہ غریب نوازؒ نے دریافت فرمایا:

''بعد ازاں حاکم کیا کرے گا؟''

کسان نے عرض کیا:۔ ''جو حکم سلطان کا ہوگا۔ اس کے مطابق عمل کرے گا''

خواجہ غریب نواز نے فرمایا:۔ اگر استمراری فرمان دستیاب ہو جائے تو ہمیشہ کے لئے یہ تکلیف دور ہو جائے۔''

کسان نے عرض کیا کہ:۔ اگر حضور قطب صاحبؒ کو سفارشی خط لکھ دیں تو استمراری یا میعادی فرمان مل جائے گا۔''

خواجہ غریب نوازؒ نے غور و تامل کے بعد فرمایا:۔

''اگر چہ سفارش سے تیری مقصد برآری آسان ہے، مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے تیرے کام کے لئے متعین کیا ہے۔ لہٰذا میرے ساتھ چل۔''

پس خواجہ غریب نوازؒ کسان کی حاجت براری کے واسطے دہلی روانہ ہونے کے لئے تیار ہوئے جب آپ کسان کو ساتھ لے کر دہلی جانے لگے تو آپکے فرزند خواجہ فخر الدینؒ نے اپنے موضع ماندن کی معافی کے لئے سلطان شمس الدین التمش سے سفارش کرنے کو آپ سے (خواجہ غریب نوازؒ) عرض کیا۔[2]

دہلی میں کسی کو آپ کی آمد کی اطلاع نہ تھی۔ راستے میں ایک شخص ملا، اس کو خواجہ غریب نوازؒ کی آمد کا تعجب تھا۔ وہ قطب صاحب کے پاس پہنچا اور خواجہ غریب نوازؒ کی آمد کی اطلاع آپ کو کی۔ آپ نے سلطان شمس الدین التمش کو اطلاع کی۔

---

[1] وقائع شاہ معین الدین چشتی صفحہ ۴۹۔۵۰ [2] وقائع شاہ معین الدین چشتی صفحہ ۴۸

Marfat.com

سلطان نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔

قطب صاحبؒ کو جستجو تھی کہ اچانک دہلی تشریف لانے کی وجہ خواجہ غریب نواز سے دریافت کیا۔ چنانچہ لوگوں کو چلے جانے کے بعد خواجہ قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نواز سے دریافت کریں۔

''بلا اطلاع یکبارگی حضور کے تشریف لانے کا کیا سبب ہے؟۔''

خواجہ غریب نوازؒ نے کسان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

''اس کے کام کے لئے آیا ہوں۔''

قطب صاحب نے عرض کیا کہ

''حضور کے خادموں میں سے کوئی بھی سلطان سے عرض کرتا تو اس شخص کا کام ہو جاتا۔ اس کام کے لئے حضور کو تکلیف کرنے کی کیا ضرورت تھی؟''

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا:

''یہ ٹھیک ہے مگر اہل اسلام ذلت اور غربت کے وقت خدا کی رحمت سے قریب ہوتا ہے، جب یہ شخص میرے پاس آیا تھا بہت رنجیدہ تھا میں نے مراقب ہو کر دربار ایزدی میں اس کے متعلق عرض کیا۔'' ارشاد ہوا:

''رنج و غم میں شریک ہونا عین بندگی ہے''۔ پس میں بہ سبب بندگی حق خود یہاں آیا ہوں۔

قطب صاحبؒ نے خواجہ غریب نوازؒ سے عرض کیا: ''آپ کے تشریف لیجانے کی ضرورت نہیں ہے، حضور قیام فرمائیں، میں جاتا ہوں۔''

چنانچہ قطب صاحبؒ سلطان شمس الدین التمش کے پاس تشریف لے گئے اور کسان کا معاملہ کسان کے حق میں طے کرا دیا اور موضع ماندن کی معافی کا فرمان خواجہ فخر الدینؒ کے حق میں حاصل کیا۔[1]

---

[1] سیر الاولیاء صفحہ ۵۳، جامع الکلم صفحہ ۲۰۷

Marfat.com

شیخ نجم الدین صغریٰ کا خراب برتاؤ

۱۱۲۴ء مطابق ۶۲۱ھ

خواجہ غریب نوازؒ کا دہلی میں قیام نہ صرف باعثِ خیر و برکت تھا بلکہ دہلی والوں کے لیے باعث افتخار و مسرت تھا۔ ہر طبقے اور ہر مکتبِ خیال کے لوگ خواجہ غریب نوازؒ سے ملنے کے لئے جوق در جوق آتے تھے۔ خواجہ غریب نوازؒ کو تعجب تھا کہ سب تو ملنے آئے لیکن شیخ نجم الدین صغریٰ جن سے کہ خراساں میں ملاقات بھی ہو چکی تھی نہ آئے۔ خواجہ غریب نوازؒ از راہ نوازش و باتباع خلق محمدی ﷺ بہ نفس نفیس خود ان سے ملنے ان کے مکان پر تشریف لے گئے۔

اس وقت شیخ نجم الدین صغریٰ ایک صومعہ تعمیر کرا رہے تھے۔ نہ تو انہوں نے خواجہ غریب نواز کا استقبال کیا اور نہ آپ کی طرف التفات برتا اور نہ کوئی توجہ کی۔ خواجہ غریب نواز کو یہ بات گراں گزری۔ آپ نے شیخ نجم الدین صغریٰ سے فرمایا:

> ''اے نجم الدین! ایسی کیا تجھ پر بلا آئی کہ شیخ الاسلامی کے نشے میں انسانیت سے درگزرا اور راہ درسمِ دیرینہ اور وضع دار قدیم کو یکبارگی ترک کیا۔''

یہ سن کر شیخ نجم الدین صغریٰ شرمندہ ہوئے، خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں پر سر رکھا۔ معذرت چاہی اور عرض کیا:۔

> ''میں پہلے، جیسا آپ کا مخلص تھا، ویسا ہی اب ہوں، مگر قطب الدین کاکیؒ نے میری منزلت برباد کر دی ہے، جب سے وہ آپ کا مرید یہاں آیا ہے تمام مخلوق کا اس کی طرف رجوع ہے۔ میں برائے نام شیخ الاسلام ہوں، کوئی میری پرسش نہیں کرتا۔''

یہ سن کر خواجہ غریب نوازؒ مسکرائے اور فرمایا:

Marfat.com

''تو خاطر جمع رکھ، میں اس بارگران کو جو تیرے دل پر ہے اپنے ہمراہ اجمیر لے جاؤں گا۔''

یہ فرما کر خواجہ غریب نوازؒ وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔[1]

دہلی سے اجمیر کی روانگی کے وقت خواجہ غریب نوازؒ نے قطب صاحبؒ کو اپنے ہمراہ لیا جب یہ خبر شہر میں پھیلی تو ایک ہل چل مچ گئی۔ لوگوں کو قطب صاحبؒ کی مفارقت گوارا نہ تھی۔ لوگ آپ کے پیچھے ہو۔ لئے۔ سلطان شمس الدین التمش کو جب یہ خبر ملی تو وہ خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور بصد عجز و نیاز عرض کیا۔

''حضور! قطب صاحب کو اجمیر نہ لے جائیں، یہیں رہنے دیں۔''

خواجہ غریب نوازؒ راضی ہو گئے، آپ نے قطب صاحبؒ سے فرمایا کہ:

''بابا قطب! تم یہیں رہو تمارے جانے سے اہل شہر پریشان و بیقرار ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ اتنے لوگوں کے دلوں کو تمہاری آتش جدائی سے کباب کروں۔ میں نے اس شہر کو تمہاری حمایت میں چھوڑا۔''

چنانچہ قطب صاحبؒ واپس اپنے مقام پر آ گئے۔ لیکن خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں آتے جاتے رہے۔[2]

---

[1] سیر العارفین صفحہ ۲۲، ۲۳ [2] جواہر فریدی صفحہ ۷۵، سیر العارفین صفحہ ۲۲، ۲۳

Marfat.com

باب (۱۱)

ازواج واولاد

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا شادی کرنے کا خیال نہ تھا۔ لیکن سرور عالم حضرت محمد ﷺ کے فرمان کے مطابق آپ کو ازواجی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ ایک شب خواجہ غریب نواز سرور عالم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے۔ سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اے معین الدین! تو ہمارے دین کا معین ہے، تجھے ہماری سنت ترک نہیں کرنی چاہیے۔''

ملک خطاب حاکم قلعہ پٹلی جہاد میں ایک راجہ کی لڑکی کو گرفتار کر کے اسی رات کو لائے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے اس لڑکی کا نام امة الله رکھا اور بطور مالِ غنیمت تصرف میں لائے۔[1] پس خواجہ غریبؒ کی پہلی شادی ۵۹۰ھ مطابق ۱۱۹۴ء میں ہوئی۔

بی بی امتہ اللہ کے بطن سے خواجہ فخر الدین، خواجہ حسام الدینؒ اور بی بی حافظ جمال پیدا ہوئیں۔

دوسری شادی

سید وجیہ الدین مشہدی کو اپنی لڑکی بی بی عصمت اللہ کی شادی کی فکر ہمہ وقت رہتی تھی۔ لڑکی بلوغ کو پہنچ چکی تھی اور بظاہر کوئی بزرگ شخص نہیں ملتا تھا کہ جس سے ان کا نکاح کر دیں۔ ایک رات انہوں نے حضرت امام جعفر رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ جناب امام فرماتے ہیں:

''اے فرزند رسول خدا کا حکم ہے کہ اس لڑکی کا نکاح شیخ معین الدینؒ کے

---

[1] اقتباس الانوار صفحہ ۱۴۳، سیر الاقطاب صفحہ ۱۳۵

Marfat.com

ساتھ کردو۔"

شیخ وجیہہ الدین نے اس خواب کا ذکر خواجہ غریب نوازؒ سے کیا۔ خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ: اگرچہ میں سن رسیدہ ہو گیا ہوں مگر بموجب ارشاد نبوی ﷺ یہ رشتہ قبول کرتا ہوں۔"

آپ نے دوسری شادی بی بی عصمت اللہ سے ۶۲۰ھ مطابق ۱۲۲۳ء میں کی۔ آپ کے بطن سے شیخ ابوسعیدؒ پیدا ہوئے۔

Marfat.com

باب(۱۲)

وفات شریف

حضرت خواجہ غریب نوازؒ زندگی میں موت کو عزیز رکھتے تھے۔آپ کی آخری مجلس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی وفات سے آگاہ تھے۔خواجہ قطب صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:[1]

روز پنج شنبہ مجلس آخری بود۔در مسجد جامع اجمیر دولت پائے بوس حاصل شد۔درو یشان وعزیزان ومریدان، برابر بودند، سخن در حکایت ملک الموت بود، برلفظ مبارک راند کہ دینا بے ملک الموت چہ نیرزد۔

جمعرات کا دن تھا اور یہی آخری صحبت تھی۔اجمیر کی جامع مسجد میں قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔اہل اللہ معززین اور عقیدت مند سبھی موجود تھے۔ملک الموت پر بات چلی ارشاد ہوا کہ ملک الموت کے بغیر دنیا کی کیا قیمت۔

گفتند چراء گفت ازاں کو در حدیث مسطور راست۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب

لوگوں نے دریافت کیا کہ ایسا کیوں۔ ارشاد ہوا کہ حدیث مبارکہ میں تحریر ہے کہ ''موت ایک پل ہے جو دوست کو دوست سے ملاتا ہے

مرگ پلے است کہ دوست رابدوست می رساند

اس موقع پر بھی ارشاد ہوا کہ دوستی حق کے معنی یہ ہیں کہ اسے دل سے یاد کیا جائے اس لئے کہ دل پیدا کئے گئے ہیں خاص کر اس لئے کہ عرش کے گرد طواف کرے کیونکہ محبت الٰہی کا دستور یہی ہے کہ اللہ رب العزت اپنے بندے سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے کہ جس وقت میرا ذکر تجھ پر غالب ہو جاتا ہے تو میں تیرا عاشق ہو جاتا ہوں

---

[1] دلیل العارفین

Marfat.com

اور عشق سے مراد محبت ہے۔

اسی نشست میں فرمایا کہ اللہ والے آفتاب کی مانند ہیں۔ ان کا نور ہم تمام کائنات کو منور رکھتا ہے اور انہیں کی ضیا پاشیوں سے ہستی کا ذرہ ذرہ جگمگا رہا ہے۔ حضرت خواجہؒ یہ فرما کر رونے لگے، فرمایا کہ اس سرزمین میں جو مجھے پہنچایا گیا ہے تو اس کا سبب یہی ہے کہ یہیں میری قبر بنے گی چند روز اور باقی ہیں پھر سفر درپیش ہے شیخ علی سنجری حاضر تھے ان کو حکم دیا کہ فرمان لکھا جائے اور ہمارے شیخ قطب الدین کو دیا جائے تا کہ وہ دہلی جائیں ہم ان کو خلافت دیتے ہیں اور دہلی ان کے قیام کے لئے تجویز کرتے ہیں پھر جب تحریر مکمل ہوگئی تو مجھے مرحمت فرمائی۔ میں آداب بجالایا۔ حکم ہوا کہ قریب آ، میں اور نزدیک ہوگیا۔ کلاہ اور دستار اپنے دست مبارک سے میرے سر پر بہ نفس نفیس رکھی، حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کا عصائے مبارک اور خرقہ عنایت فرمایا۔ قرآن مجید اور اپنی خاص جانماز بھی عنایت فرمائی۔ ارشاد فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی مقدس امانت ہے جو خواجگان چشت کے ذریعے ہم تک پہنچی ہے میں تم کو یہ مقدس امانت سونپ رہا ہوں تم کو لازم ہے کہ جس طرح ہم نے ان چیزوں کو پوری ذمہ داری کے احساس کے ساتھ رکھا ہے تم بھی اسی طرح رکھو گے تا کہ کل قیامت کے دن خواجگان کے سامنے مجھے شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔ نیازمند پھر آداب بجالایا۔

دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ ارشاد ہوا جاؤ خدا کے سپرد کیا اور مقام عزت و بزرگی پر فائز کیا۔ اس کے بعد نصیحت فرمائی کہ چار باتیں بڑی خوبی کی ہیں۔ ایک تو ایسی درویشی جس سے تونگری جھکے دوسری بھوکوں کا پیٹ بھرنا۔ حالت غم میں اظہار مسرت۔ چوتھے اس درجہ کی مروی کہ اگر کوئی دشمنی سے پیش آئے تو جواب میں دوستی کا مظاہرہ کرے۔ پھر ارشاد کیا کہ اہل محبت کا مقام یہ ہے کہ پھر ارشاد کیا کہ اہل محبت کا مقام یہ ہے کہ اگر کوئی نماز شبانہ کے متعلق دریافت کرے تو از راہ کسر نفسی یہ کہہ دے کہ اتنی فراغت کہاں میں تو ملک الموت کے گرد گھومتا ہوں، جہاں کہیں اسے دشواری

Marfat.com

پیش آئے میں خود ہی اس کا بڑھ کر ہاتھ تھام لوں، حضرت خواجہ جب یہاں تک پہنچے تو میں اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ قدم بوس ہو کر روانگی کی اجازت چاہوں کہ حضور کے قلب روشن پر میری بات واضح ہوگئی۔ آپ نے فرمایا آؤ میں آگے بڑھا قدم بوس ہوا، حضور نے فاتحہ پڑھی اور کہا۔ آزردہ نہ ہو اور مردانہ ہمت کے ساتھ رہو۔ پھر آداب بجالایا اور واپس ہو گیا دہلی پہنچ کر میں نے وہیں سکونت اختیار کر لی۔ تمام شہر کے خاص و عام، صوفیہ، ائمہ سبھی میرے پاس آئے اور تعظیم و تکریم کی۔ ابھی چالیس دن ہی دہلی میں گزرے کہ ایک آنے والے نے خبر دی کہ میری روانگی کے بیس روز بعد حضور خواجہ غریب نوازؒ واصل بحق ہوئے۔

اس رات کو مصلّے پر نماز پڑھ کر لیٹ رہا آنکھ لگ گئی میں نے حضور خواجہ غریب نواز کو خواب میں دیکھا یہ سمجھو گویا زمینِ عرش پر کھڑے تھے میں نے قدم بوس ہو کر کیفیت حال دریافت کی۔ ارشاد ہوا کہ خداوند تعالیٰ نے رحمت خاص سے نوازا اور فرشتوں اور ساکنان عرش کے نزدیک جگہ دی میں یہیں رہتا ہوں۔

جس رات خواجہ غریب نوازؒ کا وصال ہوا۔ چند اولیاء اللہ نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں: ''معین الدین حق تعالیٰ کا دوست ہے، ہم آج اس کے استقبال کے لئے آئے ہیں۔''

۶ رجب ۶۲۷ھ مطابق ۱۲۲۹ء دوشنبہ کے دن عشاء کی نماز کے بعد خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے حجرہ کا دروازہ بند کیا۔ کسی کو بھی حجرہ کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ تھی حجرہ کے باہر خدام حاضر تھے۔ رات بھر ان کے کانوں میں صدائے وجد آتی رہی۔ رات کے آخری حصہ میں وہ آواز بند ہوگئی[1]

صبح کی نماز کا وقت ہوا لیکن دروازہ نہ کھلا۔ خدام کو تشویش ہوئی، آخر کار دروازہ توڑا گیا، لوگ اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ خواجہ غریب نوازؒ رحمت حق میں پیوست ہو چکے ہیں[2] آپ کی جبیں مبارک پر بخطِ قدرت یہ الفاظ لکھے ہوئے تھے۔

---

[1] مسالکین السالکین جلد دوم صفحہ ۶۸۵ [2] دعائے محمدیہ کے قلمی نسخہ میں تاریخ وفات ۶۳۷ھ ہے۔

Marfat.com

ھٰذا حبیب اللّٰہ مات فی حُبِّ اللّٰہ

وہ خدا کا حبیب تھا اور خدا کی محبت میں انتقال کیا

آپ کی وفات شریف ایک عجیب سانحہ تھی، ہر شخص اشک بار تھا، آپ کے جنازہ کے ساتھ لوگوں کا کثرت سے ہجوم تھا۔ آپ کی نمازہ جنازہ آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت خواجہ فخر الدینؒ نے پڑھائی، جس حجرہ میں آپ نے انتقال فرمایا، اسی حجرہ میں آپ کو دفن کیا گیا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو جس حجرہ میں آپ نے وصال فرمایا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کا مزار مبارک صدیوں سے مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس مبارک یکم رجب سے ۶ رجب تک ہوتا ہے، سمع خانہ میں محفل سماع چاند رات سے شروع ہوتی ہے ۶ رجب کو دن میں قل ہوتا ہے ۹ رجب کو بڑا قل ہوتا ہے اس دن ساری درگاہ دھوئی جاتی ہے۔ عجیب سماں ہوتا ہے۔ عرس کے دوران میں لاکھوں خواجہ غریب نوازؒ کے پرستاروں و معتقدین دور دراز سے مزار مبارک پر خواجہ غریب نوازؒ کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہوتے ہیں۔

Marfat.com

باب (۱۳)

پسماندگان

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے متعلق بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ نے شادی نہیں کی، لیکن یہ غلط ہے۔ آپ کی پہلی شادی بی بی امتہ اللہ سے ہوئی اور ان کے بطن سے تین بچے پیدا ہوئے۔ خواجہ فخر الدین ابوالخیر، خواجہ حسام الدین ابوصالحؒ بیبی حافظ جمال۔

خواجہ فخر الدین ابوالخیرؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں[1] آپ کی ولادت با سعادت ۵۹۱ھ مطابق ۱۲۶۱ء میں ہوئی۔ آپ موضع مانڈل میں زراعت کرتے تھے۔ آپ نے علوم ظاہری و باطنی حاصل کئے۔ کمالات صوری و معنوی سے آراستہ ہوئے۔ آپ بتاریخ ۵ شعبان ۶۶۱ھ مطابق ۱۲۶۳ء واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار پرانوار واقع سرواڑ شریف مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس بڑے تزک و احتشام سے ہر سال ہوتا ہے۔

خواجہ حسام الدین ابوصالح

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے دوسرے صاحبزادے ہیں آپ ابدالون کی صحبت میں شامل ہو گئے۔

بی بی حافظ جمال

آپ خواجہ غریب نوازؒ کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔ آپ کی شادی شیخ رضی الدین عرف عبداللہؒ جو قاضی حمید الدین ناگوری کے لڑکے تھے کے ساتھ ہوئی تھی۔ دو صاحبزادے ہوئے۔ لیکن دونوں کا بچپن میں انتقال ہو گیا۔ آپ کا مزار مبارک اپنے

---

[1] احسن السیر صفحہ ۱۵۹۔۱۶۰

Marfat.com

والد حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پائیں میں واقع ہے۔نور چشمے پر آپ کا چلہ ہے۔ آپ کا سالانہ عرس ۱۷ رجب کو درگاہ شریف میں ہوتا ہے۔اور ۱۹ رجب کو چشمے پر ہوتا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے[1] دوسری شادی بی بی عصمت اللہ سے کی۔آپ کے بطن سے خواجہ ضیاء الدین ابوسعید پیدا ہوئے۔

خواجہ ضیاء الدین ابوسعید

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے ہیں۔آپ کی عمر پچاس سال کی ہوئی۔آپ کا مزار مبارکؒ اپنے والد کی درگاہ میں لب جھالرہ سایۂ گھاٹ پر زیارت گاہ خاص وعام ہے۔آپ کا عرس مبارک ۱۳ ذی الحجہ کو ہوتا ہے۔

(۲)

آپ کی اولاد کی اولاد

خواجہ حسام الدین سوختہ

آپ خواجہ فخر الدین کے صاحبزادے ہیں۔آپ کے والد نے آپ کا نام اپنے گم شدہ بھائی کی یاد میں ان کے نام پر رکھا تھا[1] آپ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی صحبت میں کافی دن رہے۔آپ کے دو لڑکے تھے۔آپ کی وفات کے ۷۴۱ھ میں ہوئی۔آپ کا مزار مبارک سانبھر میں ہے[2] آپ کا عرس مبارک ۱۲ رجب سے سانبھر میں شروع ہوتا ہے[3] ۱۴ رجب کی دوپہر کو قل ہوتا ہے۔

خواجہ احمد

آپ خواجہ ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے ہیں۔

---

[1] دیکھو باب ۱۱ [2] اخبار الاخیار صفحہ ۱۱۶ تذکرہ اولیاء ہند صفحہ ۱۴۷

Marfat.com

خواجہ وحید

آپ خواجہ احمدؒ کے بھائی ہیں، حضرت بابا فرید الدین گنجشکرؒ نے اول تو آپ کو مرید کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ''میں نے یہ نعمت تمہارے خاندان سے پائی ہے میری کیا مجال جو بیعت کرنے کے لئے تمہارا ہاتھ پکڑوں۔'' لیکن جب آپ نے بہت اصرار کیا تو حضرت بابا صاحب راضی ہو گئے اور آپ کو بیعت کر لیا۔[1]

خواجہ معین الدین خورد

آپ حضرت شیخ حسام الدین سوختہؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے حضرت شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی سے خرقہ پایا۔ آپ کی اولاد کافی تھی۔ بعض کے نزدیک آپ کا وصال ۷۰۷ھ میں ہوا[2] لیکن بعض کے نزدیک آپ کا وصال ۷۶۱ھ میں ہوا[3]

شیخ قطب الدین المخاطب بہ چشت خاںؒ

آپ سید فرید الدینؒ کے صاحبزادے ہیں۔ سید فرید الدینؒ، نظام الدینؒ کے صاحبزادے ہیں، نظام الدین، خواجہ معین الدین خورد کے لڑکے ہیں۔ آپ کو ''چشت خاں'' کا خطاب سلطان محمود خلجی نے دیا تھا اور آپ کو بارہ ہزار سواروں پر افسر مقرر کیا تھا۔ آپ کا قیام آخر تک منڈو میں ہی رہا۔[4]

شیخ قیام الدین بابریالؒ

آپ خواجہ معین الدین خوردؒ کے بھائی اور خواجہ حسام الدین سوختہؒ کے چھوٹے لڑکے ہیں۔ آپ ۷۶۷ھ میں واصل بحق ہوئے۔ آپ کا مزار خواجہ غریب نوازؒ کے بائیں جانیں سنگ سفید کے احاطہ میں واقع ہے۔

---

[1] فرشتہ جلد اول صفحہ ۵۸۹ [2] تاریخ گنج صفحہ ۵۳ [3] تذکرہ اولیاء ہند ص ۱۷۹
[4] الاخبار صفحہ ۱۱۵۔ معین الاولیاء صفحہ ۱۲۷

Marfat.com

شیخ نجم الدین خالد

آپ خواجہ قیام الدینؒ کے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ قیام الدینؒ حضرت حسام الدین سوختہؒ کے لڑکے ہیں۔ آپ کے دو لڑکے تھے، ایک کا نام کمال الدین حسن تھا اور دوسرے کا نام سید ابو یزیدؒ تھا۔ آپ کا وصال ۷۷۶ھ میں ہوا[1]

سید کمال الدین حسن احمدؒ

آپ شیخ نجم الدین خالدؒ کے دوسرے لڑکے ہیں۔ آپ نے ۷۸۶ھ میں وفات پائی آپ کے فرزند سید شہاب الدین تھے۔

حضرت تاج الدین بایزید بزرگ

آپ سید شہاب الدین کے لڑکے ہیں۔ آپ کی شادی شیخ محمودؒ جو منڈو میں شیخ الاسلام تھے ان کی لڑکی سے ہوئی۔ سلطان محمود خلجی آپ کا معتقد تھا۔

شیخ نور الدین طاہرؒ

آپ شیخ تاج الدین بایزید بزرگ کے صاحبزادے ہیں آپ کی شادی خواجہ مخدوم حسین ناگوری رحمتہ اللہ کی صاحبزادی سے ہوئی ۹۰۵ھ میں آپ کا وصال ہوا[2]

شاہ رفیع الدین بایزید خوردؒ

آپ سید نور الدینؒ کے لڑکے ہیں

سید معین الدین ثالثؒ

آپ سید رفیع الدین بایزیدؒ خوردؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ آپ نے ناگور میں سکونت اختیار فرمائی اور وہیں صوفی حمید الدین ہوالی ناگوری کے خاندان میں شادی کی۔ آپ کے تین لڑکے تھے۔ خواجہ حسنؒ، خواجہ حسین احمدؒ، خواجہ ابو الخیرؒ۔ ۹۴۰ھ میں آپ نے وفات پائی۔

---

[1] ایضاً صفحہ ۱۲۷ [2] معین الاولیاء صفحہ ۱۲۸

Marfat.com

خواجہ حسن مجذوب سالک

آپ کا سلسلہ نسب نو بطن سے خواجہ فخر الدین تک جو خواجہ غریب نوازؒ کے لڑکے ہیں۔ پہنچتا ہے۔ آپ کی ایک صاحبزادی بی بی سلطان خاتون کا نکاح سید ولی سے ہوا جو خواجہ ابوالخیرؒ کے صاحبزادے ہیں۔ دوسری صاحبزادی ملکہ جہاں کا نکاح سید شاہ محمد جو خواجہ ابوالخیرؒ کے لڑکے ہیں۔ کے ساتھ ہوا۔[1] آپ نے سید حسبۃ اللہ کو فرزند کی طرح پالا بعدازاں ان کو مرید کیا۔

خواجہ حسین اجمیریؒ

اکبر بادشاہ نے آپ کو بکر کے قلعہ میں قید کیا۔ آپ تیس سال تک قید رہے۔ ۱۰۰۶ھ میں اکبر نے آپ کو رہا کیا۔ جہاں گیر نے آپ کو شہنشاہی ہزار روپے دئے آپ شیخ تابر بیابانی کے پیر ہیں۔ آپ سے دیوان کے عہدے کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ آپ پہلے دیوان ہیں۔

(۳)

ہندوستان میں خواجہ غریب نوازؒ کے رشتہ دار

علیم الدینؒ — مزار آپ کا سہارنپور میں ہے۔
شرف ابدال شاہؒ — مزار دھولپور میں ہے۔
شاہ علاؤ الدینؒ — مزار مرادآباد میں ہے۔
پیر فتح اللہ شاہ — مزار قلعہ رائے سین کے نیچے بھوپال سے ۳۲ میل کے فاصلے پر ہے۔
خواجہ خاتونؒ — مزار شریف گوالیار میں ہے۔
چمن چشتی باباؒ — مزار شریف مندسور میں ہے۔
برہان الدین عرف والے باباؒ مزار نواح جے پور میں ہے۔
میران ناطمیؒ — مزار مبارک اجمیر میں اکبری شہر پناہ کی دیوار سے ملا ہوا ہے۔ جنوب کی طرف واقع ہے۔

---

[1] معین الاولیاء صفحہ ۱۲۸۔۱۲۹

Marfat.com

(۴)

آپ کے پیر بھائی، خلفاء اور برداران طریقت

آپ کے متقدر پیر بھائی

آپ کے متقدر پیر بھائی حسب ذیل ہیں۔ یہ وہ حضرات ہیں جو حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں یا خلیفہ ہیں۔

حضرت شیخ محمد ترک نارنولویؒ

آپ کی وفات ۶۴۲ھ میں ہوئی۔ مزار نارنول میں ہے۔

خواجہ فخر الدین گردیزیؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے پیر بھائی ہیں[1] آپ کو خواجہ غریب نوازؒ کا خلیفہ بھی بتایا جاتا ہے[2] آپ کے تین لڑکے تھے۔ مولانا مسعود، سید محبوب عرف بہلول اور سید ابراہیم۔ آپ کا وصال ۲ رجب ۶۳۸ھ میں اجمیر میں ہوا۔ اس وقت آپ کی عمر شریف ۹۳ سال کی تھی۔ آپ کا مزار درگاہ میں ہے آپ کا عرس ہوتا ہے۔

قاضی قدوۃ الدین عرف قاضی قدوۃ

حاجی رومیؒ

آپ خواجہ عثمان ہارونی کے مرید اور خلیفہ ہیں[3] آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔

سید معین الدین

آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے مرید ہیں[4] مزار بیانہ میں ہے

سلطان شمس الدین التمشؒ

آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ کے مرید ہیں۔[5]

---

[1] کتاب گلشن [2] گلزار ابرار صفحہ ۳۸ [3] مراۃ الاسرار و بحر ذخار (قلمی نسخہ)

[4] قلمی نسخہ تذکرہ الاولیاء، بیجاپور [5] مسالک السالکین صفحہ ۳۰۰

Marfat.com

قاضی دانیال قطری

آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے مرید ہیں۔

شیخ عبداللہ رازیؒ

کے رہنے والے ہیں۔ پہلے آتش پرست تھے، حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی کرامت خلیلی دیکھ کر مسلمان ہوئے اور حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہوئے۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ غریب نوازؒ کے خلیفہ تھے۔[1]

شیخ صفی الدینؒ رازی

بچپن میں حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ آپ کو آگ میں لے گئے تھے اور صحیح سالم نکال لائے تھے، آپ حضرت خواجہ عثمانی ہارونیؒ سے بیعت ہوئے بعض آپ کو خواجہ غریب نوازؒ کے خلفاء میں شمار کرتے ہیں۔[2]

سید عربؒ

آپ خواجہ عثمان ہارونیؒ کے مرید ہیں۔

شیخ سعدی لنگوچیؒ

آپ حضر خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید وخلیفہ ہیں۔

شیخ نجم الدین صغریٰؒ

آپ حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے مرید وخلیفہ ہیں۔

(۵)

آپ کے خلفاء

خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء حسب ذیل ہیں۔

حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ

آپ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے سب سے بڑے خلیفہ ہیں۔ آپ صرف

---

[1] گلزار ابرار صفحہ ۳۸ [2] گلزار ابرار صفحہ ۳۸۔۳۹

Marfat.com

ں بلکہ خواجہ غریب نواز کے سجادہ نشین اور جانشین بھی ہیں۔ خواجہ غریب نواز نے آپ ہی کو تبرکات سپرد فرمائے تھے۔

آپ نے اوش میں ۵۶۹ھ میں اس دنیا کو زینت بخشی۔ اوش میں ۵۸۶ھ میں آپ نے خواجہ غریب نوازؒ سے بیعت ارادت حاصل کی۔ ابھی آپ کی عمر سترہ سال کی تھی کہ خواجہ غریب نواز نے بغداد میں ۵۹۶ھ میں آپ کو بیعت خلافت سے مشرف فرمایا۔ آپ خواجہ غریب نوازؒ کے ہمراہ اجمیر بھی آئے۔ آپ کا وصال ۱۴ ربیع الاول ۶۳۳ھ میں ہوا۔

آپ کا مزار پرانوار مہرولی قریب دہلی مرجع خاص و عام ہے۔ آپ کا عرس بڑے تزک و احتشام سے ہر سال ہوتا ہے۔

خواجہ فخر الدین صوفی حمید الدین سوالی ناگوریؒ

آپ خواجہ غریب نوازؒ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ نے آپ کو ''سلطان التارکین'' کا خطاب عطا فرمایا تھا۔

شیخ معین الدینؒ

آپ بھی خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔[1]

قاضی حمید الدین ناگوریؒ

آپ حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ خواجہ غریب نوازؒ سے بھی آپ نے خرقہ خلافت پایا اور صاحب اجازت ہوئے[2] آپ اپنے زمانے کے بہت بڑے عالم تھے۔ طوالع الشموس، شرح اسمائے حسنی، لوامع، لوائح، مطالع، شرح چہل حدیث آپ کے علمی کارنامے ہیں[3] آپ ۶۶۳ھ میں بعمر ایک سو اسی سال وفات پائی۔ آپ کے سات لڑکے اور دو لڑکیاں تھی۔

---

[1] سیر الاقطاب، مسالک السالکین جلد دوم۔ اقتباس الانوار۔ انوار العارفین۔

[2] مسالک السالکین جلد دوم صفحہ ۲۹۱ [3] اضافات حمید گلزار ابرار صفحہ ۴۸

شیخ وجہ الدین خراسانیؒ	آپ کا مزار ہرات میں ہے۔
شیخ برہان الدین عرف بدوؒ	آپ مزار اجمیر میں ہے۔
حضرت شیخ احمدؒ	مزار اجمیر میں ہے
شیخ شمس الدین فوقانیؒ	مزار احمد آباد میں ہے۔
اجے پال جوگی	آپ اپنے زمانے کی مشہور جوگی تھے آپ کا اسلامی نام عبداللہ تھا۔
شیخ محمد حسنؒ	ریاضت وعبادت میں وقت گزارتے تھے
شیخ سلیمان غازی کرشکیؒ	باکمال بزرگ تھے۔
حضرت شیخ حسن خیاطؒ	اچھے درویش تھے۔

آپ کے دیگر خلفاء

آپ کے دیگر خلفاء حسب ذیل ہیں۔[1]

مولانا حکیم ضیاء الدین حامد بلخیؒ، سید حسین مشہدیؒ، شیخ نظام الدین ناگوریؒ، شیخ مجد الدین سنجریؒ، مولانا احمد خادم، حضرت شیخ مہتا یامناؒ، حضرت شیخ علی سنجریؒ، شاہ عبداللہ کرمانیؒ، پیر کریم سیلونیؒ شیخ صدرالدین کرمانیؒ

آپ کے بعض اور خلفاء

آپ کے بعض اور خلفاء حسب ذیل ہیں[2]

حضرت شیخ یادگار محمد سبزواریؒ، حضرت برہان جی سدا سہاگؒ، حضرت نیاز اللہ بن شفیق احمد خراسانیؒ، حضرت قادر سعیدؒ، حضرت امام الدین بن نجم الدین، مشقی، حضرت احمد خان درانیؒ حضرت غلام ہادی ترکؒ، حضرت نعیم احمد عرف کابلیؒ، حضرت احمد خاں غلزیؒ، حضرت ہادی محمد غفرت قریانیؒ، حضرت نظام خاں ترکؒ، حضرت سوغی بہادر شاہؒ، حضرت مراد بیگ مغلؒ، حضرت شعبان خاں ترک، حضرت محمد اصغر بہاریؒ، حضرت مرد

---

[1] بموجب گلزار ابرار خزینۃ الاصفیاء وتذکرہ الاولیائے ہند [2] بموجب تواریخ آئینہ تصوف

Marfat.com

عارؒ، خان ترک حضرت نعمت احمد صفاؒ، حضرت محمود احمدؒ، حضرت اکبر شاہؒ، حضرت غریب اصغر، حضرت شہاب ولیؒ، حضرت سرور احمدؒ، حضرت عبداللہ اصغر، حضرت ظہیر الدین بن شمس الدینؒ، حضرت صفیان احمدؒ، حضرت شہاب الدین قریشیؒ، حضرت عبد الغفارؒ، حضرت عزیز احمد شاہؒ حضرت موشیوخ عراقیؒ، حضرت کریم شعیب بن محمد شاہ ایرانیؒ، حضرت یعقوب خاںؒ، حضرت حسن داؤد جیؒ، حضرت احمد کریم شاہؒ، حضرت شیخ محمد زاہد ترکؒ حضرت خواجہ یادگار خرمؒ، حضرت خواجہ سبز یادگاریؒ، حضرت شیخ ممتازؒ، حضرت ابوالفرح قریشیؒ، حضرت خواجہ احمد شاہؒ، حضرت شیخ احمد قمر بن فقیرؒ، حضرت شیخ وجیہہ الدینؒ، حضرت خواجہ محی الدینؒ، حضرت احمد شہاب کوفیؒ۔

دیگر خلفاء

آپ کے اور بھی خلفاء ہیں جن کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔[1]

حضرت حسن کلی المعرف پیر مکہ بدیوانی۔ ہفت حمید الدین یعنی خوی حمید الدین کاسہ بردار حمید الدین، عصا بردار حمید الدین، مشرقی حمید الدین، مغربی حمید الدین، حمید الدین خاصہ، حمید الدین دہلوی، ملک خطاب خواجہ حمید الدین بھوانی۔

---

[1] بموجب اکمل التواریخ دوقائع شاہ معین الدین چشتی

Marfat.com

تم ابرِ کرم، تم بحرِ سخا، تم لطفِ نبی تم فضلِ خدا
تم سب کے معین اے گنجِ عطا سلطانُ الہند غریب نواز

Marfat.com

حصہ دویم

باب (۱)
سیرت پاک

خواجہ غریب نوازؒ سادہ رہائش اور اعلیٰ افکار کا مصداق تھے۔ آپ نے صفات بشری ترک کر کے اعلیٰ روحانی درجہ حاصل کیا ہے۔ آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ آپ سے بہت خوش تھے۔ وہ آپ کو بہت عزیز رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے:۔

''ہمارا معین خدا کا محبوب ہے۔ مجھے اس کی مریدی پر فخر ہے۔''

آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ آپ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پابند تھے۔ آپ فنافی الرسول کے درجے پر پہنچ گئے تھے۔

آپ سارا وقت ریاضت و مجاہدہ اور عبادت میں گزارتے تھے۔ آپ زیادہ تر باوضو رہتے تھے۔ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔ دن رات میں دو قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ آپ کو سماع کا بہت شوق تھا۔

آپ اپنے مریدوں کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اپنے پاس والوں کا آپ کو بہت پاس تھا۔ آپ اپنے مریدوں کی حمایت پر ہمیشہ آمادہ رہتے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ:۔

''معین الدین اس وقت تک جنت میں قدم نہیں رکھے گا جب تک اپنے مریدوں اور مریدوں کے مریدوں کو جو قیامت تک سلسلے میں ہونگے جنت میں نہ لے جائے گا۔''

آپ حالت استغراق میں رہتے، آنکھیں بند رکھتے، جب نماز کا وقت ہوتا تو آپ آنکھیں کھولتے۔ اس وقت اس کی یہ حالت ہوتی کہ جس شخص پر بھی آپ کی نظر کیمیا اثر پڑ جاتی وہ چشم زدن میں ولی کامل ہو جاتا۔

آپ پر دو قسم کی کیفیتیں طاری ہوتی۔ کبھی آپ حالت جلال میں ہوتے اور کبھی آپ حالت جمال میں۔

آپ کا عشق خدا آپ کے چہرہ مبارک میں غم گینی اور اداسی سے ظاہر تھا۔

آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ۔

''خداوندا! جہاں کہیں دردمحبت ہوا اپنے معین الدین کو عطا فرما۔''

آپ کسی کا راز ظاہر نہیں کرتے تھے۔ آپ خداوند تعالی کے خوف سے کانپتے اور روتے رہتے تھے۔

آپ اپنے پیرومرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی انتہائی تعظیم کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ کے پیرومرشد کے وصال کے بعد ان کا روضہ مبارک آپ کی آنکھوں میں پھر جاتا تو آپ تعظیم کے لئے فوراً کھڑے ہو جاتے۔

مختصر یہ کہ خواجہ غریب نوازؒ نے تمام مقامات غوثی وقطب الاقطابی طے کر لئے تھے۔ آپ قطب وحدت کے درجے پر فائز ہو گئے تھے۔ آپ مرتبہ محبوبیت پر پہنچ گئے تھے۔ احدیت میں فنا ہو کر آپ دوست کے ساتھ یک رنگ ہو گئے تھے۔

اخلاق حمیدہ

آپ اخلاق محمدی کا اعلی نمونہ تھے۔ تحمل و بردباری سے کام لیتے تھے۔ خطا کو معاف کر دیتے تھے۔ آپ کی جود وسخا کا یہ عالم تھا کہ حضرت قطب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

''میں مدت تک آپ کی خدمت میں رہا مگر میں نے کبھی کسی سائل یا فقیر کو آپ کے در سے محروم جاتے نہیں دیکھا۔''[1]

غریبوں اور محتاجوں کی ہر طرح سے امداد فرماتے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے، بیواؤں کی خبر گیری کرتے، بے سہارے کو سہارا دیتے، مظلوموں کو ظالم کے پھندے سے نکالتے، زیردستوں کو زبردستوں کے چنگل سے رہائی دلاتے۔

---

[1] سالک السالکین جلد دوم صفحہ ۲۱۳، احسن السیر صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰

Marfat.com

بڑوں کا ادب کرتے، سلام میں سبقت آپ کا ہمیشہ کا معمول تھا۔ آپ حلیم اور منکسر المزاج تھے۔

معاشرت مقدس

آپ کا لباس سادہ تھا، ایک بخیہ کی ہوئی دوتائی آپ کا لباس تھا، کپڑا پھٹنے پر آپ پیوند لگا لیتے تھے، پیوند دار لباس کا آپ کا سرمایہ افتخار تھا۔

آپ کی خوراک بہت کم تھی، آپ عبادت کے لئے حسب ضرورت کھاتے تھے زیادہ تر خشک روٹی پانی میں تر کر کے تناول فرماتے تھے، کبھی شکار کرتے تو گوشت بھی کھاتے۔

آپ کا یہ معمول تھا کہ سفر میں ہمیشہ تیر کمان اور چقماق رکھتے تھے۔

سفر میں ایک درویش سے زیادہ ساتھ نہیں رکھتے تھے۔ آپ اکثر غیر آباد مقام میں قیام فرمائے تھے، چاہے وہ قبرستان ہی کیوں نہ ہو، شہرت آپ پسند نہیں فرماتے تھے، جب کسی مقام پر آپ کی شہرت ہو جاتی تو آپ وہاں سے روانہ ہو جاتے

Marfat.com

باب(۲)

آپ کا علمی ذوق

خواجہ غریب نوازؒ نہ صرف ایک بہت بڑے خدا رسیدہ بزرگ باکمال درویش ،مبلغ اور مصلح تھے، بلکہ آپ ساتھ ہی ساتھ ایک بہت مفکر اور صاحب طرز مصنف اور خوش گو شاعر بھی تھے۔آپ کی تصانیف علم تصوف میں ایک بیش بہا اضافہ ہیں۔آپ کی بہت سی تصانیف کا اب تک پتہ نہیں چل سکا۔حسب ذیل تصانیف آپ کے علمی ذوق کی آئینہ دار ہیں۔

انیس الارواح

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب فارسی میں ہے۔اس کتاب میں آپ نے اپنے پیرومرشد خواجہ عثمان ہارونی کے ارشادات جمع کئے ہیں۔جو کچھ آپ اپنے پیرو مرشد کی زبان فیض ترجمان سے مجلس میں سنتے اس کو لکھ لیتے۔اس کتاب میں اٹھائیس مجالس کا حال ہے۔یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔اس کا اردو ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔

کشف الاسرار

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی فارسی میں ہے۔اس کو معراج الانوار بھی کہتے ہیں۔یہ کتاب تصوف پر ہے۔اس کتاب میں چہار دہم ،حبس دم اور ذکر خفی پر بحث کی گئی ہے۔یہ کتاب قلمی ہے۔

چہار دہم کہاں سے آتے ہیں؟ ذکر خفی کی تعلیم ،خداوند تعالیٰ نے اپنے نور سے نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا۔

اول منزل ناسوت	دوسری منزل ملکوتی ہے۔
تیسری منزل جبروت ہے	چوتھی منزل لاہوت ہے۔

Marfat.com

مقام محمودہ، انوار جلالی، نور جمال، نور محمد و نور احمد ایک ہیں، محمود، محمدؐ احمد، واحد ایک ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے اربعہ عناصر سے چار وجود پیدا کئے اور چار نفس پیدا کئے۔

گنجل اسرار

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب بھی فارسی میں ہے۔ یہ کتاب آپ نے اپنے پیر و مرشد خواجہ عثمان ہارونیؒ کے حکم سے سلطان شمس الدین التمش کی تعلیم و تلقین کے لئے لکھی۔ یہ کتاب دلی کے قیام کے دوران لکھی گئی۔ اس کے لکھنے کا زمانہ ۶۱۱ھ اور ۶۱۵ھ کے درمیان کا ہے۔ یہ کتاب معرفت کی اعلیٰ تعلیم سے بھری ہے۔ اس کتاب میں قرآن و حدیث اور بزرگانِ دین کے احوال، اقوال و اشعار کے بموجب تصوف کی تعلیم دی گئی ہے۔ یہ کتاب حقیقت میں تصوف کی تعلیم کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اس کتاب کو ''گنج اسرار'' بھی کہتے ہیں۔ یہ کتاب قلمی ہے۔

یہ کتاب پچیس معرفتوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ معرفت اول،	شریعت کا جاننا اور دریافت کرنا۔
۱۔ معرفت دوئم	طہارت و نظافت و ظاہر و باطن
۳۔ معرفت سوم	علم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت
۴۔ معرفت چہارم	جذبہ اصلاح باطن کی پہچان اور راہ حقیقت میں استقامت
۵۔ معرفت پنجم	حق سبحانہ تعالیٰ بار رسالت پناہ
۶۔ معرفت ششم	بیانِ قرآن
۷۔ معرفت ہفتم	تربیات حضرت رسالت و فہم پیوستن اطاعت
۸۔ معرفت ہشتم	اقسام کفر و توبہ
۹۔ معرفت نہم	عرفان مذہب حقیقی
۱۰۔ معرفت دہم	دریافتن جمعہ

Marfat.com

۱۱۔معرفت سیزدہم	علم توحید
۱۲۔معرفت دوازدہم	دانستن معرفت
۱۳۔معرفت سیزدہم	تلقین مرشد کامل
۱۴۔معرفت چہاردہم	ذکر فی القلب
۱۵۔معرفت پانزدہم	مرشد کی ضرورت
۱۶۔معرفت شانزدہم	قلبی اعمال
۱۷۔معرفت ہفت دہم	عبادت جلی اور خفی
۱۸۔معرفت ہیزدہم	فیض صاحبِ دل
۱۹۔معرفت نوزدہم	حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دہلی میں تشریف آوری
۲۰۔معرفت بستم	مقام عالم تحیر ومحویت
۲۱۔معرفت بست ویکم	پیوستن مستی سماع
۲۲۔معرفت بست وودیم	دربار رسالت
۲۳۔معرفت وسویم	خواجگان چشت کے پندرہ مقامات
۲۴۔معرفت بست وچہارم	چودہ علم
۲۵۔معرفت بست وپنجم	فنا اور بقا

رسالہ تصوف منظوم

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ تصنیف بھی فارسی میں ہے۔قلمی کتاب دستیاب ہوئی ہے۔یہ کتاب آپ کے بلند افکار اور طرز شاعری کی آئینہ دار ہے۔

رسالہ آفاق وانفس

خواجہ غریب نوازؒ کی یہ کتاب فارسی میں ہے۔قلمی نسخہ ملتا ہے اس میں تصوف کے بعض نکات پر بحث کی گئی ہے۔

Marfat.com

حدیث المعارف

خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کتاب نادرالوجود ہے۔

رسالہ موجودیہ

خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کتاب بھی نادرالوجود ہے۔

دیوان معین

ہمارے خواجہ غریب نوازؒ ایک خوش گو شاعر بھی تھے۔ آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اللہ کی پیروی میں شاعری کو اپنے جذبات قلبی، واردات محبت اور مشاہدات حقیقت کا ذریعہ بنایا۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ دیوان آپ کا نہیں ہے بلکہ معین الدین کاشفی کا ہے۔ لیکن یہ خیال غلط ہے اس دیوان سے صاحب دیوان کے اعلیٰ مقامات کا پتہ چلتا ہے۔ یہ بات ان اہل اللہ کو حاصل ہوتی ہے جو روحانیت کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں۔ پس یہ دیوان حضرت خواجہ غریب نواز کے علاوہ اور کسی کا بھی نہیں ہوسکتا ہے۔ دیوان فارسی میں ہے اور شائع ہو چکا ہے۔ ذیل میں نمونہ کلام پیش کیا جاتا ہے:۔

اوصاف علی بگفتگو ممکن نیست گنجائش بحر در سبو ممکن نیست
من ذات رابواجبی کیوانم الا دانم مثل او ممکن نیست
شاہ است حسین بادشاہ است حسینؓ دین است حسین دین پناہ است حسینؓ
سر دادنہ داد دست در دست یزید حقا کہ بنائے لا الہ است حسینؓ
کار کہ حسینؓ اختیار لے کر دی در گلشن مصطفیٰ بہارے کر دی
از ہیچ پیمبراں نیایدایں کار واللہ اے حسینؓ کارے کر دی
عاشق ہمہ دم فکر رخ دوست کند معشوق کرشمہ کہ نیکو ست کند
ماجرم و خطا کنیم وا ولطف و عطا ہر کس چیز لے کہ لائق اوست کند
اے باج نبی برسر تو تاج نبی ﷺ اے ذادشہنشاہ زتیغ تو باج نبی ﷺ

Marfat.com

اے تو کہ معراج تو بالا تر شد یک قامت احمدی زمعراج نبی ﷺ

زپیں برافگن لعاب دعوی را ببیں بدیدہ صورت جمال معنی را

حسنش چوں آید گر طاعت ندارد چشم تر از دیدۂ دل کن نظر تا بنگر دیدار او

چومن زبادہ عشق تو مست نیخیرم ہمہ جمال تو بینم بہر چہ درنگرم

ہستی طلبا است زنورِ وجودِاو کونین شعبی است زدریائے جو داد

باب (۳)

آپ کی تعلیمات

خواجہ غریب نوازؒ کی مجالس تعلیم و تلقین کے لئے مشہور ہے۔ خواجہ غریب نوازؒ کی صحبت جو ایک درس گاہ تھی۔ ان مجالس میں آپ تعلیم و تلقین کے علاوہ رشد و ہدایت بھی فرماتے تھے۔ آپ کی مجالس میں تصرفات باطنی اور فیوض روحانی کی پیہم بارش ہوتی تھی۔ آپ اپنی زبان فیض ترجمان سے جو کچھ فرماتے اس کو آپ کے خلیفہ اکبر سجادہ نشین اور جانشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ لکھ لیتے اور نہایت احتیاط سے اسی کو ترتیب دیتے اس طرح سے حضرت خواجہ قطب صاحبؒ نے ایک کتاب ترتیب دی آپ نے اس کا نام ''دلیل العارفین'' رکھا۔ اس کتاب میں خواجہ غریب نوازؒ کی مجالس کا حال ہے۔ ذیل میں چند مجالس کا حال پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکے گا کہ آپ کے ارشادات آج کل بھی برکات سے خالی نہیں۔ وہ ہمارے لئے فیض اور رہنمائی کا باعث ہیں۔

پیر کی خدمت[1]

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کی مجلس میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''جب میں شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہ سے پیوستہ ہوا اور بیعت کا شرف پایا۔ آٹھ سال کی مدت تک حضرت کی خدمت گزاری میں ایک لمحہ نفس کو آسودگی نہ دی نہ دن کو دن جانا نہ رات کو رات، جہاں مسافرت کو جاتے دعا گو حضرت کا جامہ خواب اور توشہ سفر سر پر لے ہمرکاب رہتا تھا۔ پیر و مرشد نے اس درویش کی خدمت دیکھ کر وہ نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی حد نہیں''

بعدہٗ ارشاد فرمایا:

''جس نے پایا خدمت سے پایا، مرید کو چاہیے کہ پیر کے فرمان سے ذرہ بھر

---

[1] دلیل العارفین از خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ ص ۳

Marfat.com

تجاوز نہ کرے اور جو کچھ پیر نماز اور وظائف وغیرہ کے متعلق فرمائے اس کو گوش ہوش سے سنے اور اس پر عمل کرے تا کہ اس مقام پر پہنچے جہاں پیر و مرشد مرید کا مشاطہ ہے کیونکہ جس امر کی پیر مرید کو تلقین کرے گا وہ حصول کمال کے لئے ہوگی۔"

پھر ارشاد فرمایا

"برادرم شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کا بھی یہی معاملہ ہے کہ وہ بھی اپنے پیر و مرشد کا سامان سر پر رکھے ہوئے سفر حج میں جاتے تھے اور واپس آتے تھے۔ آخر انہوں نے وہ نعمت پائی جس کی حد و انتہا نہیں اور اس نعمت کو جو شیخ موصوف نے پائی لوگ نہیں سمجھ سکتے۔"

پاکیزگی اور طہارت

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"جو لوگ عارف ہیں وہ دوست کی محبت میں مستغرق رہتے ہیں، ان کے متعلق مرقوم ہے کہ جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، فرشتے کو ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ جب تک وہ بیدار نہ ہو اس کے پاس رہو فرشتہ عرض کرتا ہے کہ خداوند اس بندے کو بخش دے کہ نیک ہے اور طہارت کے ساتھ سویا ہے۔"

پھر فرمایا:

"شرع عارفاں[1] میں آیا ہے کہ جو بندہ باطہارت سوتا ہے، فرشتے اس کی روح زیر عرش لے جاتے ہیں۔ باری تعالیٰ کا ارشاد ہوتا ہے کہ اس کو خلعت نور پہنایا جائے۔ جب وہ سجدہ کرتا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ یہ نیک بندہ ہے جو رات کو باطہارت سویا تھا، جو بے طہارت سوتا ہے اس کی روح کو آسمان اول سے گرا دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ اس قابل نہیں کہ آسمان اول پر لے جایا جائے اور خدائے تعالیٰ کو سجدہ کرے۔"

---

[1] دلیل العارفین ص ۴

Marfat.com

نماز[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''نماز میں لوگ منزل گاہ عزت کے قریب ہوتے ہیں کیونکہ نماز مومن کی معراج ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

نماز مؤمن کی معراج ہے۔

بعدہ آپ نے فرمایا:

''نماز ایک راز ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے:

اَلْمَصْلِّی یُنَاجِیْ رَبَّہٗ: نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کہتا ہے۔

اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ:۔

''نماز بندوں کے لئے خدا کی امانت ہے۔ پس بندہ کو چاہیے کہ اس کا حق اس طرح ادا کریں کہ اس میں کوئی خیانت واقع نہ ہو۔''

اس موقع پر یہ بھی فرمایا کہ:

''بخارا میں میں نے دستار بندوں سے حکایت سنی ہے کہ ایک مرتبہ کسی نے سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھ رہے ہیں اور وہ رکوع و سجود کا پورا حق ادا نہیں کرتا۔

جب وہ نماز پڑھ چکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا: کہ تو کتنے روز سے اس طرح نماز پڑھتا ہے؟''

اس نے عرض کیا:

''چالیس سال سے''

آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۹

Marfat.com

''اس چالیس سال کے عرصے میں تمہاری کوئی نماز نہیں ہوئی۔اس درمیان میں اگر تم مرجاتے تو میری سنت پر نہ ہوتے۔''

نماز کا حساب[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''میں نے حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن کل انبیاء، اولیاء اور مسلمان سے نماز کا حساب ہوگا۔پس جو نماز سے عہد برآ ہوگا خوشی پائے گا، جو اس کے جواب سے قاصر رہے گا عذاب دوزخ میں ہوگا۔''

دین کا رکن[2]

آپ نے فرمایا:

''نماز دین کا رکن ہے اور رکن ستون ہوتا ہے۔پس جب ستون قائم ہو گیا تو مکان بھی قائم ہوگا۔جب ستون نکل جائے گا تو چھت گر پڑے گی چونکہ اسلام اور دین کے لئے نماز بمنزلہ ستون ہے پس نماز میں فرض، سنت رکوع اور سجود میں خلل پڑے گا تو حقیقت اسلام و دین اور اس کے جزائیات خراب ہو جائیں گے۔''

چار راستے[3]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ اوّل راہ شریعت ہے۔دوئم راہ طریقت ہے۔ سویم راہ معرفت ہے، چہارم راہ حقیقت ہے۔طالب جب ثابت قدم رہتا ہے تو ترقی کرتا ہوا مرتبہ حقیقت پر پہنچتا ہے۔اس مقام پر پہنچنے کے بعد جو کچھ مانگا جاتا ہے وہ حاصل ہوتا ہے اس موقع پر زبان گوہر بار سے آپ نے فرمایا کہ:۔

''ایک مرتبہ میں نے ایک بزرگ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عارف وہ ہے جو دونوں جہاں ترک کرے مجرد ہو جائے اور مقام فردانیت پر پہنچے کیونکہ جو اس مقام پر ہوتا ہے وہ دو جہاں سے بیگانہ ہو جاتا ہے۔''

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۸ [2] دلیل العارفین صفحہ ۹ [3] دلیل العارفین

Marfat.com

جھوٹی قسم[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے، اپنے گھر کو ویران کرتا ہے، اس کے گھر سے خیر و برکت اٹھ جاتی ہے۔''

پھر فرمایا کہ:

''بغداد کی جامع مسجد میں میں نے مولانا عمادالدین بخاری سے یہ بات سنی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خدائے عزوجل نے دوزخ کی صفت میں بیان فرمایا کہ:۔

''اے موسیٰؑ! میں نے دوزخ میں ہاویہ وادی پیدا کی اور وہ ساتواں دوزخ ہے، اس میں سخت عذاب ہے اور وہ بہت ہی پر ہول و تاریک ہے۔ نیز اس میں سانپ و بچھو اور گندگ کے پہاڑ ہیں جنہیں روزانہ جلایا جاتا ہے۔ پس اے موسیٰؑ اگر اس کبریت کا ایک قطرہ دنیا میں آجائے تو تمام دنیا کا پانی خشک ہو جائے اور ان کی تیزی سے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور زمین کے ساتوں طبق اس گرمی سے پھٹ جائیں اے موسیٰؑ! اتنا سخت عذاب ہم نے دوگرہوں کے لئے پیدا کیا ہے ایک گروہ وہ ہے جو تارک نماز ہے دوسرے وہ لوگ جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔''

بعدہ آپ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

''خواجہ محمد اسلام طوسیؒ ایک بزرگ تھے۔ کسی وقت انہوں نے حالت سکر میں سچی قسم کھائی، مگر جب وہ عالم صحو میں آئے دریافت فرمایا:

''کیا میں نے آج قسم کھائی ہے؟''

لوگوں نے کہا، جی،

فرمانے لگے:

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۱۱، ۱۲

Marfat.com

''آج میرا نفس سچی قسم کھانے کی وجہ سے خیرہ ہو گیا، کل اور قسم کھائے اور یہ عادت ہو جائے گی۔''

بعد ازاں انہوں نے سچی قسم کے کفارہ میں چالیس سال تک کسی سے بات نہیں کی اس دعا گو نے التماس کیا کہ اگر کچھ کام ہوا کرے تو ارشاد کر دیا کریں۔

محبت میں صادق[1]

خواجہ صاحبؒ کی مجلس میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ خواجہ اجل شیرازی اور شیخ سیف الدین باخزری رحمتہ اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ گفتگو اس بارے میں ہو رہی تھی کہ محبت میں صادق کون ہے:

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

'' محبت میں صادق وہ ہوتا ہے جس پر دوست بلا نازل کرے اور وہ اس کو برغبت قبول کرے۔''

پھر شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے فرمایا:

''محبت میں صادق وہ ہے جس پر شوق و اشتیاق اس قدر غالب ہو کہ سو ہزار تلواریں بھی اس کے سر پر پڑیں تب بھی اس کو خبر نہ ہو۔''

پھر خواجہ اجل شیرازیؒ نے فرمایا کہ:

''مولا کی دوستی میں صادق وہ ہے جس کو ذرہ ذرہ کر کے آگ میں جلائیں تب بھی وہ دم نہ مارے۔''

بعد ازاں سیف الدین باخزریؒ نے فرمایا کہ:

''صادق وہ ہے کہ جس پر ہمیشہ ضربیں لگائیں جائیں مگر وہ مشاہدہ دوست کو فراموش نہ کرے اور ضربوں سے متاثر نہ ہو۔''

یہ سن کر خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۱۳

''یہ سخن شہاب الدین سہروردی سے ملتا ہوا ہے، میں نے ''آثار اولیاء'' میں نے پڑھا ہے کہ ایک دن رابعہ بصریؒ خواجہ، حسن بصریؒ، مالک بن دینارؒ اور خواجہ شفیق بلخی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین بصرہ میں ایک جگہ بیٹھے تھے۔ اور صدق محبت کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی، خواجہ حسن بصریؒ نے فرمایا کہ:

''مولا کی محبت میں صادق وہ ہے جو منجانب دوست درد اور مصیبت آنے پر صبر کرے۔

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

''اے خواجہ اس سے بوئے خودی آتی ہے۔''

مالک بن دینارؒ نے کہا:

مولا کی دوستی میں وہ صادق ہے جو ہر بلا و جفا منجانب دوست وارد ہونے پر رضا طلبی میں رہے اور اس پر راضی رہے۔''

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

''اس سے زیادہ ہونا چاہیے۔''

خواجہ شفیق بلخیؒ نے فرمایا کہ:

''صادق وہ ہے کو ذرہ ذرہ ہو جائے پھر بھی دم نہ مارے۔''

رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ:

''الم و حزن وارد ہونے پر بھی جو مشاہدہ دوست کو فراموش نہ کرے وہ صادق ہے۔''

قہقہہ کی مذمت[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:۔

''قہقہہ گناہوں میں سے ایک گناہ ہے۔ گورستان میں ہنسنے کی ممانعت آئی ہے۔ کیونکہ وہ عبرت کی جگہ ہے نہ کہ لہو بازی کی۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ جب کوئی قبرستان میں گزرتا ہے، اس سے مردے کہتے ہیں کہ ''اے غافل! اگر تجھے یہ

[1] دلیل العارفین صفحہ ۵

Marfat.com

معلوم ہوتا کہ مجھے کیا درپیش ہے تو تیرے جسم کا گوشت پوست گر جاتا۔"

گریہ وزاری[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"خواجہ فتح موصلیؒ جو اہل طریقت میں سے تھے۔ آٹھ سال تک روتے رہے، یہاں تک کہ ان کے رخساروں کا گوشت پوست گر گیا تھا۔ ان کے وصال کے بعد انہیں خواب میں دیکھا گیا، پوچھا،

"آپ کے ساتھ خدا نے کیا معاملہ کیا۔ کہنے لگے مجھے زیر عرش جگہ دی گئی میں نے لرزاں وترساں سجدہ شکر ادا کیا۔،

خطاب ہوا کہ:

"فتح! اتنا کیوں روتے تھے، کیا ہمیں غفار نہیں جانتے تھے؟۔"

میں نے سجدہ میں سر رکھ کر عرض کیا کہ:

"خداوندا! تجھے غفار جانتا ہوں، مگر ضغطۂ قبر، ہیبت قیامت اور درشتی ملک الموت کی وجہ سے روتا تھا۔"

بعد ازاں ارشاد ہوا کہ:

"ہم نے تیرے ڈرنے کی وجہ سے تجھے ایمن کیا اور بخش دیا"

قبرستان کے آداب[2]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"قبرستان میں برائے ہوائے نفس کھانا پینا بڑا گناہ ہے کیونکہ وہ جگہ عبرت کی ہے نہ کہ ہوائے نفسانی کی۔"

اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

"امام یحییٰ ابوالخیر زندویؒ کے روضہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد لکھا ہوا

---

[1] دلیل العارفین ۱۶ [2] دلیل العارفین صفحہ ۱۶

Marfat.com

دیکھا ہے کہ جو شخص قبرستان میں طعام وشراب کھاتا پیتا ہے وہ ملعون ومنافق ہے۔"
بعدازاں یہ حکایت بیان فرمائی:

"ایک دن خواجہ حسن بصریؒ کا قبرستان میں گزر ہوا، آپ نے مسلمانوں کے ایک گروہ کو وہاں کھانے اور شراب نوشی میں مصروف دیکھا۔ خواجہ موصوف ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ تم منافق ہو یا مسلمان، یہ بات ان کو شاق گزری اور آپ کو ایذا پہنچانا چاہی آپ نے ان سے فرمایا میں نے اس وجہ سے کہا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"جو شخص قبرستان میں کباب وشراب کھاتا پیتا ہے وہ منافق ہے، کیونکہ یہ مقام ہیبت وعبرت کا ہے۔"

تم دیکھتے ہو کہ تم سے بہتر لوگ اس خاک کے نیچے سو رہے ہیں اور مور ومار کے زنداں میں محبوس ہیں ان کا گوشت پوشت گل کر ان کا جمال خاک میں مل گیا ہے۔ تمہیں بھی انہیں کی طرح تمہارے عزیز سپرد خاک کر دیں گے۔ تمہارا کیسا دل ہے کہ تم اس جگہ کھانا پینا کرتے ہو، اور لہو ولعب میں مشغول ہوتے ہو یہ سن کر نوجوانوں نے توبہ کی کہ پھر ایسا نہ کریں گے۔

لہو ولعب[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

"میں نے "ریاحین" میں لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ سرور عالم کا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جو قہقہے اور لہو ولعب میں مصروف تھے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور سلام کیا اور فرمایا:

"اے عزیز کیا تم مرنے سے ایمن ہو گئے ہو۔"
"پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ۔ تم نے اپنے اعمال سے خلاصی پائی"
سب نے کہا: "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہیں۔"

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۱۶

Marfat.com

کیا: نہیں

''کیا تم پل صراط سے گزر چکے؟۔''

انہوں نے کہا ''نہیں''

ارشاد فرمایا: ''پھر کیوں غافلوں کی طرح لہو ولعب میں مصروف ہو۔''

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت نے ان پر اثر کیا۔ اس کے بعد ان لوگوں کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا۔''

رشد وہدایت کی ضرورت[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''ایک وقت میں نے دریا کے کنارے ایک صومعہ دیکھا جس میں ایک بزرگ رہا کرتے تھے۔ میں نے اس صومعہ میں داخل ہو کر سلام کیا، ان بزرگ نے اشارہ سے جواب دیا اور بیٹھنے کا اشارہ فرمایا۔ پھر میری طرف منہ کر کے کہنے لگے۔

''اے درویش! پچاس برس ہوئے مخلوق سے کنارہ کر کے اس جگہ عزلت گزیں ہوا ہوں، جس طرح تم مسافرت میں ہوا اسی طرح میں بھی سیاحت کرتا ایک شہر میں پہنچا، میں نے دیکھا کہ ایک دنیا دار، لوگوں کو بہت ستا رہا تھا ہے میں نے اس سے کچھ نہ کہا اور اس کو اس فعل سے باز نہ رکھا بلکہ چشم پوشی کی، غیب سے آواز آئی اے درویش اگر تو خدا کے لئے اس دنیا دار سے یہ کہہ دیتا کہ ظلم اور زیادتی سے باز آ۔ تو تیرا کیا بگڑا جاتا۔ لیکن تو اس بات سے ڈرا کہ دنیا دار تیرے ساتھ مسلوک ہونا بند کر دیں گے''

جب سے یہ غیبی آواز سنی، غایت شرمندگی سے اس صومعہ میں معتکف ہوں اور یہاں سے پاؤں باہر نہیں نکالا اور اس اندیشہ میں مبتلا ہوں کہ کل قیامت کے دن اگر اس معاملہ کی پرسش کی گئی تو کیا جواب دونگا پس اے درویش! اس دن سے میں نے قسم کھائی ہے کہ کہیں نہ جاؤنگا تا کہ نہ کچھ دیکھوں اور اس کے متعلق قیامت میں گواہ

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۱۹

Marfat.com

بننا پڑے۔

اس کے بعد مغرب کا وقت ہو گیا اور ایک کاسۂ آشام دوجَو کی روٹیاں اور ایک کوزہ پانی کا ہوا سے پیدا ہوا اور ان بزرگوں اور دعا گو نے ایک جگہ افطار کیا، جب چلنے لگا تو انہوں نے دوسیب مصلّے کے نیچے سے نکال کر عنایت کئے۔''

قلب کی اصلاح[1]

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:

''اگر خدانخواستہ خدائے تعالیٰ کا ذکر سن کر یا کلام مجید پڑھ کر دل نرم نہ ہو اور اعتقاد و ایمان زیادہ نہ ہو سکے بلکہ وہ لہو و لعب میں مشغول رہے تو اہل سلوک کے یہاں یہ بڑے گناہوں میں سے ایک گناہ ہے جو اس کے مطابق ہیں وہ مومن ہیں اور جو اس سے ہٹے ہوئے ہیں، وہ منافق ہیں۔''

آپ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

''ایک دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک قوم پر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ لوگ خدا کا ذکر کر رہے ہیں۔ مگر لہو و لعب میں مبتلا ہیں اور ذکر خدا سے ان کا دل نرم نہیں ہوتا۔ پس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں ہی کھڑے ہو گئے اور فرمایا: یہ منافقوں کا طائفہ سوئم ہے کہ کلام ربانی سن کر ان کا دل نرم نہیں ہوتا۔''

پانچ چیزیں[2]

خواجہ غریب نوازؒ کی اس مجلس میں شیخ جلالؒ اور حضرت محمد واحد چشتیؒ وغیرہ موجود تھے۔ آپ نے برسر مجلس فرمایا کہ:

پانچ چیزوں کو دیکھنا اہل سلام کے نزدیک عبادت ہے۔

اولاً صبح کے وقت اپنے ماں باپ کی زیارت کرنا اور ان کو ادب کے ساتھ سلام کرنا۔

---

[1] دلیل العارفین صفحہ ۱۹ [2] دلیل العارفین صفحہ ۱۹

اپنی اولاد کو محبت و برکت کی نظر سے دیکھا بہتر عبادت ہے۔"

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"جو اولاد اپنے ماں باپ کی زیارت خدا کی خوشنودی و قرب کے لئے کرتی ہے۔ اس کو ایک حج کا ثواب ملتا ہے اور جو اولاد اپنے والدین کے پاؤں چومے، حق تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں ہزار سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہے اور اسے بخش دیتا ہے۔"

پھر خواجہ غریب نوازؒ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

"ایک مرتبہ ایک شخص نے خواب میں ایک جوان جو گہنگار مر گیا تھا، درمیان حاجیوں کے بہشت میں ٹہلتے ہوئے دیکھا۔ یہ دیکھ کر متعجب ہوا اور پوچھا: یہ مرتبہ تو نے کہاں سے پایا تو نے دنیا میں کوئی نیک کام نہیں کیا تھا، اس نے کہا یہ سچ ہے مگر میری ایک ضعیفہ ماں تھی، جب میں مکان سے باہر جاتا اپنا سر ان کے قدموں پر رکھ دیتا تھا اور بوسہ دیتا تھا، بعد ازاں باہر جاتا تھا، میری ماں یہ دعا کرتی تھی کہ خدائے تعالیٰ تجھ کو بخش دے اور حج کا ثواب عنایت فرمائے۔ حق تعالیٰ نے میری ماں کی دعا قبول فرمائی، مجھ کو بخش دیا اور حاجیوں میں شامل فرما دیا۔"

پھر ارشاد فرمایا کہ کسی نے حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ سے دریافت کیا کہ یہ دولت آپ کو کیسے ملی، فرمایا

"جب میں سات سال کا بچہ تھا۔ مسجد میں استاد سے قرآن پڑھا کرتا تھا، جب میں اس آیت پر پہنچا وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا: تو اپنے استاد سے اس آیت شریفہ کے معنی دریافت کئے۔ استاد نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ کا حکم ہے کہ اولاد کو اپنے ماں باپ کی خوب خدمت کرنی چاہیے جس طرح میں تمہارا پروردگار ہوں اسی طرح انہوں نے تجھ کو پالا ہے۔ جب استاد سے یہ سنا تو میں بے تابانہ ماں کے پاس آیا اور اپنا سر ماں کے نعلان پر رکھ دیا اور عرض کیا کہ:۔

Marfat.com

''اے ماں! آج اپنے استاد سے ایک آیت شریفہ کے معنی سمجھے تو فوراً حاضر ہوا اور سر نیاز آپ کے قدموں پر جھکا کر فرمان خدا کی تعمیل کی، اب بحکم خدا آپ کا سچا غلام ہوں مجھے قبول فرمایئے۔

یہ سن کر والدین پر وجد طاری ہو گیا۔ اور ان دونوں نے دوگانہ نماز شکرانہ ادا کی اور میرا ہاتھ پکڑ کے آسمان کی طرف منہ کر کے کہا کہ:۔

''ہم نے تجھے خدا کے سپرد کیا۔''

لہٰذا جو کچھ تم دیکھتے ہوئے میرے ماں باپ کی دعا کا صدقہ ہے۔ دوسری بات (حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ) نے یہ فرمائی کہ:

''سرما میں آدھی رات کے وقت میری ماں نے پانی مانگا میں نے کوزہ بھرا اور ہاتھ پر رکھ کر لے گیا۔ مگر والدہ سو گئی تھی، جب آخری شب میں بیدار ہوئی، مجھے کوزہ لئے کھڑا دیکھا۔ انہوں نے ہاتھ بڑھا کر پانی کا پیالہ مجھ سے لینا چاہا مگر چونکہ سردی کا موسم تھا، اور بوجہ زیادہ سردی کے کوزہ میرے ہاتھ سے چپک گیا تھا، اس لئے جب انہوں نے اپنا پیالہ اٹھایا تو میرے ہاتھ کی کھال اُڑ گئی۔ والدہ نے بڑی بے چینی کے ساتھ اپنی بغل میں لے لیا۔ میرا منہ چوما اور کہا۔

''اے جان مادر تو نے بڑی تکلیف اٹھائی''

پھر میرے واسطے دعا کرنے لگیں کہ:

''اے خدا تو اس کو بخش دے، اور اس پر اپنا فضل فرما اور اپنی قربت عطا کر۔''

''ان کی اس دعا کو جو انہوں نے بڑی بے چینی کے عالم میں کی تھی اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا اور مجھ کو بیکراں نعمتیں عطا فرمائیں۔''

پھر فرمایا:

''دویم کلام مجید کا دیکھنا عبادت ہے کیونکہ ''شرح اولیاء'' میں لکھا دیکھا ہے جو کوئی کلام مجید کو دیکھے یا پڑھے اس کی خدائے تعالیٰ دو ثواب عطا فرماتا ہے۔ ایک

Marfat.com

زیارت کلام پاک کا دوسرا پڑھنے کا اور ہر حرف کے بدلے میں دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہے اور دس برائیوں سے پاک کیا جاتا ہے۔"

دعا گو[1] نے عرض کیا کہ سفر اور لڑائی میں کلام مجید پاس رکھنا چاہیے یا نہیں خواجہ غریب نوازؒ نے جواب دیا:

"پہلے اسلام اس قدر ترقی پذیر نہیں تھا، اس لئے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید ساتھ رکھنے کی اجازت نہیں دی تھی کہ مبادا کفار کے قبضہ میں پہنچ جائے اور وہ بے حرمتی کریں۔ مگر اب یہ زمانہ اسلام کی قوت کا ہے اس لئے اب کوئی خطرہ نہیں۔ کلام اللہ شریف پاس رکھنا چاہیے۔"

پھر فرمایا کہ:

سلطان محمود غزنوی کو کسی نے انتقال کے بعد خواب میں دیکھا۔ پوچھا

"اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟"

کہنے لگے:۔

"ایک رات میں دوست کے یہاں مہمان تھا۔ طاق میں کلام شریف رکھا تھا دل میں خیال آیا کہ یہاں قرآن مجید رکھا ہے۔ یہاں سونا بے ادبی ہے اس لئے یہ قصد کیا کہ قرآن مجید اس مکان سے باہر بھیج دوں مگر فوراً دل میں یہ خیال گزرا کہ قرآن پاک کو اپنے آرام کے لئے علیحدہ کرنا بھی تو بے ادبی ہے۔ پس میں نے اپنے سونے کے واسطے دوسری جگہ تجویز کی۔ یہ بات اللہ تعالیٰ کو پسند آئی اور قرآن مجید کے ادب کرنے کے باعث مجھے بخش دیا۔"

بعد ازاں خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:۔

"جامع الحکایات" میں لکھا دیکھا کہ پہلے زمانہ میں ایک جوان فسق و فجور میں مبتلا تھا تمام مسلمان اس سے بیزار ہو گئے تھے۔ ہر چند کہ اس کو سمجھایا جاتا تھا مگر وہ

---

[1] یعنی قطب صاحبؒ

Marfat.com

کسی کی نصیحت کو نہیں مانتا تھا۔ الغرض جب وہ مر گیا تو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ اس کے سر پر تاج ہے کمر میں زرنگار پیٹی لگی ہے اور لباس فاخرہ پہنے ہوئے ہے فرشتوں کا حکم ہوا کہ اس کو بہشت میں پہنچا دو۔ بزرگ نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے اپنی زندگی فسق و فجور میں گزاری تھی۔ پھر تجھے یہ دولت کیسے نصیب ہوئی کہنے لگا مجھ سے دنیا میں صرف ایک نیک کام ہوا ہے کہ جب میں قرآن مجید کو دیکھتا تھا کھڑا ہو جاتا تھا، تعظیم کرتا تھا اور اس کو عزت کی نظر سے دیکھتا تھا، صرف کلام پاک کی عظمت کرنے کے باعث خدائے تعالیٰ نے میرے گناہ بخش دیئے اور یہ درجہ عطا فرمایا:۔

پھر فرمایا کہ:۔

''تیسرے یہ کہ کوئی شخص عالم بزرگ کا چہرہ عزت کے ساتھ دیکھے۔ خدائے تعالیٰ ایسے وقت ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے خود اس کے لئے قیامت تک بخشش کی دعا مانگتا رہتا ہے۔

بعد ازاں فرمایا کہ:

''جس کسی کے دل میں محبت اور دوستی علماء کبار کی ہوتی ہے خدائے تعالیٰ اس کو ہزار سالہ عبادت کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ اگر اس درمیان میں اس کا انتقال ہو جائے تو حق تعالیٰ اس کو علماء کا درجہ عطا فرماتا ہے اور مقام اس کا علیین ہوتا ہے''۔

پھر فرمایا:

''فتاوی ظہیریہ'' میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد لکھا دیکھا ہے کہ علمائے کرام اور اولیاء کرام کی زیارت کرنے کے لئے حتی المقدور بہت کوشش کرے۔ اگر سات دن یہ عمل جاری رکھے تو حق تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے اور سات ہزار سال کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج فرماتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یہ شرط ہے کہ دن کو روزہ رکھے اور رات کو یاد حق کے ساتھ شب بیداری کرے۔''

پھر فرمایا:

Marfat.com

''پہلے زمانہ میں ایک شخص ایسا گزرا ہے کہ جب وہ مشائخ کو دیکھتا تھا منہ پھیر لیا کرتا تھا اور آتش رشک وحسد سے جلنے لگتا تھا۔ الغرض اس کا انتقال ہو گیا جب اس کو قبر میں اتارا ہر چند چاہا کہ اس کا منہ قبلہ کی طرف کریں۔ مگر کسی طرح اس کا منہ قبلہ کی جانب نہیں ہوتا تھا دوسری جانب پھر جاتا تھا خلقت کو حیرت ہوئی۔ غیب سے آواز آئی کہ تم لوگ اس شخص کے لئے کیوں رنج کرتے ہو، یہ وہ شخص ہے جو دنیا میں علماء ومشائخ کو دیکھتا تھا تو منہ پھیر لیتا تھا پس جس شخص نے میرے دوستوں سے منہ پھیرا اور میری رحمت سے محروم رہا اور گمراہ ہوا قیامت کے دن ریچھ کی صورت میں اٹھایا جائے گا۔''

پھر ارشاد فرمایا: کہ۔

''چوتھے خانہ کعبہ کے دروازے کی زیارت ہے اور کعبہ شریف دیکھنا ایک قسم کی عبادت ہے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''خانہ کعبہ دیکھنے کی نیت سے جانا ایک قسم کی عبادت ہے۔ کعبہ دیکھنے والے کو ہزار سالہ عبادت اور حج کا ثواب ملتا ہے اور اولیائے کرام میں شمار کیا جاتا ہے''

پھر ارشاد فرمایا کہ:

''پانچویں اپنے پیر ومرشد کے چہرے کی طرف دیکھنا اور خدمت میں مصروف رہنا ایک قسم کی عبادت ہے، حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرّہٗ نے معرفت الم یدین کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ:

''جو شخص ایک دن بھی اپنے پیر کی ایسی خدمت کرے جیسا کہ حق ہ تو خدائے تعالیٰ اسکو جنت میں ہزار محل موتی کے عطا فرمائے گا۔

ہر محل میں اس کو حوریں خدمت کے واسطے ملیں گی اور قیامت کے دن جنت میں بے حساب جائے گا۔''

چاہیے کہ جو کچھ پیر ومرشد کی زبان سے سنے اس سے دل وجان سے متوجہ ہو

Marfat.com

اور جو نماز اور ادو وظائف پیر فرمائے وہ ادا کرے اور برابر پیر کی خدمت میں حاضر رہ کر خدمت کرے اگر متواتر کا مقدور نہ ہو تو حتی المقدور بجالائے۔"

اطاعت خداوند تعالیٰ

خواجہ غریب نواز نے ارشاد فرمایا کہ:

"رحمت حق سے کوئی چیز بعید نہیں، مگر انسان کو لازم ہے کہ اطاعت حق تعالیٰ سے قصور نہ کرے اور اس کو کسی حال میں نہ بھولے اس سے قرب حاصل کرے ازاں بعد انسان جو چاہے گا وہ ہو جائے گا۔

بڑا مرتبہ رکھنے والی باتیں

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ:۔

"مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سننا اور ان کا ساتھ دینا حاجتمندوں کی حاجت برآری کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اسیروں کو قید سے چھڑانا یہ باتیں خدا کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔"

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

خواجہ غریب نواز نے فرمایا کہ ایک دن جبریل علیہ السلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدائے تعالیٰ نے آپ کی اپنی خلقت کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے اور اس شان و عظمت اور برکت کے ساتھ بھیجا ہے کہ اگر تمام روئے زمین کے درختوں کی قلم بنائی جائیں اور تمام دریا روشنائی بنائے جائیں اور ہفت زمین و ہفت آسمان کاغذ ہو جائیں اور ابتدا سے لے کر انتہا تک جس قدر انسان، جنات و ملائکہ ہیں وہ سب آپ کی تعریف کریں تب بھی کما حقہ آپ کی تعریف ہونا ناممکن ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ ہوں تب بھی آپ کی تعریف و توصیف حد امکان سے باہر ہے"

سورہ فاتحہ کی فضیلت

خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ جہاں جبریل علیہ السلام نے فضائل آنحضرت ﷺ بیان کئے وہاں سورہ فاتحہ کی فضیلت بیان کی اور کہا کہ:۔

''اسی طرح سورہ فاتحہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے بزرگی عطا فرمائی ہے اور اس برکت کی سورۃ کو صرف آپ ﷺ پر نازل کیا ہے تا کہ آپ ﷺ کی امت کو اس کی برکتوں سے خاطر خواہ فیض یاب ہوتی رہے۔''

پھر آپ نے فرمایا:

سرور کونین ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ:

اَلْفَاتِحَۃُ شِفَآءٌ مِّنْ کُلِّ دَآءٍ

یعنی سورہ فاتحہ تمام دردوں کے لئے شفاء ہے۔

پھر خواجہ غریب نوازؒ نے حسب ذیل حکایت بیان فرمائی:

''ایک مرتبہ ہارون رشید سخت بیمار ہوا۔ دو برس تکلیف میں گزر گئے علاج کرنے سے عاجز ہو گیا اس نے وزیر کو خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہٗ کی خدمت میں بھیجا اور عرض کرایا کہ مرض کی تکلیف کی وجہ سے میری جان پہ بن گئی ہے کسی دوا سے صحت نہیں ہوئی۔ ''چونکہ شفا کا وقت قریب آ گیا تھا'' آپ یہ سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ہارون رشید کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا دست مبارک اس کے جسم پر رکھا اور اکتالیس بارہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اس کے چہرہ پر دم کی۔ ابھی پورا عمل کرنے بھی نہ پائے تھے کہ مرض کی سختی دور ہو گئی۔ الغرض شفاء پائی۔

پھر فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ نے کلام مجید کے شروع پارہ میں فرما دیا کہ یہ وہ کتاب ہے جس میں شک نہیں۔ اس میں ہدایت ہے۔ ہر انسان کو اپنے عقائد درست رکھنا چاہیے۔ کامیابی اور راحت حاصل کرنے کی یہی صورت ہے۔''

بعدازاں آپ نے فرمایا کہ:

''خدائے تعالیٰ نے ہر سورۃ کا ایک نام رکھا ہے، مگر اس سورۃ مبارکہ کے سات نام ہیں:

پہلا نام.....فاتحۃ الکتاب

دوسرا نام.....سبع مثانی

تیسرا نام.....ام الکتاب

چوتھا نام.....ام القرآن

پانچواں نام.....سورہ مغفرت

چھٹا نام.....سورہ الرحمت

ساتواں نام.....سورۃ الکنز

اس سورۃ میں سات حروف نہیں آئے۔

ا۔ث، اس میں نہیں ہے۔ث سے ثبور ہے پس اس کے پڑھنے والے کو ثبور سے غرض نہیں ہے۔

۲۔ج، نہیں ہے۔اس کے پڑھنے والے کو جہنم سے نجات ہے

۳۔ز، نہیں ہے اس کا پڑھنے والا تہور کے درخت اور اس کے پانی سے مبرا ہے۔

۴۔ش، نہیں ہے اس کا پڑھنے والا شقی نہیں ہوسکتا۔

۵۔ظ، نہیں ہے اس کا پڑھنے والا ظلم وظلمت سے محفوظ ہے۔

۶، ف، نہیں ہے۔اس کا پڑھنے والے کو فراق کی مصیبت سے نجات ہے۔

۷۔خ، نہیں ہے اس کے پڑھنے والے کو کبھی خواری نہ ہوگی ہمیشہ مامون رہے گا۔

پھر ارشاد فرمایا کہ:

''امام ناصر لکھتے ہیں کہ سورہ فاتحہ میں سات آیات ہیں اور انسان کے جسم

میں بھی سات حصے ہیں۔اس کے پڑھنے والے کوحق تعالیٰ ساتوں دوزخ سے بچالے گا۔اس کا کوئی حصہ کسی دوزخ میں نہ جانے گا۔

پھرفرمایا کہ:

''مشائخ طبقات واہل سلوک فرماتے ہیں کہ حق تعالی نے اس سورۃ میں ایک سو چوبیس حروف رکھے ہیں اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہیں۔ ہر حروف ایک پیغمبر کی بزرگی ثابت کرتا ہے اور ان کے صحیفہ کا ثواب ان کے پڑھنے والے کو ملتا ہے۔''بعدازاں فرمایا کہ:

''الحمداللہ میں پانچ حروف ہیں۔اس لئے اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض کی ہے تا کہ بندہ دن رات میں جو یہ پانچ حروف پڑھتا رہے۔تو جو پانچ وقت میں آنے والے نقصانات ہیں ان سے مامون رہے گا۔

''اللہ میں تین حروف ہیں تین پانچ ملائے تو آٹھ ہوئے۔لہٰذا بہشت اور اس کے ساتوں دروازے اس کے پڑھنے والے کے لئے کشادہ ہوں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل بہشت ہوگا۔''

''رب العالمین''میں دس حروف ہیں۔دس میں مندرجہ بالا آٹھ ملنے سے اٹھارہ ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار عالم پیدا گئے ہیں،اس کا پڑھنے والا اٹھارہ ہزار عالم کی عبادت کے برابر ثواب پاتا ہے۔''

''الرحمٰن میں چھ حروف ہیں۔مندرجہ بالا اٹھارہ میں چھ ملائے تو چوبیس ہوئے۔ خدائے تعالیٰ نے دن رات کے چوبیس گھنٹے بنائے ہیں۔اس کے پڑھنے والے کے چوبیس گھنٹے پاکی میں ایسے گزرتے ہیں جیسے ماں کے پیٹ میں پیدا ہوا۔''

''الرحیم کے چھ حروف ہیں چوبیس میں چھ ملانے سے تیس ہو گئے پل صراط تیس ہزار سال کی راہ ہے۔مگر اس کا پڑھنے والا پل صراط کو بجلی کی طرح طے کر جائیگا۔''

''مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنَ میں بارہ حروف ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہر سال کے

Marfat.com

بارہ مہینے بنائے ہیں۔پس اس کے پڑھنے والے کے بارہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ بارہ اور تیس بیالیس ہوتے ہیں۔''

اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں آٹھ حروف ہیں، بیالیس اور آٹھ پچاس ہوئے قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا۔پس جو شخص ان پچاس حرفوں کو پڑھے گا اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بروز قیامت صدیقوں کا سا معاملہ کرے گا۔''

وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن میں گیارہ حروف ہیں گیارہ اور پچاس اکسٹھ اور انیس اسی ہوئے۔شراب پینے کی سزا اسی درے ہیں اس کا پڑھنے والا اس سے مامون رہے گا''

اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْن میں چوالیس حروف ہیں اس میں اسی ملائے تو ایک سو چوبیس ہوئے۔اللہ تعالیٰ نے ایک سو چوبیس ہزار پیغمبر اپنی مخلوق میں بھیجے ہیں۔اس سورۃ کے پڑھنے والے کو ان سب پیغمبروں کے برابر حق تعالیٰ ثواب عطا فرمائے گا اور بخش دے گا۔''

الحمد شریف کے فضائل بیان کرنے کے بعد، خواجہ غریب نوازؒ نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ:

''ایک مرتبہ میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ کے ساتھ سفر میں تھا کہ ہم دونوں دجلہ کے کنارے پہنچے۔اس جگہ کشتی نہ تھی ہمیں عجلت تھی، حضرت نے فرمایا: ''آنکھیں بند کرو۔''

جب میں نے آنکھیں بند کر کے ذرا سی دیر میں کھولیں تو حضور خواجہ اعظمؒ کو دریا کے پار پایا۔دعا گو نے عرض کیا: ہم نے کس طرح دریا عبور کیا: ارشاد فرمایا:

''پانچ بار الحمد اللہ شریف پڑھ کر پاؤں دریا میں رکھ دیا اور اس طرف آ گئے۔''

پس جو شخص اس سورۃ کا عامل ہو جائے وہ اللہ کی قدرت کے وہ تماشے دیکھے گا جس کا بیان کرنا از بس ناممکن ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اگر سورۃ فاتحہ کو صدق دل سے پڑھے اور اس کی مہم اور مشکل حل نہ ہو تو وہ میرا دامن پکڑے۔

Marfat.com

باب(۴)

ارشادات عالیہ

خواجہ غریب نوازؒ کے اقوال تصوف کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔سب کو یہاں پیش کرنے کی گنجائش نہیں۔ بہ نظرِ اختصار حسب ذیل اقوال پیش کئے جاتے ہیں:

عارف وعرفان

.....عارف سے ادنی بات یہ ظاہر ہوتی ہے کہ وہ ملک ومال سے بیزار ہو جاتا ہے

.....عارف وہ ہے جو اس بات کی جدو جہد کرے کہ ایک دمّ نصیب ہو جائے

عارف دم وہ ہے جو ذکر خدا کرے اور اپنی تمام عمر اس ایک دم پر خدکر دے۔اگر ایسا دم نصیب ہو جائے تو زہے نصیب! کیونکہ ایسا دم زمین وآسمان میں سالہا سال تک تلاش کرنے پر بھی میسر نہیں آتا۔

.....اللہ تعالیٰ کے عارف ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ نہیں لیتے۔

.....عارف دنیا کا دشمن اور خدا کا دوست ہوتا ہے۔وہ دنیا سے متنفر ہوتا ہے اسے غل وغش اور حسدات کی خبر تک نہیں ہوتی۔

.....ہر وہ عارف جس میں تقویٰ ہو وہ گداگری کرے تو لقمہ حرام کھاتا ہے۔

.....عارف اس وقت تک روتا ہے جب تک راہ میں ہوتا ہے۔لیکن جب حقائق قرب میں پہنچ جاتا ہے اور وصال حاصل ہو جاتا ہے تو اسے گریہ نہیں رہتا۔

.....اہل عرفان یادالٰہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے۔

.....عارفوں کا ایثارِ عاشقی بے نیازی ہے اور محبتوں کا ایثار آرزو ہے۔

.....عارفوں کا توکل سوائے خدا کے کسی اور پر نہیں ہوتا نہ وہ کسی اور کی طرف التفات کرتے ہیں۔

.....عارفوں میں صادق وہ ہے جس کی ملکیت میں کچھ نہ ہو نہ وہ کسی کی ملک ہو۔

.....عارفوں کی خصلت محبت میں اخلاص ہے

Marfat.com

.....عارف محبت میں کامل اس وقت ہوتا ہے جب درمیان سے گفتگو اٹھ جائے ایسا ہو جائے کہ یادِ دوست رہے یا خود۔

.....عارف کا توکل حق کے ساتھ اس طرح ہوتا ہے کہ وہ عالم سکر میں متحیر ہوتا ہے

.....عارف وہ ہے جو راہ عشق میں سوائے خدا کے کسی کو نہ دیکھے

.....عارف وہ ہے کہ جب صبح اٹھے تو اسے رات کی بابت کچھ یاد نہ ہو۔

.....جب تک عارف کو بستر خالص نصیب نہیں ہوتا اس کا کوئی فعل خالص نہیں ہوتا

.....عارف وہ ہے جو سوائے ذکر حق کے کسی کو دِ دوست نہیں رکھتا۔

.....عارف آفتاب صفت ہوتے ہیں، ان سے تمام عالم منور ہوتا ہے۔

.....عارف وہ ہے جو جملگئی عالم سے خبردار ہو اور لاکھوں معنی بیان کرے اور ہر وقت بحر معانی میں شناوری کرتا رہے تا کہ گوہر اسرار الٰہی اس سے نکالے اور جوہریان مبصر کو دکھائے کہ وہ اسے پسند کریں اور جانیں کہ عارف ہے۔

.....عارف وہ ہے جو ہر وقت ولولہ عشق اور قدرت آفرینش میں متحیر رہے۔ اگر کھڑا ہے تو دوست کے وہم میں ہے اگر بیٹھا ہے تو دوست کے ذکر میں ہے۔ اگر خواب میں ہے تو دوست کے خیال میں ہے، اگر بیدار ہے تو دوست کے حجابِ عظمت کے گرد طواف میں ہے۔

.....عارف اس کو کہتے ہیں جس پر عالم غیب سے صد ہزار تجلیات نازل ہوں اور ایک وقت میں ہر چند ہزار حال و تجلیات اس میں دمبدم پیدا ہوں۔

.....عارف کی ایک علامت ہے کہ وہ ہر وقت متبسم رہتا ہے، جس وقت عارف مسکراتا ہے اس وقت عالم ملکوت میں مقربان اس کے سامنے ہوتے ہیں جو کچھ ان سے ظاہر ہوتا ہے وہ اسے دیکھ کر مسکراتا ہے۔

.....عارف پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ اس وقت ہزار ایسے مُلک اس کو پیش کئے جائیں جن میں ہر قسم کے عجائبات ہوں تو وہ آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ مگر

اس چیز کو جو اس پر طاری کی گئی ہے۔

.... عارفوں پر ایک ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ اس وقت وہ عرش سے حجاب عظمت کا فاصلہ طے کر لیتے ہیں اور وہاں سے حجاب کبریا تک پہنچ جاتے ہیں۔ پھر دوسرے قدم میں اپنے مقام تک آجاتے ہیں۔ مگر یہ ادنی درجہ عارفوں کا ہے۔ لیکن جو کامل ہیں ان کا درجہ خدا ہی جانتا ہے کہ وہ کہاں سے کہاں تک پہنچتے ہیں اور کب واپس آتے ہیں۔

.....عارف وہ ہے جو کہیں ہو اور کچھ بھی طلب کرے وہ اس کے سامنے آئے جس سے بات کرے جواب پائے۔ اس راہ میں وہ عارف نہیں جو خدا کے سوا کسی اور چیز کے درے ہو۔

..... عارفوں کا ایک درجہ اس قسم کا ہوتا ہے کہ اس درجے پر وہ دنیا و مافیہا اپنی انگلیوں میں دیکھتے ہیں۔

.....عارف کا کم تر درجہ یہ ہے کہ پہلے دلی نور دکھائے پھر کوئی اگر دعوے کے ساتھ سامنے آئے تو اسے بہ قوت کرامت ملزم بنا دے۔

..... جب عارف خاموش ہوتا ہے تو اس سے یہ مطلب ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے، جب آنکھیں بند کرتا ہے تو اس لئے نہیں کھولتا کہ شاید اسرافیل صور نہ پھونک دے۔

.....جس نے خدا کو پہچان لیا اگر وہ خلق سے دور نہ بھاگے، سمجھ لو اس میں کوئی نعمت نہیں۔

.....عارف کا کمال یہ ہے کہ اپنے آپ کو راہ خدا میں جلا دے۔

..... عارف خواہ معرفت کے متعلق کتنا ہی بیان کرے اگر چہ دوست کی گلی میں پھرے جب تک معارف یاد نہ کرے معرفت کو نہیں پہنچتا۔

..... جب عارف کا حال کامل ہو جاتا ہے تو لاکھوں مقام سے باہر نکلتا ہے اور اپنا

Marfat.com

کام ترقی پذیر پاتا ہے۔ اگر اس مقام سے نہ نکلے تو اسی مقام میں حیران رہ جاتا ہے یعنی ابھی کنارہ ہے اسے راہ معلوم یہی نہی اُس لئے زیادہ تر ضائع ہی رہتا ہے۔

..... اہل عرفان یاد الٰہی کے سوا اور کوئی بات زبان سے نہیں نکالتے

.....عارف راہ محبت میں وہ ہے جو کونین سے دل برداشتہ ہو۔

دنیا

دنیا فانی ہے اور کارہائے لا یعنی ہے۔

راہ سلوک

جب تک آدمی راہ سلوک میں دنیا و مافیہا ترک نہ کر دے۔ وہ اہل سلوک میں داخل نہیں ہوسکتا نہ ان میں کامل ہوتا ہے۔ پس اگر اس کی یہ حالت نہ ہو تو سمجھ لو کہ جھوٹا ہے۔

.....اس راہ (راہ سلوک) میں بہت سے مرد عاجز اور عاجز، مرد ہو گئے۔

اہل سلوک

.....اہل سلوک میں محبت ایک ایسا علم ہے کہ لاکھوں علماء اس کو سمجھنا چاہتے ہیں مگر ذرہ بھر بھی ان کو اس کی خبر نہیں ہوتی اور زُہد میں ایک ایسی طاعت ہے جس کی زاہدوں کو بھی خبر نہیں۔ وہ اس سے غافل ہیں۔ وہ ایک بھید ہے جو دونوں جہاں سے باہر ہے اور اسے اہل محبت اور اہل عشق کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جو دونوں جہان میں ثابت ہوتا ہے وہ اس بھید کو جانتا ہے۔ بعد ازاں وہ دعوی نہیں کرتا، تا کہ دعویٰ اسے رنج نہ پہنچائے۔

اہل محبت

.....اہلِ محبت کی فریاد بوجہ شوق و اشتیاق اس وقت تک رہتی ہے جب تک وہ دوست نہ مل جائے، کیونکہ عاشق اسی وقت واویلا کرتا ہے جب تک دولت مشاہدہ حاصل نہیں، جب مشاہدہ حاصل ہو جاتا ہے گفتگو نہیں رہتی۔

Marfat.com

.....اہل محبت کا یہ مرتبہ ہے کہ اگر ان سے پوچھیں کہ شب کی نماز پڑھ لی تو کہیں اس سے فراغت نہیں۔ ہم ملک الموت کے گرد پھرتے ہیں جب درماندہ ہو جاتے ہیں اس کا ہاتھ پکڑ لیتے ہیں۔

.....اہل محبت اگر چہ محبت میں مجبور ہیں، مگر کام ایسے لوگوں کا اختیار کرتے ہیں جو سوتے اور جاگتے ہیں مطلوب کے طالب ہیں اور اپنی دوست داری سے فارغ ہو کر مشاہدہ دوست میں مشغول ہیں۔

.....اہل سلوک اور اہل محبت میں محبت یہ ہے کہ دوست کے مطیع رہیں اور ڈرتے رہیں کہ کہیں دور نہ کر دیئے جائیں۔

.....اہلِ محبت وہ لوگ ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی بات سنتے ہیں۔

.....جب اہلِ محبت مرتا ہے جلد بخش دیا جاتا ہے۔

.....اہل محبت کے گرد اور حق کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

راہ محبت

.....راہِ محبت میں عاشق وہ ہے جو دونوں جہان سے دل اٹھالے۔

.....معشوق خود عاشق کی طلب گاری کو دیکھتا ہے۔ محبت کی راہ مطیعیان کا کام ہے

عبادت

.....عبادت قال الفعال ہے۔

محبت

.....محبت چار معنی رکھتی ہے۔

اول: ذکرِ خدا میں دل و جان سے خوش رہنا

دوم: ذکر خدا کو بزرگ تر جاننا

سوم: اس کے ساتھ مشغلہ رہے دوسروں کے ساتھ قطع تعلق کر لے۔

چہارم: اپنے آپ پر روئے اور اس پر جس کو اس سے غیرت ہے۔

Marfat.com

.....محبت میں صادق وہ ہے جو ماں باپ، فرزندان و برادران سے خدا اور رسول ﷺ کے لئے قطع تعلق کرے اور سب سے بیزار ہو۔

.....محبت وفا کا دعویٰ وصال اور حرمت باطل کے ساتھ ہے۔

.....محبت میں عارف وہ ہے جسے کوئی شے عجیب نہ معلوم ہو کیونکہ تسلیم و دعویٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

.....جس کو محبت و فقر عطا کئے جائیں اسے وحشت نہیں دی جاتی کہ وہ اس پر فریفتہ ہو جائے۔

مرشد

.....جب تک مرشد کی تربیت حاصل نہ ہوگی، منزل پر نہیں پہنچے گا۔

.....پیر مرید کا مشاّطہ ہے اس لئے کہ پیر کی ترغیب مرید کی کمالیتِ حال کے لئے ہوتی ہے۔

مرید

.....مرید کو طاعت اس وقت لطف آتا ہے جب طاعت میں خوشی و خرمی حاصل ہوتی ہے، اس خوشی میں وہ حجاب سے قریب ہو جاتا ہے۔

عشق

.....عشق کی راہ ایسی ہے کہ جو اس راہ پر چلتا ہے اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔

.....عشق و محبت میں گفتگو، حرکت و مشغلہ اس وقت تک ہے جس تک باہر ہیں جب اندر پہنچتے ہیں خاموشی، سکون اور آرام میسر آتا ہے، فریاد و شور ہرگز نہیں ہوتا۔

عاشق

.....دریاؤں کا بہتا پانی شور کرتا ہے، لیکن جب سمندر سے مل جاتا ہے، آواز نہیں رہتی اسی طرح جب عاشق معشوق سے واصل ہو جاتا ہے تو واویلا نہیں کرتا۔

.....عاشق کا دل آتش کدۂ محبت ہے جو اس میں آئے اسے جلا کر ناچیز کر دیتا ہے

Marfat.com

کیونکہ عشق کی آگ سے تیز کوئی آگ نہیں۔

.....اللہ تعالیٰ کے ایسے عاشق بھی ہوتے ہیں جنہیں اس کی دوستی نے خاموش کر رکھا ہے۔انہیں عالم موجودات کی کسی چیز کی خبر نہیں ہوتی۔

.....جس دل میں اللہ تعالیٰ کی دوستی ہوتی ہے اس کی جان کو قرار حاصل ہوتا ہے پس اس کو چاہیے کہ دونوں جہاں کو بیگانہ دیکھے۔اگر ایسا نہیں کرے گا تو عاشق صادق نہیں۔

دوستی

.....اگر دوست کی دوستی میں دونوں جہاں بھی بخش دیئے جائیں تب بھی کم ہے۔

.....اللہ تعالیٰ سے دوستی اس طرح ہوتی ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ دشمنی رکھے، ''یعنی دنیا و نفس'' سے اس سے دشمنی رکھے۔

.....دوستی اس کا نام ہے کہ اس کا ذکر دل سے کرے، کیونکہ یاد کے لئے بنایا گیا ہے۔

دوست

.....دوست کے اسرار خوب صورت میں اور خوب صورت عاشق کے دل ہی میں جاگزیں ہوتے ہیں۔

.....جس کو خدا دوست رکھتا ہے اس پر بلا نازل کرتا ہے۔

..... جو دوست سے محبت کرتا ہے وہ برغبت دوست کی طرف سے مصیبت کا خواہاں ہوتا ہے۔

حاجی

حاجی لوگ جسم کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں۔پھر بھی انہیں مشاہدہ حاصل نہیں ہوتا، مگر عُشاق دل سے حجاب عظمت کا طواف کرتے ہیں۔اگر اس کے سوا اور چیز کو دیکھ لیتے ہیں تو فریاد کرتے ہیں اور بقا (مشاہدہ) چاہتے ہیں۔

Marfat.com

صحبت

.....نیکوں کی صحبت نیک کام کرنے سے بہتر ہے اور بدوں کی صحبت بد کام سے بدتر ہے۔

وقت

.....سب سے اچھا وقت وہ ہے جب کہ وسواسِ نفس نہ ہوں اور خلقت سے رہائی حاصل کرو۔

یقین

.....یقین ایک نور ہے جس سے انسان منور ہوتا ہے۔ بعد ازاں محبان و متقیان میں شامل ہو جاتا ہے۔

بقا

.....اگر ہو سکے تو بقا حاصل کرو۔ صلاحیت اور زہد تو ایک ہوا کی طرح ہیں، جو تم پر چلتی ہے۔

بقا عینِ حق ہے۔

علم

.....علم محیط ہے اور معرفت اس کا جزو ہے۔ پس خدا کہاں اور بندہ کہاں۔ علم خدا ہی کو ہے، مگر معرفت ہر دو کو ہے۔

تجرید

.....تجرید یہ ہے کہ صفات محبوب کے دل اور صفات میں جاگزین ہو جائیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "جو مجھ سے محبت کرتا ہے، میں اس کے لئے کان اور آنکھ بن جاتا ہوں۔"

عادت

.....عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا۔ ترک عادت کر کے تربیت مرشد

Marfat.com

حاصل کرنا مردوں کا کام ہے۔

درویش اور درویشی

درویش میں اتنی قوتِ باطنی ہونی چاہے کہ اگر سننے والا حکایت اولیاء اللہ میں شک کرے تو اسے مشاہدہ کرا کر قائل کر دے۔

درویشی اسی کا نام ہے جو آئے اسے محروم نہ جانے دے۔ اگر بھوکا ہے تو کھانا کھلائے اگر ننگا ہے تو نفیس کپڑے پہنائے۔ بہر حال اسے خالی نہ جانے دے اس کا حال پوچھ کر دل کوئی کرنا چاہئے۔

..... جہاں میں عزیز ترین یہ ہے کہ درویش درویشوں سے ملیں اور جو کچھ دل میں ہو وہ صاف صاف بیان کریں اور بدترین چیز یہ ہے کہ درویش درویشوں سے جدا رہیں۔

گناہ

.....گناہ تمہیں اتنا نقصان نہیں پہنچا سکتا جتنا مسلمان بھائی کو خوار و ذلیل کرنا۔

فریاد

.....فریاد کی دلیری اس وقت تک رہتی ہے جب تک دوست سے غائب اور اپنا عاشق بنا ہوا ہے جب حضوری حاصل ہوتی ہے تو فریاد و گفتگو نہیں رہتی۔

اہلِ توکل

.....اہل توکل پر غلباتِ شوق میں ایسا وقت آتا ہے کہ اس وقت اگر انہیں ذرہ ذرہ کر دیا جائے اور ان کو تلوار سے زخمی کر دیا جائے یا کوئی اور تکلیف پہنچائی جائے تو انہیں مطلق خبر نہیں ہوتی۔

.....حقیقتاً متوکل وہ ہے جو خلقت کے آزار اور رنج پہنچانے پر نہ کسی سے شکایت کرے نہ حکایت۔

Marfat.com

دل

.....دل وہ ہے جو اپنے حال سے خالی ہو اور مشاہدہ دوست میں باقی ہو۔

توبہ

.....توبہ کے چند مقامات ہیں۔ جاہلوں سے دور رہنا، باطل کو ترک کرنا، منکروں سے روگردانی کرنا، محبوب سے محبت کرنا، خیرات کرنا، توبہ کو درست کرنا اور مظالم کو روکنا۔

سفر

.....اے غافل اسی سفر کا توشہ تیار کر جو تجھے درپیش ہے یعنی سفر آخرت

زہد

..... قیامت کے دن اگر بہشت میں کوئی چیز پہنچائے گی تو وہ زہد یہ ہے کہ (صرف) علم و عمل۔

خود پرستی

.....خود پرستی اور نفس پرستی بت پرستی ہے جب تک خود پرستی نہ چھوڑے گا خدا پرستی حاصل نہ ہوگی۔

تسلیم و دعویٰ

.....تسلیم و دعویٰ ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔

ملازمت

.....ملازمت پروردگار کی عبادت سے حاصل ہوتی ہے۔

بزرگی

.....جو بزرگی کا دعویٰ کرتا ہے قید میں ہوتا ہے۔

نسبت

..... بندہ کو حق تعالیٰ سے اس قدر نسبت پیدا کرنی چاہیے کہ جو کچھ وہ چاہے وہ

Marfat.com

قبول کرے اور اگر اس قدر نہ ہو تو اس کو درویش نہیں کہنا چاہیے۔

تین چیزیں

اول: خوف دوئم: رجا سوئم: محبت

پس خوف کے ضمن میں ترکِ معصیت ہے تا کہ آتش دوزخ سے نجات ہو اور رجا کے ضمن میں طاعت ہے تا کہ بہشت و منزلت اور حیات ابدی حاصل ہو اور محبت کے ضمن میں اجتہاد و فکر ہے تا کہ حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔

کفر

اگر کافر سو برس تک لا الہ الا اللہ کہے مسلمان نہیں لیکن ایک مرتبہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے سے صد سالہ کفر دور ہو جاتا ہے۔

مقام جمع الجمع

مقام جمع الجمع یہ ہے کہ ظہور اسمائے صفات جانے، مصنوعاتِ صانع کو دیکھے مشاہدہ چشم کو تجلیات سے پُر نور کرے۔ اضافات ماسوا کو دور کرے، کفر کو ظہورِ جلال جانے اور اسلام کو نور جمال ظہور اسم ہادی کا کہ ہدایت ہے پیرو ہو جائے اور پرتو نعل سے کہ ضلالت ہے دور رہے۔

گوہر نفس

چار چیزیں گوہر نفس ہیں،

اول: درویشی جو تونگر کردے۔

دوسرے: بھوک جو سیر کردے۔

تیسرے: اندوہ جو شادی دکھائے۔

چوتھا: دشمن کے ساتھ ایسی مردی جو دوستی دکھائے۔

Marfat.com

دس شرطیں

اہل طریقت کے لئے دس شرطیں لازم ہیں۔

اول: طلب حق
دوئم: طلب مرشد
سوم: ادب
چہارم: رضا
پنجم: محبت وترک فضول
ششم: تقویٰ
ہفتم: استقامتِ شریعت
ہشتم: کم کھانا وکم سونا
نہم: عزلت اختیار کرنا خلق سے
دہم: روزہ، نماز

دس اور شرطیں

اہل حقیقت کے لئے بھی دس شرطیں لازم ہیں۔

اول یہ کہ: معرفت میں کامل ہو اور خدا رسیدہ ہو۔
دوئم یہ کہ: نہ رنج ہو نہ رنجیدہ کرے اور نہ کسی کی بدی خیال میں لاوے۔
سوئم یہ کہ: حق تعالیٰ کی راہ دکھاوے اور خلق کو ایسی بات بتاوے جس میں فائدہ دنیا و آخرت کا مرتب ہو۔
چہارم: تواضع ..... پنجم: عزلت
ششم یہ کہ: ہر شخص کو عزیز ومحترم جانے اور اپنے کو سب سے حقیر اور کم تر شمار کرے۔
ہفتم: رضا وتسلیم ..... ہشتم: ہر ایک در دورنج میں صبر
نہم: سوز وگداز اور وعجز ونیاز ..... دہم: قناعت وتوکل

Marfat.com

باب(۵)

آپ کے مکتوبات

خواجہ غریب نواز کے مکتوبات طالبان حق کے لئے رہنمائی اور اسرارِ معرفت کی نقاب کشائی کی روشن قندیلیں ہیں۔ یہ خطوط خواجہ غریب نوازؒ نے اپنے خلیفہ اکبر و جانشین اور سجادہ نشین حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کو وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں۔ یہ خطوط تصوف اور علم معرف کا بیش بہا خزانہ ہیں۔ ان خطوط میں تصوف کے مختلف نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اسلوبِ نگارش کے لحاظ سے بھی ان خطوط کو طرۂ امتیاز حاصل ہے۔ یہ خطوط فارسی زبان میں ہیں۔ ان میں سے بعض کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔

مکتوب (۱)[1]

حقائق و معارف سے واقف ربُّ العالمین کے عاشق!

برادرم خواجہ قطب الدین کو

معلوم ہو کہ لوگوں میں غافل ترین وہ فقراء ہیں جنہوں نے درویشی اور نامرادی اختیار کر لی کیونکہ اس میں مراد، نامرادی ہے اور نامردی مراد ہے۔ برخلاف اس کے کہ اہل غفلت نے صحت کو زحمت اور زحمت کو صحت خیال کر رکھا ہے۔ پس دانا وہی ہے جو دنیاوی مراد ترک کر کے فقر و نامرادی اختیار کرے اور اپنی مراد چھوڑ کر نامرادی سے موافقت کرے ع

نامرادے تا نگردی بامرادے کے رسی

پس مرد کو حق کو تعالیٰ سے وابستگی لازم ہے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ اگر خدا آنکھ دے تو ہر راہ میں سوا اس کے کچھ نہ دیکھے۔

---

[1] اسرار الواصلین

Marfat.com

جہاں میں جسے دیکھے، اس میں اس کی حقیقت دیکھے، کیونکہ ہر ذرہ خاک جہاں نما ہے اگر دیکھا جائے بجز شوق مواصلت ظاہری اور کیا لکھوں۔

فقیر

معین الدین چشتی سنجری

مکتوب (۲)[1]

میرے دلی محبّ، میرے قلبی دوست

برادرم خواجہ قطب الدین دہلوی

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں جہان کی سعادت عطا فرمائے۔

بندۂ مسکین کی طرف سے سلام مسنون کے بعد واضح ہو

عزیز من!

جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا وہ کبھی سوال یا خواہش یا آرزو نہیں کرتا جس نے نہیں پہچانا ہے وہ ان کی بات کو نہیں سمجھ سکتا۔

دوسرے حرص و ہوا کو ترک کرنا چاہیے۔

جس نے حرص و ہوا کو ترک کیا اس نے مقصود حاصل کرلیا۔ چنانچہ ایسے شخص کے لئے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىo فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى

''جس نے اپنی خواہشات نفسانی کو روکا اس کا ٹھکانا بہشت ہے''

جس دل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے پھیر دیا اسے کثرت شہوات کے کفن میں لپیٹ کر زمینِ ندامت میں دفن کر دینا چاہیے۔

ایک روز خواجہ بایزید بسطامیؒ نے فرمایا

''ایک روز میں خواب میں دیدار الٰہی سے مشرف ہوا، ''پوچھا'' بایزید کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا جو تو چاہتا ہے''

---

[1] اسرار الواصلین صفحہ ۸۵۔۸۷

Marfat.com

خطاب ہوا ''اچھا جس طرح تو میرا ہے اسی طرح میں تیرا ہوں''

ہر کہ گردن نہد رضا اورا　　مر مراحق نگاہ باں باشد

جو تصوف کی ماہیت سے واقف ہونا چاہے وہ اپنے اوپر آسائش کا دروازہ بندہ کر لے۔ پھر زانوئے محبت کے بل بیٹھ جائے۔ اگر یہ کام کرلیا۔ تو سمجھو کہ اہل تصوف ہو گیا۔ طالبان حق کو یہ امر دل و جان سے بجالانا چاہیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وسوسہ شیطانی سے نجات پائے گا اور دونوں جہان کی مرادیں حاصل کرے گا۔

ایک روز میرے شیخ علیہ الرحمۃ نے فرمایا:

''معین الدین! کیا تجھے معلوم ہے کہ صاحب حضور کسے کہتے ہیں؟ صاحب حضور وہ ہے کہ ہر وقت مقام عبودیت میں ہو اور ہر ایک واقعہ کو اللہ کی طرف سے خیال کرے اور جانے اور اس پر راضی رہے۔ وہ جہان کا بادشاہ اس کا محتاج ہے۔''

بعض درویش کہتے ہیں کہ جب طالب کمال حاصل کر لیتا ہے تو گھبراہٹ نہیں رہتی۔ یہ غلط ہے دوسرے جو یہ کہتے ہیں کہ عبادت کرنا بھی اس کے لئے ضروری نہیں ہوتا، یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ عبادت، بندگی اور عبودت میں سربسجود ہے اور اس کے باوجود عجز کا یہ عالم کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:

مَا عَبَدْنَاکَ حَقَّ عِبَادَتِکَ ''ہم نے تیری ایسی عبادت نہیں کی جیسا کہ حق تھا''

یقین جانو کہ جب عارف کمالیت کا درجہ حاصل کرتا ہے تو اس وقت کمال درجہ کی ریاضت جس سے مراد نماز ہے نہایت صدق دل سے ادا کرتا ہے۔ جب کوئی شخص یہ معلوم کر کے صدق سے کام لیتا ہے تو اسے اتنی پیاس محسوس ہوتی ہے گویا اس نے آگ کے کئی پیالے پی رکھے ہیں۔ جوں جوں ایسے پیالے پیتا ہے پیاس غلبہ کرتی ہے اس واسطے کو جمالِ لامتناہی کی انتہا نہیں۔ اس وقت اس کا سکون بے سکون اور آرام بے آرام ہو جاتا ہے۔ تاوقتیکہ بقائے الٰہی سے مشرف نہ ہو جائے۔

والسلام

فقیر معین الدین چشتی سنجری

Marfat.com

مکتوب (۳)[1]

دردمند، طالبِ علم، شوق دیدارِ الٰہی کے آرزومند، درویش جفاکیش میری عزیز بھائی، قطب الدین

اللہ تعالیٰ دونوں جہان میں آپکو سعادت نصیب کرے۔

سلام مسنون!

کے بعد مقصود یہ ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں یہ خاکسار، خواجہ نجم الدین صغریٰ اور خواجہ محمد تارک حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے حاضر خدمت ہوکر خواجہ صاحب سے پوچھا:

''یہ کیونکر معلوم ہو کہ کسی شخص کو قربِ الٰہی حاصل ہوگیا ہے۔''

خواجہ صاحب نے فرمایا:

''نیک عملوں کی توفیق بڑی اچھی شناخت ہے۔ یقین جانو جس شخص کو نیک کاموں کی توفیق دی گئی ہے اس کے قرب کا دروازہ کھل گیا ہے۔''

پھر آبدیدہ ہوکر فرمایا کہ

''ایک شخص کے یہاں ایک صاحبِ وقت لونڈی تھی جو آدھی رات کے وقت اٹھ کر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھتی اور شکرِ حق بجالاتی اور ہاتھ اٹھا کر دعا کرتی کہ:

''پروردگار! میں تیرا قرب حاصل کر چکی ہوں، مجھے اپنے سے دور نہ رکھنا۔''

اس لونڈی کے آقا نے یہ ماجرا سن کر اس سے پوچھا کہ تمہیں کیوں کر معلوم ہوا کہ تمہیں قربِ الٰہی حاصل ہے؟

اس نے کہا:

''مجھے معلوم ہے کہ اس نے مجھے آدھی رات کے وقت جاگ کر دو رکعت پڑھنے کی توفیق دے رکھی ہے۔ اس واسطے میں جانتی ہوں کہ مجھے قربِ الٰہی حاصل ہے۔''

[1] اسرار الواصلین صفحہ ۸۷، ۸۸

Marfat.com

آقا نے کہا:

''لونڈی جا میں نے للہ آزاد کیا''

پس انسان کو دن رات عبادت الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے تا کہ اس کا نام نیک لوگوں کے دفتر میں درج ہو جائے اور نفس وشیطان کی قید سے بچ جائے۔

والسلام

فقیر

معین الدین چشتی سنجری

مکتوب (۴)[1]

اللہ الصمد کے اسرار سے واقف، لم یلد ولم یولد کے انوار کے ماہر میرے بھائی قطب الدین۔

اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج زیادہ کرے۔

فقیر پر تقصیر معین الدین چشتی سنجری کی طرف سے خوشی وخرمی آمیز اور انس و محبت بھرا اسلام پہنچے۔

مقصود یہ ہے کہ تادم تحریر صحتِ ظاہری کے سبب مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کو ثواب دارین عطا فرمائے۔

بھائی! میرے شیخ عثمان ہارونیؒ فرماتے ہیں کہ:

''سوائے اہل معرفت کے کسی اور کو عشق کے رموزات سے واقف نہیں کرنا چاہیے۔''

جب شیخ سعدی میگوئی نے آنجناب سے پوچھا کہ اہل معرفت کو کیوں کر پہچان سکتے ہیں، تو فرمایا کہ

اہل معرفت کی علامت ترک ہے جس میں ترک ہے۔ یقین جانو کہ وہ اہل

---

[1] اسرار الواصلین صفحہ ۸۸، ۸۹

Marfat.com

معرفت ہے اور اسے خدا شناسی حاصل ہے۔ اور جس میں ترک نہیں اس میں معرفت حق کی بو بھی نہیں۔ یہ اچھی طرح یقین کر لو کہ کلمہ شہادت اور نفی و اثبات حق تعالیٰ کی معرفت ہے۔"

مال و مرتبہ بڑے بھاری بت ہیں۔ انہوں نے بہت لوگوں کو سیدھی راہ سے گمراہ کیا اور کر رہے ہیں۔ یہ معبودِ خلائق بن رہے ہیں۔ بہت لوگ جاہ و مال کی پرستش کرتے ہیں۔ پس جس نے جاہ و مال کی محبت کو دل سے نکال دیا اس نے گویا پوری نفی کر دی اور جسے حق تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گئی اس نے پورا پورا اثبات کر لیا اور یہ بات لا الہ الا اللہ کے کہنے اور اس پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

پس جس نے کلمہ شہادت نہیں پڑھا اسے خدا شناسی حاصل نہیں ہوتی۔

والسلام

فقیر

معین الدین چشتی سنجری

مکتوب (۵)[1]

مخزن اسرار یزدانی معدن فیوض سبحانی،

میرے بھائی قطب الدین۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔

ایک روز میرے شیخ نے نفی و اثبات کے کلمہ کی بابت کیا خوب فرمایا کہ نفی اپنے کو نہ دیکھنا، اور جو اثبات اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو دیکھنا ہے۔ کیونکہ کوئی خود بین خدا بین نہیں ہو سکتا، پس نفی کی نفی کرنے والا ہونا چاہیے ورنہ نفی کا کچھ فائدہ نہیں۔ اگر یہ خیال کریں کہ ہستی صرف اللہ تعالیٰ کی ہستی ہے تو مطلب حاصل ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ کلمہ شہادت، نماز، روزہ وغیرہ کی صورت بھی اور حقیقت بھی ہے ان کے حقائق کو چھوڑ کر صرف ظاہری صورتوں پر قناعت کر لینا فضول ہے۔ وہ

[1] اسرار الواصلین صفحہ ۹۴

Marfat.com

شخص بڑا احمق ہے جو ان کے حقائق تک نہیں پہنچتا۔

پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ تھا اور ہمیشہ رہے گا۔ سالک ابتداء میں نابینا ہوتا ہے جب حق کی طرف سے اسے بینائی حاصل ہو جاتی ہے تو پھر اس سے دیکھتا اور سنتا ہے۔ اپنے آپ کو فراموش کر دیتا ہے جب ایسی صورت پیدا ہو جائے تو وہ واصل اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو جاتا ہے۔ والسلام

فقیر
معین الدین چشتی سنجری

مکتوب (۶)[1]

عارف معارف، حق آگاہ، عاشق اللہ
بھائی قطب الدین اوشی

اللہ تعالیٰ آپ کے فقر کو زیادہ کرے۔

دعا گو کی طرف سے اُنس آمیز سلام کے بعد مکشوف رائے معرفت پیرا ہو۔

عزیز من! اپنے مریدوں کو ضرور بتا دینا کہ فقیر مرشد کامل سے کیا مراد ہے اور اس کی علامت کیا ہے؟ اور یہ کیونکر پہچانا جاتا ہے۔

مشائخ طریقت قدس اللہ اسرارہم نے فرمایا ہے۔

اَلْفَقِیْرُ مَا لَا یَحْتَاجُ اِلٰی کُلِّ شَئٍ.

''فقیر اس شخص کو کہتے ہیں جو تمام ضروریات سے فارغ ہو اور اس کے باقی رہنے والے جمال کے سوا اور کسی چیز کا طالب نہ ہو، کیونکہ تمام موجودات کے باقی رہنے والے'' جمال کا آئینہ اور مظہر ہیں۔ اس واسطے وہ ان سب میں اپنا مقصود دیکھتا ہے۔''

بعض بزرگوں نے اس کی تشریح یوں فرمائی ہے کہ:

''کامل فقیر اسے کہتے ہیں کہ جس کے دل سے سوائے حق تعالیٰ کے سب

---

[1] اسرار الواصلین صفحہ ۹۵

Marfat.com

کچھ دور ہوا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی اس کا مقصود مطلوب نہ ہو۔"

"جب ماسوائے اللہ دل سے دور ہو جاتا ہے۔ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔"

پس طالب علم کو ہمیشہ مطلوب و مقصود کے درپے رہنا چاہیے۔

اب یہ معلوم کرنا چاہیے کہ مطلوب و مقصود کیا ہے ،۔ پس معلوم ہونا چاہیے کہ مقصود یہی دردِ سوز ہے، خواہ حقیقی ہو یا مجازی یہاں سوز مجازی سے مراد ابتدائے احکام شریعت ہے۔

والسلام
فقیر
معین الدین چشتی سنجری

Marfat.com

باب (٦)

اورادووظائف

خواجہ غریب نوازؒ کے بتائے ہوئے اورادووظائف کے فیض، اثر ومقبولیت میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ آپ کا فیض اب بھی جاری ہے۔ لوگ آپ کے اورادووظائف سے اب بھی فیض یاب ہوتے ہیں۔ اور فیض یاب ہوتے رہے گے۔ آپ کے بتائے ہوئے اورادووظائف کشودِ کار کی کنجی ہیں۔ ذیل میں آپ کے بتائے ہوئے چند اورادووظائف پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱)

برائے زیارت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے واسطے حضرت قطب صاحبؒ کو ہر رات حسب ذیل درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کی تلقین فرمائی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَحَبِیْبِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ

(۲)

خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص سوتے وقت یہ کلمے پڑھے مجھ کو خواب میں دیکھے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ وَالشَّھْرِ الْحَرَامِ وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اِقْرَاْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ السَّلَامَ

(۳)

حضرت خواجہ غریب نوازؒ کا ارشاد ہے کہ اسم اعظم یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد حَیِّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ لیا کرے اور اپنی ہر ضرورت پوری ہونے کے لئے اللہ سے دعا کرے۔

Marfat.com

(۴)

مہم میں کامیابی کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان ہے کہ جب کوئی مہم درپیش ہوتو کامیابی کے لئے چار رکعت صلوٰۃ العاشقین پڑھے۔ اول رکعت میں سومرتبہ یا اللہ، دوسری رکعت میں یا رحمن، تیسری رکعت میں یا رحیم، اور چوتھی رکعت میں یا ودو پڑھے

(۵)

کشائش رزق کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ کشائشِ رزق کے واسطے صبح وشام حسب ذیل دعا تین مرتبہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ وَاقْدِرْلِیْ عَلٰی کَسْبِہٖ وَمَتِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَتَشْغَلْنِیْ فِیْمَا صَرَّفْتَہٗ عَنِّیْ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ اَجْمَعِیْنَ:

حاجت پوری ہونے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل دعا ہر فرض نماز کے بعد پڑھے گا اس کی ہر حاجت پوری ہوگی:

یَا شَفِیْقُ یَا رَفِیْقُ نَحْنُ مِنْ کُلِّ یَقِیْنٍ

ہر مصیبت سے نجات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص حسب ذیل آیت کریمہ کو مصیبت کے وقت پڑھے، مصیبت سے نجات پائے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

Marfat.com

روزی میں برکت کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ روزی میں برکت کے واسطے حسب ذیل دعا نماز کے بعد بکثرت پڑھنی چاہیے۔

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ

علم کی ترقی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ علم وذہن میں ترقی کے لئے حسب ذیل دعا ہر روز صبح نماز کے بعد پڑھنا مفید ہے:

مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی

مرض سے نجات پانے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ کھیعص، حمعسق چینی کی طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائے یا تعویز لکھ کر گلے میں ڈالے۔

گم ہوئی چیزوں کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو پڑھ کر گم شدہ چیز کو تلاش کرنا کامیابی کی ضمانت ہے ورنہ غیب سے کوئی عمدہ چیز ملے گی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ ط وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ ط وَلَوْ یَرَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ اَنَّ الْقُوَّۃَ لِلّٰہِ جَمِیْعًا وَّاَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعَذَابِ ط

گناہوں کی معافی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو ہر فرض کی نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے سے سب گناہ معاف ہو جائیں گے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طَائِفٌ مِنَ الشَّیْطَانِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ

Marfat.com

مُبْصِرُوْنَ

مقبول دعا

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل دعا خواجگان چشت کے معمولات میں سے ہے۔ صبح کی نماز کے بعد یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ اس دعا کے پڑھنے سے دینی اور دنیاوی حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

اَللّٰھُمَّ زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ سُرُوْرَنَا وَزِدْ مَعْرِفَتَنَاوَزِدْطَاعَتَنَا وَزِدْمَحَبَّتَنَا وَزِدْ عِشْقَنَا وَزِدْشوقَنَا وَزِدْذَوْقَنَا وَزِدْ حَوْلَنَا وَرِدْ قُوَّتَنَا وَزِدْ قُبُوْلَنَا وَزِدْاُنْسَنَا وَزِدْ عِلْمَنَا وَزِدْحِلْمَنَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

دشمن پر غالب آنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جب دشمن کے سامنے جاؤ تو حسب ذیل اسمائے گرامی کا پڑھنا مفید ہے۔

یَا سُبُّوْحُ ، یَا قُدُّوْسُ ، یَا غَفُوْرُ ، یَا وَدُوْدُ

حاجت برآری کے واسطے

حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی قدس سرہ جب مدینہ منورہ سے رخصت ہوئے تو فرمایا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

ہر حاجت کے لئے ایک ہزار اور ایک دفعہ پڑھنا چاہیے۔

اور یا اللہ تین ہزار گیارہ دفعہ سوتے وقت پڑھے۔ ہر روز حَسْبُنَا اللّٰہ وَنِعْمَ الْوَکِیْلَ سو دفعہ پڑھے۔

تائب کو چاہیے کہ ہر فریضہ کے بعد دس دس دفعہ درود شریف اور دس دس دفعہ سورۃ اخلاص پڑھے اور فرض مغرب کے بعد چھ رکعتیں اوّابین تین سلام سے پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ اخلاص تین دفعہ پڑھے اور دو رکعت حفظ الایمان پڑھے

Marfat.com

اور ہر رکعت میں سورۃ اخلاص دس دفعہ پڑھے۔ جب سونے لگے تو اَلَا اِلٰـہ اِلَّا اللّٰـہ مُـحَـمَّـد رَسُوْلُ اللّٰـہِ سو بار پڑھے اور اہل شجرہ کی ارواح پر فاتحہ پڑھے اور اکثر اوقات میں ذکر، اللہ اور لا الہ الا اللہ میں مشغول رہے۔

مصیبت سے خلاصی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھنے سے مصیبت سے رہائی ہو جاتی ہے، اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ،تا آخر سورۃ

اولاد کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اولاد کے واسطے حسب ذیل آیت نماز کے کے بعد تین مرتبہ پڑھے۔

یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمْ اِنَّ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ شَیْءٌ عَظِیْم"

آسیب سے دور کرنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ وَاِذَا بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْن تین مرتبہ پانی میں پڑھ کر آسیب زدہ کو پلا دے

آنکھ کی روشنی کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت نماز کے پڑھنے کے بعد پڑھے انگلی پر دم کر کے آنکھ میں لگائے۔

وَالسَّمَآءَ بَنَیْنَا ھَا بِاَیْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ط وَالْاَرْضَ فَرَشْنَا ھَا فَنِعْمَ الْمَاھِدُوْنَ ط

ڈاڑھ کے درد کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اس رخسار پر ہاتھ رکھے جس طرف درد ہو اور سات بار کہے، اَللّٰھُمَّ اِذْھَبْ عَنْہُ سُوْءَ مَا یَجِدُوَ فَحْشَہٗ بِدَعْوَۃِ نَبِیِّکَ التَّمْکِیْنَ

Marfat.com

الْبَارَکِ عِنْدَکَ

ب: دوسری ترکیب یہ ہے کہ داہنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی جس دانت میں درد ہو اس پر رکھے اور یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ أَسْئَلُکَ بِعِزَّتِکَ وَجَلَالِکَ وَقُدْرَتِکَ عَلٰی کُلِّ شَئٍ فَاِنَّ مَرْیَم لَمْ تَلِدْ غَیْرَ عَیْسٰی مِنْ زُوْجِکَ وَبِکَلِمَاتِکَ اِنْ تَکْشِفْ مَا یُلْقِی فُلَا نُ بنُ فُلَانٍ اَوْتُلْفٰی فَلَا نَةُ بِنْتُ فَلَا نَةُ مِنَ الضُّر

ج: تیسری ترکیب یہ ہے کہ جس رخسارہ کی طرف درد ہو اس پر یہ لکھا جائے۔

وَلَهٗ مَا سَکَنَ فِی الَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

تجارت میں ترقی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ تجارت میں ترقی کے واسطے حسب ذیل درود زیادہ پڑھنا چاہیے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ الْمُوْمِنِیْنَ وَ الْمُوْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

نماز کی مقبولیت کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ نماز کے بعد کلمہ توحید تین بار پڑھ لینے سے نماز کو درجہ مقبولیت حاصل ہو جائے گا۔

رزق میں ترقی کے واسطے

اِنَّ اللّٰهَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ط وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَکَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ اِنَّهٗ کَانَ حَلِیْماً غَفُوْرًا: نماز کے بعد بکثرت پڑھنے سے، خواجہ غریب نوازؒ کا فرمان ہے کہ رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔

فتوحات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر صبح کو تین بار پڑھے:

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ بِاِسْمِکَ اِبْتَدَیْتُ وَبِکَرَمِکَ اِقْتَدَیْتُ وَبِکَرَمِکَ اِقْتَدَیْتُ وَبِکَرَمِکَ اِقْتَدَیْتُ وَبِنُوْرِ قُدْسِکَ اھْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِکَ اَسْتَغِیْثُ وَاَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

پھل کی مٹھاس کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھ کر پھل کو تراشے شیریں معلوم ہو گا : فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

زہریلے جانور کے کاٹے کا اتار

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جس جگہ زہریلا جانور کاٹے اس مقام پر انگلی گھماتا ہوا ایک سانس میں سات دفعہ یہ پڑھ کر چھینٹا مارے یا کان میں دم کرے۔

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

جملہ حاجات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیات کو انگشتری پر کندہ کرا کے اپنے پاس رکھے

وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ" لِّلْعَالَمِیْنَ

رجعت عمل سے محفوظ رہنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی عمل کے وقت حسب ذیل سورت کو پڑھ لے تو وہ عمل کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاَذِنَتْ لِرَبِّھَا وَحُقَّتْ وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ وَاَلْقَتْ مَا فِیْھَا وَتَخَلَّتْ.

قرض کی ادائیگی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھنا مفید ہے۔

Marfat.com

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّتہً طَیِبَۃً اِنَّکَ سَمِیْع الدُّعَآءِ

کشائش رزق کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ شروع مہینے کے جمعہ سے چالیس جمعہ تک بعد نماز مغرب گیارہ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے اور ہر جمعہ کے بعد حسب ذیل آیت کاغذ پر لکھ کر کنویں میں ڈالتا رہے۔ وَلَقَدْ مَکَّنّٰکُمْ فِی الْاَرْضِ وَجَعَلْنَکُمْ فِیْھَا مَعَایِشَ قَلِیْلًا مَا تَشْکُرُوْنَ

بغض وعداوت سے بچنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ چالیس دن تک سو مرتبہ یہ پڑھے اور پڑھتے وقت دشمن کا خیال دل میں رکھے:

وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

ہر مشکل کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو پڑھ کر دعا کرے:

وَاِذَ جَاءَ تْھُمْ اٰیَۃ'' قَالُوْ لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَا اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ اَللّٰہ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسٰلَتَہٗ

ہر مرض و درد کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ تکلیف یا درد کی جگہ حسب ذیل آیت کو ہاتھ رکھ کر تین دفعہ دم کرے: وَکَلْبُھُمْ بَاسِط'' ذِرَاعَیْہِ بِالْوَصِیْدِ

دل کی گھبراہٹ کو دور کرنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت لکھ کر تعویز بنا کر گلے میں اس طرح لٹکائیں کہ دل پر رہے۔ ہو سکے تو تاگے میں باندھ دیں۔ تاکہ دل سے نہ ہٹنے پائے۔

ھُوَ الَّذِیْ اَیَّدَکَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْ بِھِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِیْ

Marfat.com

اَلْاَرْضِ جَمِیْعاً مَّا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِھِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَھُمْ اِنَّہٗ عَزِیْز" حَکِیْم"

بدخوابی سے بچنے کے واسطے

حضرت خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت کو سوتے وقت پڑھے یا لکھ کر گلے میں ڈالے:

فَلَمَّا اَلْقَوْ قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِہِ السِّحْرُ ط اِنَّ اللّٰہُ سَیُبْطِلُہٗ اِنَّ اللّٰہ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ ط وَیُحِقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ

بلیات سے بچنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت پڑھ کر کشتی یا سواری پر سوار ہونے سے راستے کی تمام بلیات سے امن پائے گا۔ کسی کو اگر سردی سے بخار آتا ہو تو بیری کی لکڑی پر لکھ کر گلے میں ڈالے:

اِنِّیْ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ رَبِّیْ وَرَبِّکُمْ مَامِنْ دَابَّۃٍ اِلَّا ھُوَ اٰخِذ" بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

ہر مشکل کے حل کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر مشکل کے حل کے لئے سورۂ فاتحہ زیادہ پڑھنی چاہیے ۔مشکل کے وقت سورہ فاتحہ اس طرح پڑھنا چاہیے کہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے میم کو اَلْحَمْد کے لام سے ملایئے اور آمین کے نون پر وَلَا الضَّالِّیْنَ کے بعد تین مرتبہ آمین کہے۔

آنکھوں کی روشنی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ آنکھوں کی روشنی قائم رکھنے کے لئے ہر نماز کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْقَیُّوْم پڑھے اور آنکھوں پر دم کرے پھر عَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْم

Marfat.com

پڑھے اور آنگوٹھوں پر دم کر کے آنکھوں پر انگوٹھوں کو ملے

مخلوق کی محتاجی سے بچنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص حسب ذیل دعا ستر مرتبہ پڑھے گا مخلوق کا محتاج نہ ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَنِفَضْلِکَ عَنْ مَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ

گم ہوئی چیز ملنے کے لئے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ گم شدہ چیز ملنے کے لئے حسب ذیل دعا پڑھنی چاہیے۔

یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِجْمَعْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ

آنکھ کا درد دور ہونے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ آنکھ کا درد دور کرنے کے لئے اور آنکھ کی روشنی حاصل کرنے کے واسطے اللہ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمْ پڑھ کر انگلیوں کے سروں پر دم کرے اور آنکھوں پر پھیرے پھر الٓمّٓ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھ کر اسی طرح کرے۔ پھر اسی طرح اَلْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ پڑھے اور آنکھوں پر پھیرے۔

قرض کی ادائیگی کے واسطے

ا۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ حسب ذیل آیت صبح و شام پڑھ لینے سے قرض ادا ہو جائے گا:

رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً اِنَّکَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ

ب۔ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ قرض کے ادا ہونے کے واسطے امام مالکؒ کے

Marfat.com

موطا میں حسب ذیل دعا آتی ہے۔

اَللّٰھُمَّ فَالِقَ الْاَصْبَاحِ جَعْلَ الَّیْلَ سَکَنًا وَّالشَّمْشَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الفَقَرِ وَاَمْضِ لِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَقُوَّتِیْ فِیْ سَبِیْلِکَ خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے بعد سو دفعہ

اَللّٰھُمَّ یَا غَنِیُّ یَا حَمِیْدُ یَا مُبْدِعُ یَا مُعِیْدُ یَا رَحِیْمُ یَا وَدُوْدُ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَا لِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ پڑھے اور پھر ہر روز سو بار پڑھا کرے

پریشانی دور کرنے کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ہر روز سات بار حسب ذیل آیت پڑھنا اور پڑھ کر داہنے سینے پر ملنا اور اس کی مداومت کرنا مفید ہے۔

ھُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ السَّکِیْنَۃَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِھِمْ وَلِلّٰہِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا

نماز استخارہ

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ استخارہ کی نماز جو شب میں پڑھی جاتی ہے، اس کی پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے اور سوتے وقت اپنے مقصد کے متعلق تصور کر کے اور دعا کر کے سو رہے۔

دوزخ سے نجات کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کے ایام عشرہ میں سورہ فاتحہ پڑھنا چاہیے۔

فتح و کامرانی کے واسطے

خواجہ غریب نوازؒ فرماتے ہیں کہ اذا جاء نصر اللہ پڑھنا چاہیے۔

Marfat.com

حصہ سوئم

باب(۱)

کشف وکرامات

کرامت کو عقلی دلائل سے سمجھنا ناممکن ہے۔ اولیاء اللہ سے کرامتیں ظہور میں آتی ہیں۔ کرامت نام ہے اس چیز کا جو عقل میں نہ آئے۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ سے صدہا کرامتیں ظہور پذیر ہوئیں۔ آپ کے وصال کے بعد بھی کرامتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ جس طرح آپ سے حیات ظاہری میں کرامتیں سرزد ہوتی تھیں اس طرح بعد وصال بھی کرامتیں ظہور میں آتی رہتی ہیں۔ یہاں سب کے لکھنے کی گنجائش نہیں، چند پیش کی جاتی ہیں:

سبزہ وار کا حاکم یادگار محمد تھا وہ اپنے ظلم اور بدمزاجی کے واسطے مشہور تھا وہ فسق وفجور میں مبتلا تھا، جب خواجہ غریب نواز سبزہ وار میں رونق افروز ہوئے تو آپ یادگار محمد کے باغ میں حوض کے پاس بیٹھ کر قرآن مجید کی تلاوت کرنے لگے۔ خواجہ غریب نوازؒ نے یادگار محمد کے خادم کے کہنے کی مطلق پرواہ نہ کی اور آپ وہیں بیٹھے رہے۔ جب یادگار محمد وہاں پہنچا تو خواجہ غریب نوازؒ کو وہاں بیٹھا دیکھ کر اپنے خدمت گاروں پر خفا ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ نے سر اٹھایا اور اس کی طرف دیکھا، نظر کا دوچار ہونا تھا کہ یادگار محمد کانپنے لگا وہ گر پڑا اور بے ہوش ہوگیا۔ اس کے خادموں نے جب خواجہ بزرگ سے درخواست کی تو آپ نے حوض سے تھوڑا سا پانی لے کر یادگار محمد کے منہ پر چھینٹا مارا وہ ہوش میں آیا معافی کا خواستگار ہوا۔ خواجہ غریب نوازؒ کا مرید ہوا، غرض تائب ہوکر خواجہ غریب نوازؒ کی نگاہ کرم کی بدولت واصلان حق میں سے ہوا۔

اس قسم کا واقعہ بلخ میں پیش آیا۔ مولانا ضیاء الدین ایک مشہور حکیم اور فلسفی تھے، مولانا کو اپنے ظاہری علم پر بہت گھمنڈ اور ناز تھا۔ خواجہ غریب نواز نے جو آپ کو

Marfat.com

کلنگ کی ایک بھنی ہوئی ران دی۔اس کو کھاتے ہی مولانا اپنا سارا فلسفہ بھول گئے۔ آپ بے ہوش ہو گئے۔خواجہ غریب نوازؒ نے یہ دیکھ کر اپنے پس خوردہ میں سے تھوڑا سا مولانا کے منہ میں ڈالا۔مولانا کو ہوش آ گیا۔اپنے خیالات فاسدہ پر نادم ہوئے۔ حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے مرید ہوئے بعدازاں خرقہ خلافت پایا۔

ایک بار کا واقعہ ہے کہ خواجہ غریب نوازؒ ایک جنگل سے گزر رہے تھے۔آپ کے ساتھ آپ کے چند مرید بھی تھے۔اس جنگل میں کچھ ڈاکو رہتے تھے جن کا کام لوٹ مار تھا۔انؔ ڈاکوں نے خواجہ غریب نوازؒ اور ان کے مریدوں کو گھیر لیا۔جو آپ کے مریدوں کے پاس تھا ان ڈاکوؤں نے چھیننا شروع کر دیا۔خواجہ غریب نوازؒ نے جب اپنی نگاہ جادو اثر ان ڈاکوؤں پر ڈالی تو وہ کانپنے لگے۔آپ کے قدموں پر گر پڑے۔سامان جو چھینا تھا وہ واپس کیا۔خواجہ غریب نوازؒ کے دست حق پرست مشرف بااسلام ہوئے۔خواجہ غریب نوازؒ نے بعدازاں ان کو چند نصیحتیں فرمائی۔ڈاکوں پر کافی اثر پڑا وہ دین حق پر کاربند رہے۔انہوں نے سچائی کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

اجمیر پہنچ کر خواجہ غریب نواز نے ایک سایہ دار درخت کے نیچے قیام فرمایا۔ ابھی آپ وہاں بیٹھے کچھ دیر نہ ہوئی تھی کہ ساربان وہاں پہنچے اور آپ سے کہا:

''یہاں سے ہٹ کر کہیں اور بیٹھو، یہ جگہ راجہ کے اونٹوں کے بیٹھنے کی ہے''

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے فرمایا کہ اونٹوں کو کہیں بھی بٹھا دو جگہ کافی ہے لیکن ساربان نہ مانے۔

آپ یہ کہتے ہوئے اٹھے کہ ''اچھا اب یہاں اونٹ ہی بیٹھیں گے۔''

دوسرے دن جب اونٹوں کو اٹھانے کی کوشش کی گئی تو اونٹ اپنی جگہ سے نہ اٹھے۔ساربان خواجہ غریب نواز کے پاس پہنچے اور معافی کے خواستگار ہوئے۔خواجہ غریب نوازؒ کو ان پر رحم آ گیا آپ نے فرمایا ''اچھا اب جاؤ اونٹ اٹھے ہوئے پاؤ گے ،چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت قطب صاحبؒ فرماتے ہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ ہر سال زیارت کعبہ کے لئے بقوت روحانی اجمیر سے تشریف لے جاتے تھے۔ جب آپ کا کام کمالیت کو پہنچا تو آپ کا یہ معمول تھا کہ آپ ہر شب بعد نماز عشاء کعبۃ اللہ تشریف لے جایا کرتے تھے اور نماز فجر اجمیر میں ادا فرماتے تھے۔

حاکم وقت نے ایک شخص کو جو بلا قصور تھا، پھانسی دی۔ اس کی ماں روتی پیٹتی خواجہ غریب نوازؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور عرض کیا کہ اس کا بیٹا بے قصور ہے۔ وہ عورت آپ سے فریاد رسی کی طالب ہوئی،۔ آپ عصاء لے کر اس کے ساتھ روانہ ہوئے، مقتول کے گھر پہنچ کر آپ نے عصاء سے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

''اے مظلوم! اگر تو بے گناہ قتل کیا گیا ہے تو خدا کے حکم سے زندہ ہو جاء اور دار سے نیچے چلا آ۔

آپ کے اس ارشاد پر مقتول زندہ ہو گیا اور دار سے اتر آپ کے قدموں پر سر رکھا اور اپنی ماں کے ساتھ اپنے گھر چلا گیا۔

وفات کے بعد بھی صدہا کرامتیں آپ سے ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں۔ بہ نظر اختصار چند پیش کی جاتی ہیں:

حضرت بابا فرید الدین گنجشکرؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ کچھ عرصے تھے خواجہ معین الدین سنجری قدس سرہ کے روضہ مین معتکف رہا۔ عرفہ کی ایک رات روضہ متبرکہ کے نزدیک نماز ادا کی اور وہیں کلام اللہ شریف پڑھنے میں مشغول ہو گیا۔ تھوڑی رات گزری تھی کہ میں نے پندرہ سیپارے ختم کر لئے۔ سورہ کہف یا سورہ مریم میں ایک حرف مجھ سے ترک ہو گیا۔ حضرت مخدوم کے روضہ سے آواز آئی کہ یہ حرف چھوڑ گئے ہیں اسے پڑھو۔ دوبارہ آواز آئی عمدہ پڑھتا ہے خلف الرشید ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔

جب میں قرآن پڑھ چکا تو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے پائینتی پر سر رکھ دیا اور رو کر مناجات کی کہ مجھے معلوم نہیں کہ میں کس گروہ میں سے ہوں۔ یہی فکر تھی کہ

Marfat.com

روزہ اطہر سے آواز آئی کہ، مولانا! جو شخص یہ نماز ادا کرتا ہے وہ بخشے ہوؤں میں سے ہے۔

پھر خواجہ غریب نوازؒ کے قدموں کی طرف سر رکھ دیا تو معلوم ہوا کہ ٹھیک میں اس گروہ میں سے ہوں جیسا کہ فرمایا تھا۔ کچھ دیر بعد وہاں سے بہت سی نعمت حاصل کر کے چلا آیا۔[1]

جہانگیر کا واقعہ ہے کہ شکار میں ایک نیل گائے کے پیچھے تین کوس پیدل گیا مگر وہ شکار نہ ہوئی، اس نے نذر مانی کہ اگر اسے شکار کر لوں گا تو حضرت خواجہ غریب نوازؒ کی روح کے لئے اس کا گوشت پکا کر فقراء کو کھانا کھلاؤں گا چنانچہ وہ نیل گائے رک گئی اور جہانگیر نے ایسا ہی کیا۔

جہانگیر اس واقعہ کے تین دن بعد پھر شکار کو گیا۔ ایک نیل گائے نظر آئی، جہانگیر اس کے پیچھے شام تک پھرتا رہا لیکن وہ نیل گائے کسی مقام پر نہ ٹھہری، آفتاب غروب ہو گیا، جہانگیر نا امید ہو گیا، اس حالت میں اس کی زبان پر فوراً آیا کہ اے خواجہ! یہ نیل گائے بھی آپ کی نذر ہے۔"

جہانگیر کی زبان سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ وہ نیل گائے بیٹھ گئی۔ اس نے اس کا شکار کر لیا اور فقیروں کو کھلائے جانے کا حکم دیا۔[2]

---

[1] راحت القلوب ص ۵۲ [2] توزک جہانگیری مطبوعہ غازی پورہ ص ۹۱، ۹۲

Marfat.com

عکسِ عرشِ کبریا درگاہِ تو

گلشنِ خوبیست این بُستانِ ما

تمہارے در سے غریب ہو گئے امیر نواز
تمہارا دَر دَرِ فَیضان ہے غریب نواز

Marfat.com

حصہ چہارم

باب(۱)

عمارات درگاہ شریف

درگاہ شریف کی عمارات خواجہ غریب نوازؒ کے پرستاروں کی عقیدت کا اظہار ہیں۔ یہ عمارات ان کے عقیدت مندانہ جذباتِ کی شاہد ہیں۔صدیوں سے یہ سلسلہ جاری ہے۔اب عمارات کی تعداد کافی ہے۔سب کے یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں۔ خاص خاص پیش کی جاتی ہیں۔

عثمانی دروازہ

۱۹۱۲ء تا ۱۹۱۵ء

اس کو نظام گیٹ بھی کہتے ہیں۔سر عثمان علی خاں سابق نظام حیدرآباد ۱۹۱۲ء میں اجمیر میں حاضر ہوئے۔ یہ دروازہ آپ ہی کا بنوایا ہوا ہے۔محراب دروازہ کی چوڑائی ۱۶ فٹ ہے بلندی تقریباً ستر فٹ ہے۔دروازہ کے اوپر نقار خانہ ہے۔

کلمہ دروازہ

شاہ جہاں نے ۱۰۴۷ء میں یہ دروازہ تعمیر کرایا۔اس کو شاہ جہانی دروازہ بھی کہتے ہیں۔محراب دروازہ کی پیشانی پر کلمہ شریف ہندی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔اس لئے اس کو کلمہ دروازہ بھی کہتے ہیں۔

اکبری مسجد

۱۵۷۰ء

جہانگیر کی ولادت کے چھ ماہ بعد اکبر اجمیر شریف حاضر ہوا اور اس مسجد کی تعمیر کا حکم دیا۔ یہ مسجد معہ متعلقہ عمارت ۱۴۰ فٹ مربع ہے، مسجد کی محراب ۶۵ فٹ بلند ہے۔

Marfat.com

بلند دروازہ۔

۱۵۵۴ء

یہ دروازہ سلطان محمود خلجی نے تعمیر کرایا۔ چونکہ درگاہ شریف کی اور عمارتوں سے یہ بلند ہے اس لئے اس کو بلند دروازہ کہتے ہیں۔ اس دروازہ کی بلندی ۸۵ فٹ ہے۔

بڑی دیگ

۱۵۶۷ء

اکبر "چتوڑ" کی فتح کے بعد پا پیادہ سفر کر کے ۱۵۶۷ء میں اجمیر پہنچا اور یہ دیگ تیار کرائی اس میں سو من چاول پکتے ہیں۔ اس کا محیط ۳۶ فٹ ۱۰ انچ اور قطر ساڑھے بارہ فٹ ہے۔[1]

چھوٹی دیگ

۱۶۱۳ء

یہ دیگ جہانگیر کی پیش کی ہوئی ہے اس میں اسی من چاول پکتے ہیں[2] اس کا محیط ساڑھے بائیں فٹ اور قطر ۸ فٹ ۲ انچ ہے۔

محفل خانہ

۱۸۹۱ء

یہاں محفل سماع منعقد کی جاتی ہے یہ عمارت ۴۶ فٹ مربع ہے۔

خانقاہ

۱۵۶۹ء

یہ وہ مقام ہے کہ جہاں حضرت خواجہ غریب نوازؒ کو بعد وفات غسل دیا گیا۔

---

[1] احسن السیر [2] احسن السیر

Marfat.com

شاہجہانی مسجد

سنہ ۱۶۳ء

یہ مسجد شاہ جہان کی تعمیر کردہ ہے۔ سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اس کا طول ۹۷ گز شرعی اور عرض ۳۷ گز شرعی ہے

چلہ بابا فرید گنج شکر

سنہ ۱۶۳ء

یہ وہ مقام ہے جہاں حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ نے چلہ کشی کی تھی چلہ کا دروازہ بند رہتا ہے۔ محرم کی پانچ تاریخ کو کھلتا ہے۔ اس دن لوگ زیارت سے مشرف ہوتے ہیں۔

جنتی دروازہ

یہ دروازہ بند رہتا ہے۔ عیدین اور خواجہ غریب نوازؒ اور عثمان ہارونی قدس سرہ کے عرس کے موقع پر کھلتا ہے۔

ارکاٹی دالان

سنہ ۱۷۹۳ء

روضہ منورہ کے بائیں جانب یہ دلان ہے اس کو ارکائی یا کرناٹکی دالان کہتے ہیں۔

اولیاء مسجد

خواجہ غریب نوازؒ اس مقام پر پڑھا کرتے تھے[1] پہلے یہ قلندری مسجد تھی۔

بیگمی دلان

شاہ جہاں کی لڑکی جہاں آراء نے یہ دلان تعمیر کرایا۔ یہ گنبد شریف کے شرقی دروازہ کے آگے

---

1 توزک جہانگیری

واقع ہے۔اس کے ستون اور چھت سنگ مرمر کی ہے۔اس کا فرش سنگ افشاں ابری

روضہ منورہ

خواجہ حسین ناگوریؒ نے خواجہ غریب نوازؒ کے مزار پر گنبد وعمارات روضہ تعمیر کرائیں۔گنبد شریف کے اندر کا حصہ سنگِ بستہ کا ہے۔گنبد پنچوانس میں ہے۔گنبد سفید ہے، سنہری تاجدار کلس اس سفید گنبد پر آویزاں ہے۔گنبد کے اندر کے حصہ میں سنہری لاجوردی کا کام ہے۔مزار شریف کے تعویز میں یاقوت رمانی جڑا ہوا ہے۔چھپر کھٹ کے بیچ میں سنہری کٹہرہ جہانگیر نے بنوا کر نذر کیا تھا۔جہانگیر نے اس کے متعلق خود لکھا ہے کہ: ''بعض مرادیں بر آنے پر ۱۰۰۵ھ میں نے مجر طلائی جالی دار مرقد خواجہ بزرگ پر نذر کیا۔مجر ایک لاکھ دس ہزار روپے کی لاگت سے بتاریخ ۲۷ رجب المرجب تیار ہوا میں نے حکم دیا کہ اسے لے جا کر روضہ اقدس پر نصب کریں۔''

مجر صاحبزادی صاحبہ

خواجہ غریب نوازؒ کی صاحبزادی بی بی حافظ جمال روضہ منورہ کی جنوبی دیوار سے ملحق حجرہ میں آسودہ ہے۔مزار کے پاس دو چھوٹی چھوٹی قبریں ہیں۔یہ بی بی حافظ جمالؒ کے صاحبزادوں کے مزارات ہیں۔

مسجد صندل خانہ.....۱۴۸۴ء

یہ مسجد روضہ منورہ کے سرہانے کی طرف واقع ہے۔سلطان محمود خلجی نے یہ مسجد تعمیر کرائی۔جہانگیر نے اس میں چار بڑھائے۔اورنگ زیبؒ نے اس کی مرمت کرائی۔پس یہ مسجد تینوں بادشاہوں کے نام سے منسوب کی جاتی ہے۔مزار شریف کے اترے ہوئے پھول یہاں رکھے جاتے ہیں۔اس وجہ سے یہ مسجد، مسجد پھول جانے کے نام سے مشہور ہوئی یہاں خواجہ غریب نوازؒ کے مزار کے لئے صندل گھسا جاتا ہے، اس وجہ سے اس مسجد کو صندل خانہ بھی کہتے ہیں۔

Marfat.com

مُعین یہاں فخر کون و مکاں ہو یہ عظمت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
غریبوں کے حامی ہو مشکل کشا ہو یہ شفقت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے

رہے گی یاد ابد تک تری ولادت کی
ازل کے پھولوں سے یہ ہے بسی غریب نواز

Marfat.com

باب(۱)

نذر عقیدت

اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ خواجہ غریب نوازؒ سرچشمہ ہدایت ہیں خورشیدِ حقیت ہیں۔ انوار امامت سے منور ہیں۔ منشائے مشیت ہیں۔ صہبائے ولایت ہیں۔

آپ منیر دین ہیں۔ جبل متین ایمان کے امین ہیں اور نگ نشین ہیں، اساس دین ہیں، آپ صاحب رشدؔ اور صاحب ارشاد ہیں۔

اجمیر کو خواجہ غریب نوازؒ کی آخری آرام گاہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسی باعث اجمیر، اجمیر شریف کہلانے لگا۔ یہ قدیم اور پرانا شہر جس کی آغوش میں صدیوں کی داستان مضمر ہے۔ خواجہ غریب نوازؒ کا مسکن اور مدفن ہونے پر بجا طور پر فخر کرتا ہے۔

یہ مدینتہ الہند کہلاتا ہے۔ اجمیر شریف خواجہ غریب نوازؒ کی رشد و ہدایت کا مرکز رہا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ نے دعوت اسلام لوگوں کو دی۔ لیکن آپ کا طریقہ کار جبر و تشدد سے پاک وصاف تھا۔ لوگ آپ کی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کے گرویدہ ہوتے اور آپ سے قریب ہونے کی کوشش کرتے۔

آج بھی آپ کے لاکھوں حلقہ بگوش غلام نظر آتے ہیں۔

خواجہ غریب نواز نے جو پیغام دیا وہ روح کی روشنی کو باقی رکھنے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے ماحول کا نقشہ بدل دیا۔ انہوں نے سچائی، صداقت اور ایثار کی راہ اپنے لئے متعین کر لی تھی اور اسی راہ پر چلنے کی انہوں نے لوگوں کو ہدایت فرمائی۔

حضرت خواجہ غریب نوازؒ نے محبت کی بنیاد پر اپنے فکر و عمل کی عمارت تیار کی آج بھی بھٹکے ہوئے لوگ اسمیں پناہ لے سکتے ہیں جو اس حصار میں آ گیا فلاح پا گیا۔

Marfat.com

خواجہ غریب نوازؒ کی تعلیمات کردار اور عمل اس وقت بھی انسانی ذہن وفکر میں خوش گوار انقلاب لا سکتے ہیں۔

آپ اعلیٰ حسبی ہیں والا نسبی ہیں آپ نور خدا ہیں نور نبی ہیں۔ قائمِ دین مصطفوی ہیں، لطف اتم ہیں بحر سخا ہیں۔

آپ حق کی اذان ہیں۔ حبیب ذات الٰہی ہیں۔ انیس روح نبی ہیں، سراغ عارفاں ہیں، جان اولیاء ہیں۔

آپ کی ذات والا صفات روشنی کا بلند مینار ہے جس سے دور دور تک اُجالا پھیلا۔

خواجہ غریب نوازؒ کے سفید گنبد پر سنہری تاج آپؒ کی عظمت و بزرگی و برتری کا شاہد ہے۔ یہ آپ کی حکومت کا گواہ ہے۔ یہ آپ کی روحانی سلطنت کا اشارہ ہے۔

یہ تاج ہماری امیدوں کا مرکز ہے۔ یہ ہماری آرزوؤں کا محور ہے۔ ہماری تمناؤں کو پورا کرنے والا ہے۔

یہ تاج اس بادشاہ کا ہے جس کی سلطنت کو زوال نہیں۔ یہ تاج اس بادشاہ کا ہے جو لوگوں کے دلوں پر حکومت کرتا ہے۔

یہ تاج آپ کی ریاضت کا صلہ ہے۔ یہ تاج آپ کے مجاہدہ کا بدلہ ہے۔ یہ تاج آپ کے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ یہ تاج پیر و مرشد کی خدمت کا ثمرہ ہے۔

یہ تاج لوگوں کو آپ سے عقیدت کا آئینہ دار ہے۔ یہ تاج انسانیت کا عروج ہے

آپ کا تاج امین کا پیغام ہے۔ مساوات و اخوت کی دعوت۔ بے کسوں کا سہارا ہے۔ مرادوں کا بر لانے والا ہے۔ سب کو پناہ دینے والا ہے۔ آپ کا یہ سنہری تاج آپ کی مقبولیت کی دلیل ہے۔

آپ کا یہ تاج فلاح و خیر سے لبریز مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

Marfat.com

آپ کا یہ تاج کی نگاہ، سلامتی کی زبان اور کردار کی روشنی کا حامی ہے، یہ سنہری تاج عرفان حق کے راز کو آشکار کرتا ہے۔

خواجہ غریب نوازؒ کا سنہری تاج سنہری، آپ کی زندگی کی داستان کو دہراتا ہے۔

یہ تاج زندگی کو نشیب سے فراز کی طرف سے جانے کے لئے کافی ہے۔

ختم شد

Marfat.com

زاویہ پبلشرز

۶۔ مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ
لاہور۔ فون، ۷۲۴۸۶۵۷ — ۰۴۲
موبائل، ۹۴۶۷۰۴۷ — ۰۳۰۰

نام کتاب	مصنف/مرتب	قیمت
کشف العرفان	ڈاکٹر نور محمد ربانی	۱۴۰ روپے
اللہ والے	ظہور الحسن شارب	۱۱۰ روپے
اللہ والیاں	احمد مصطفےٰ صدیقی راہی	۱۱۰ روپے
تاریخ مشائخ نقشبند	محمد صادق قصوری	۲۰۰ روپے
افضل الرسل صلی اللہ علیہ وسلم	محمد صادق قصوری	۹۰ روپے
مکاشفات و روحانیات	پروفیسر عبدالصمد الصارم الازہری	۱۲۰ روپے
کرامات صحابہ رضی اللہ عنہ	عبدالمصطفےٰ اعظمی	۷۵ روپے
جنتی زیور	عبدالمصطفےٰ اعظمی	۱۲۰ روپے
تاریخ ساز اقوال	رائے محمد کمال	۱۳۵ روپے
اولاد کو سکھاؤ محبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی	ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی ترجمہ ڈاکٹر محمد مبارز ملک	۹۰ روپے
اسلام میں عورت کا مقام و مرتبہ	ثریا بتول علوی	۱۰۰ روپے
فیضانِ اویس	حضرت خواجہ نور الحسن تارک اویسی رحمۃ اللہ علیہ	۶۰ روپے
تحفہ جوانی	ابن کرم	۶۰ روپے
حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	بشیر حسین چشتی نظامی	۷۰ روپے
کشف المحجوب	حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری رح	۱۶۰ روپے
اسلام میں شادی کا تصور	از پروفیسر سعید احمد چشتی	۷۰ روپے
ملفوظات و فوائد حضرت بندہ نواز گیسو دراز رح	خواجہ بشیر حسن چشتی نظامی	۱۰۰ روپے
شیریں حکایات	محمد امین شرقپوری	۱۰۰ روپے
گلدستہ احادیث	حضرت اعلیٰ غلام مرتضیٰ بیربلوی	۹۰ روپے
بزرگوں کے عقیدے	مفتی جلال الدین احمد امجدی	۹۰ روپے
محفل اولیاء	حضرت علامہ شاہ مراد سہروردی	۱۵۰ روپے
اسلام کی اخلاقی تعلیمات	حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۰ روپے
تاریخ اولیاء	حضرت خواجہ حسن چشتی نظامی	۱۷۰ روپے
زلف و زنجیر مع لالہ زار	علامہ ارشد القادری	۹۰ روپے
القاعدہ	مقبول ارشد	۱۵۰ روپے
تاریخ کے گمشدہ اوراق	علامہ نیاز فتح پوری	۱۴۰ روپے
جنت کا میوہ	قاری محمد رمضان	۹۰ روپے
حضرت عثمانؓ کا عہد تاریخ	ڈاکٹر نور احمد	۸۰ روپے
پیارے رسول کی پیاری باتیں	فیاض سید	۸۰ روپے
حضرت علیؓ کا دورِ خلافت	قاری محمد علی نقشبندی	۸۰ روپے
حضرت ابوبکر صدیق رض کا دورِ خلافت	علامہ خالد محمود	۸۰ روپے
حضرت عمر فاروق رض کا دورِ خلافت	علامہ خالد محمود	۸۰ روپے
اولاد کو سکھاؤ محبت اہل بیت کی		۱۰۰ روپے
منتخب حدیثیں		۶۰ //
شرح قصیدہ بردہ شریف		۸۰ //

Marfat.com

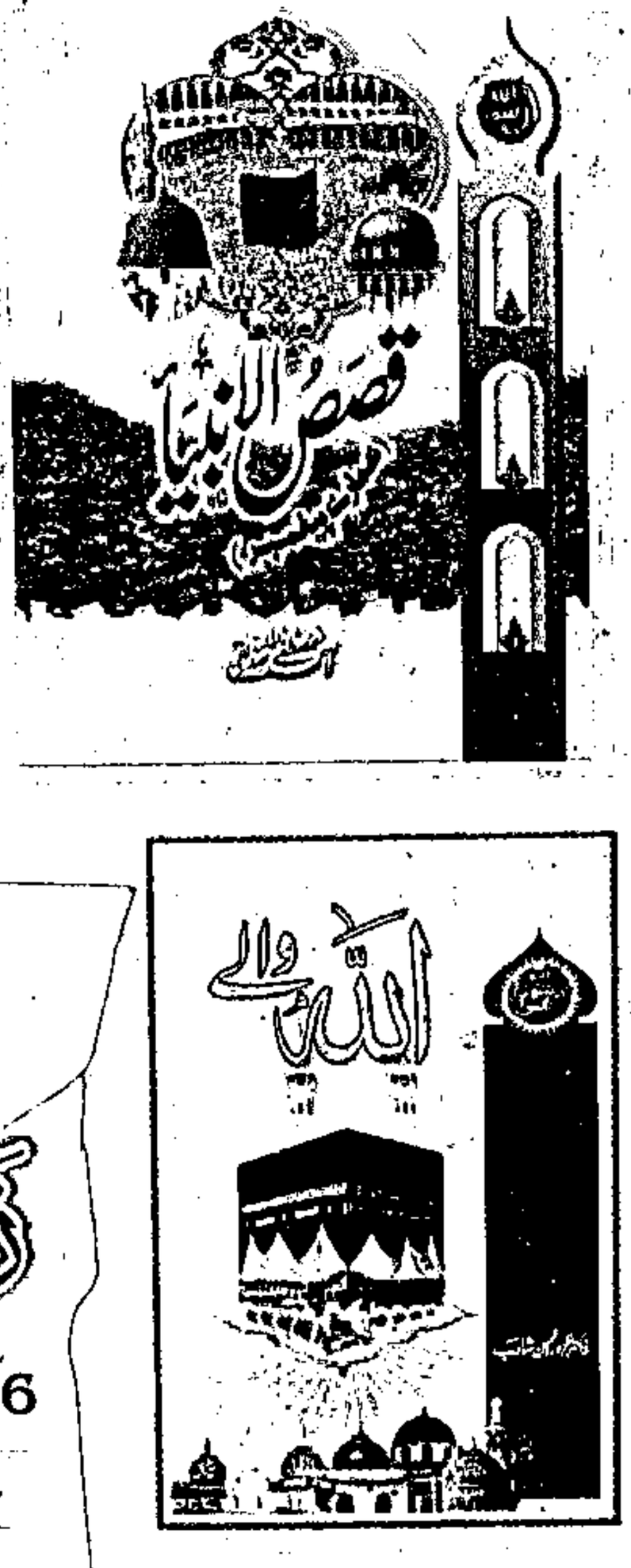

پبلشرز
زاویہ

زاویہ پبلشرز

6 مرکز الاویس (سستا ہوٹل) دربار مارکیٹ

Voice: 042-7248657 Mobile: 0300-9467047

297.62 م 556 ش

67253-U-6.7

Marfat.com

مُعینُ الہند

حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

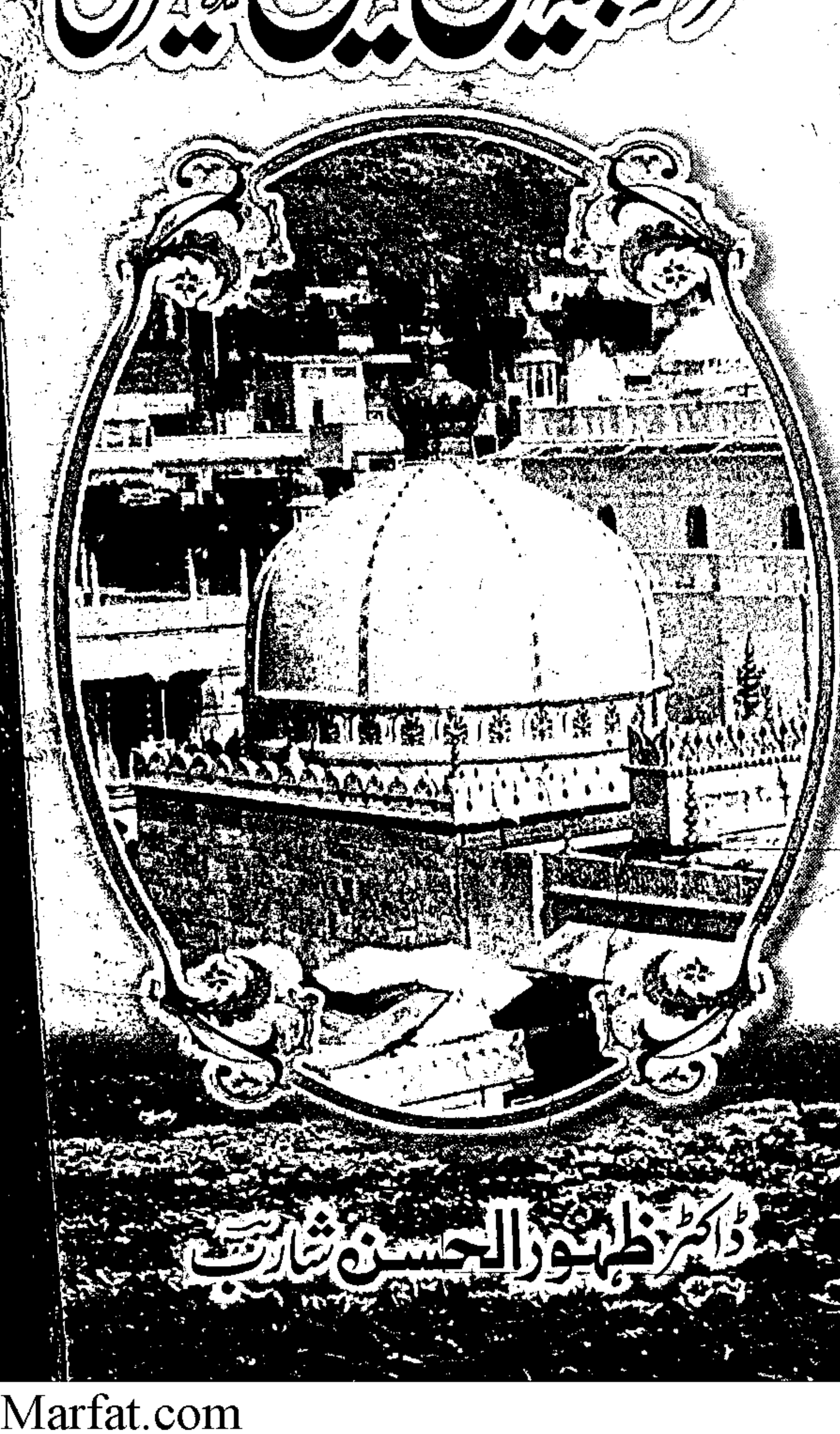

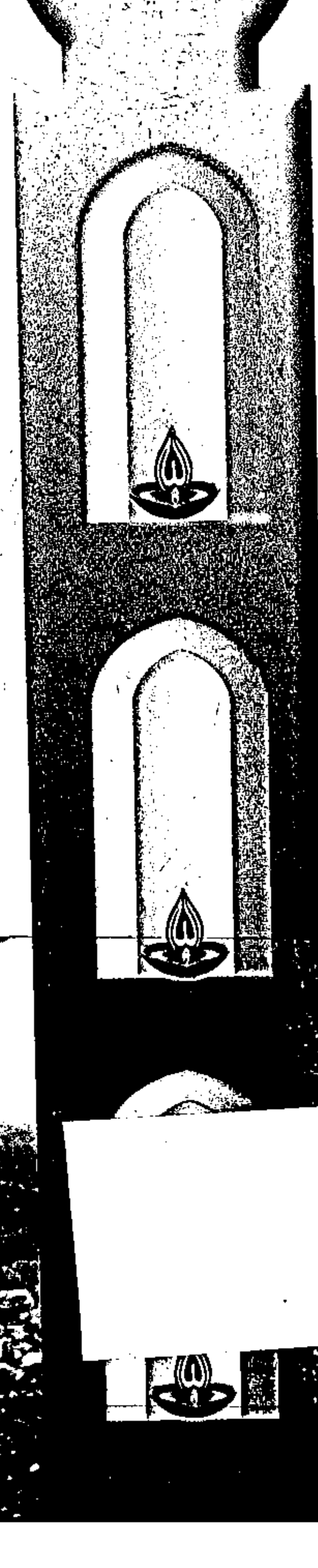

ڈاکٹر ظہور الحسن شارب

Marfat.com